e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 300 Saturday , August 01 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۰۰) لکھنؤ، بروز ہفتہ کیم-اگست ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۷-صفرالمظفر -۱۴۴۸ھ صفحات-۸

پاکستان کے قبضے والے کشمیر میں مظالم پر عالمی تحقیقات کا مطالبہ

نئی دہلی (یواین آئی) ہندوستان نے پاکستان کے قبضے والے جموں وکشمیر میں پاکستانی انتظامیہ کی بربریت میں 40 سے زیادہ لوگوں کی موت کی شدید مذمت کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ بین الاقوامی برادری پاکستان کی کارروائیوں کی تحقیقات کر کے اسے ان مظالم کے لیے جوابدہ ٹھہرائے گی۔ہندوستان نے یہ بھی کہا ہے کہ اب پاکستان کو اپنی کارروائیوں کا اندازہ ہورہا ہے جب ہندوستان میں خون خرابا کرنے کے لیے تیار کیے گئے مجاہدین نے اب پاکستان کے خلاف ہی ہتھیار اٹھا لیے ہیں۔وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کو میڈیا بریفنگ میں پاکستان کے قبضے والے کشمیر میں لوگوں کے خلاف ظالمانہ کارروائی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ اس سے زیادہ دکھ کی بات کیا ہوگی کہ پاکستان نے احتجاج کررہے اپنے ہی شہریوں کو دشمن مان لیا ہے۔

پردھان منتری کسان سمان ندھی یوجنا کیلئے 3.15 لاکھ کروڑ روپے منظور

نئی دہلی (یواین آئی) حکومت نے پردھان منتری کسان سمان ندھی اسکیم کو 2030-31 تک بڑھانے کے ساتھ ہی اسکیم کے لیے 3.15 لاکھ کروڑ روپے کے مالی خرچ کو بھی منظوری فراہم کردی ہے۔اطلاعات ونشریات کے وزیر اشونی ویشنو نے میٹنگ کے بعد یہاں پریس کانفرنس میں بتایا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں جمعہ کو یہاں ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں اس سلسلے میں تجویز کو منظوری دی گئی۔کابینہ کے فیصلے میں کہا گیا ہے کہ کسانوں کی خوشحالی ہی ملک کی خوشحالی کی بنیاد ہے اور اسی مقصد سے اہل کسان خاندانوں کو ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر (ڈی بی ٹی) نظام کے ذریعے وقت پر اور شفاف مالی امداد فراہم کی جارہی ہے۔اس سے کسانوں کو زراعت میں سرمایہ کاری بڑھانے اور روزگار کو مضبوط بنانے میں مدد مل رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ اسکیم فروری 2019 میں شروع کی گئی تھی، جس کے تحت اہل زمین کی ملکیت رکھنے والے کسان خاندانوں کو ہر سال 6,000 روپے کی مالی امداد تین مساوی قسطوں میں براہِ راست ان کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جاتی ہے۔

چندہ چوری معاملہ پر اپوزیشن کا پارلیمنٹ میں احتجاج

پپو یادو پجاری بن کر پہنچے پارلیمنٹ، راہل نے چندہ پیٹی میں عطیہ ڈالا، اپوزیشن کے ساتھی اراکین اسمبلی نے بھکتوں کا کردارادا کیا، جتیندر سنگھ کے خلاف استحقاق شکنی کا نوٹس

نئی دہلی:(ایجنسی) پارلیمنٹ کمپلیکس جمعہ کو احتجاج کے لیے ایک منفرد اسٹیج میں تبدیل ہوگیا، اپوزیشن کے اراکین پارلیمنٹ نے مرکزی حکومت کو متعدد مسائل پر گھیرنے کے لیے اسٹریٹ ڈرامے کا سہارا لیا، جس میں رام مندر سے فنڈز کا مبینہ غبن مرکزی توجہ کا مرکز تھا۔اپوزیشن نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے بھی جوابدہی کا مطالبہ کیا اور ان سے پارلیمنٹ کی جاری کارروائی میں شامل ہونے اور احتجاجی طلباء کے خلاف پولیس کی حالیہ کارروائی پر جواب دینے کو کہا۔چندا چور گدی چھوڑ، جواب تم کو دینا ہوگا اور امیت شاہ پارلیمنٹ میں آؤ جیسے نعرے پارلیمنٹ کے احاطے میں گونج رہے تھے۔راہل گاندھی سمیت دیگر اپوزیشن ارکان نے اس میں علامتی طور پر چندہ ڈالا۔اپوزیشن ارکان ایک بینر بھی ساتھ لائے تھے، جس پر لکھا تھا: امت شاہ پارلیمنٹ سے غائب کیوں ہیں؟

پورنیا کے رکن پارلیمنٹ پپو یادو بھگوا لباس میں ملبوس سامنے آئے، جس میں مندر کے پجاری کی تصویر تھی جو عقیدت مندوں سے چندہ جمع کررہے تھے۔انہوں نے ایودھیا سے بھگوان رام کی تصویر تھام رکھی تھی۔یہ علامتی مظاہرہ ایک اسٹریٹ پلے کی طرح کیا گیا۔اپوزیشن کے ساتھی اراکین اسمبلی نے بھکتوں کا کردار ادا کیا اور چندہ جمع کرنے والے ڈبے میں چندہ جمع کرنے کے لیے آگے آئے۔تاہم، ایک ڈرامائی موڑ اس وقت آیا جب پجاری نے رقم کو ڈبے میں رکھنے کے بجائے خفیہ طور پر اپنی جیب میں ڈال لیا۔اس پر ایس پی کے ایک رکن پارلیمنٹ نے بھکت کا کردار ادا کرتے ہوئے چندہ چوری کے لئے پجاری کی سرزنش کی۔حزب اختلاف کے اراکین پارلیمنٹ نے جمعہ کو پارلیمنٹ احاطے میں مرکزی حکومت کے خلاف انوکھا احتجاج کیا، جس میں رام مندر کے فنڈز کے مبینہ غبن سمیت کئی مسائل پر جوابدہی کا مطالبہ کیا۔اس دوران پجاری (پپو یادو) نے کسی بھی غلط کام سے انکار کرتے ہوئے، اصرار کیا کہ کوئی چندہ چوری نہیں ہوئی ہے۔اس کے بعد انہوں ناراض بھکتوں کے جارحانہ ہجوم کے ذریعے ڈرامائی انداز میں راہ فرار اختیار کیا، طنز اور علامت نگاری کے ذریعے اپوزیشن کے الزامات کی طرف توجہ مبذول کروائی۔قائد حزب اختلاف راہول گاندھی پہلے بھگوان رام کی تصویر کے سامنے جھکتے اور پھر چندہ خانے میں چندہ ڈالتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اس دوران دیگر اراکین پارلیمنٹ نے نعرے لگائے۔سماج وادی پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ، دیگر پارٹیوں کے لیڈروں کے ساتھ، چندہ باکس میں چندہ دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ بعد میں، پپو یادو چندہ باکس لے کر بھاگتے ہوئے نظر آتے ہیں، جب کہ کچھ رہنما علامتی طور پر ان چندہ والے ڈبے کو چھینتے نظر آتے ہیں۔

ادھر، لوک سبھا کی کارروائی صبح 11 بجے شروع ہوئی، لیکن اپوزیشن کے ہنگامے کے باعث دوپہر 12 بجے تک ملتوی کردی گئی۔دوبارہ کارروائی شروع ہونے پر پیدائش و اموات رجسٹریشن (ترمیمی) بل، 2026 صوتی ووٹ سے منظور کرلیا گیا۔بعد ازاں لوک سبھا اور راجیہ سبھا کی کارروائی 3 اگست تک کے لیے ملتوی کردی گئی۔

دریں اثنا کانگریس نے مرکزی وزیر جتیندر سنگھ کے خلاف استحقاق شکنی کی تحریک پیش کی۔جتیندر سنگھ نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ جنتر منتر احتجاج اور پارلیمنٹ مارچ کے دوران مظاہرین پر فائرنگ نہیں ہوئی تھی۔

کانگریس کے جنرل سکریٹری نیز پارٹی رکنِ پارلیمنٹ کے سی وینوگوپال نے سوشل میڈیا ایکس پر جمعہ کو یہ معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ڈاکٹر سنگھ کے خلاف استحقاق شکنی کا نوٹس دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ مرکزی وزیر نے پارلیمنٹ میں یہ کہہ کر واضح طور پر جھوٹ بولا ہے کہ طالب علموں کے پرامن مظاہرے کے دوران کوئی گولی نہیں چلائی گئی۔انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی نے میڈیا کے سامنے پیلیٹ گن سے زخمی ایک طالب علم سے ملاقات کی تھی۔اس کے علاوہ گولی لگنے سے زخمی ہونے والے افراد کے سلسلے میں متعدد میڈیا رپورٹس نیز ہسپتالوں کے ریکارڈ بھی دستیاب ہیں۔انہوں نے بتایا کہ حکومت پارلیمنٹ میں جھوٹ بول کر بچ نہیں سکتی اور متعلقہ وزیر کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔لوک سبھا اسپیکر کو بھیجے گئے اپنے استحقاق شکنی کے نوٹس میں مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ وہ لوک سبھا کے قواعد و ضوابط کے ضابطہ 222 کے تحت یہ تجویز لا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ 29 جولائی کو پبلک امتحانات (غلط طور طریقوں کی روک تھام) ترمیمی بل، 2026 پر بحث کے دوران ڈاکٹر سنگھ نے ایوان میں کہا تھا کہ طالب علموں کے مظاہرے کے دوران گولی چلانے کا کوئی واقعہ نہیں ہوا، صرف آنسو گیس کا استعمال کیا گیا تھا اور جب گولی چلی ہی نہیں تو حکم دینے کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔

لوک سبھا سے پیدائش واموات رجسٹریشن ترمیمی بل منظور، نہیں ہوسکی کوئی بحث

پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دسویں دن اپوزیشن نے دونوں ایوانوں میں طلبا پر پولیس کی بربریت معاملہ پر زبردست ہنگامہ کیا۔اپوزیشن 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ کے دوران طلبا پر ہوئی مبینہ پولیس کارروائی پر بحث اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے جوابدہی کا مطالبہ کرتا رہا، لیکن اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔اس دوران لوک سبھا نے 'پیدائش واموات رجسٹریشن (ترمیمی) بل، 2026' کو منظوری دے دی۔یہ بل بغیر کسی بحث کے ہی منظور ہوگیا۔آج دوپہر 12 بجے ایوان کی کارروائی جب دوبارہ شروع ہوئی، تو بی جے پی رکن پارلیمنٹ دلیپ سیکیا کی صدارت میں بل کو بحث اور منظوری کے لیے پیش کیا گیا۔اپوزیشن اراکین کی نعرے بازی کے درمیان اسے صوتی ووٹ سے منظور کردیا گیا۔اس دوران کئی اپوزیشن اراکین ایوان کے وسط میں پہنچ گئے اور وزیر داخلہ امت شاہ کی ایوان میں موجودگی کا مطالبہ کرنے لگے۔پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے پیدائش واموات رجسٹریشن ترمیمی بل پر بحث میں حصہ نہ لینے پر اپوزیشن سے ناراضگی کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ حکومت اس اہم بل پر بحث چاہتی تھی۔رجیجو نے کہا کہ "یہ بدقسمتی کی بات ہے۔ مستقبل میں ایسا دوبارہ نہیں ہونا چاہیے۔جن لوگوں نے آپ کو پارلیمنٹ بھیجا ہے، وہ آپ سے جواب مانگیں گے۔" انہوں نے اپوزیشن اراکین سے اپیل کی کہ وہ مستقبل میں بلوں پر بحث میں حصہ لیں، نہ کہ ایوان کی کارروائی میں خلل ڈالیں۔دلیپ سیکیا نے بھی کہا کہ اپوزیشن کے تعاون کے بغیر بل کا منظور ہونا بدقسمتی کی بات ہے۔

پی ایم مودی نے برطانیہ کے وزیراعظم سے بات کی، دونوں نے باہمی ترقی کے لیے مل کر کام کرنے پر اتفاق کیا

نئی دہلی، 31 جولائی (یواین آئی) ہندوستا اور برطانیہ نے ٹیکنالوجی، اختراع، دفاع، سلامتی اور صاف توانائی جیسے شعبوں میں مل کر کام کرنے اور دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔وزیراعظم کے دفتر (پی ایم او) نے بتایا کہ وزیراعظم نریندر مودی اور برطانیہ کے نئے وزیراعظم اینڈی برنہم نے جمعہ کو ٹیلی فون پر بات چیت کی۔وزیراعظم مودی نے بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے اس گفتگو کی معلومات شیئر کیں۔انہوں نے کہا کہ برطانیہ کے وزیراعظم اینڈی برنہم سے بات کرکے خوشی ہوئی۔میں نے انہیں منصب سنبھالنے پر مبارکباد دی اور ان کے کامیاب دورِ حکومت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ہم نے ٹیکنالوجی، اختراع، دفاع، سلامتی، صاف توانائی، تعلیم اور عوامی روابط جیسے شعبوں میں تعاون بڑھانے اور بھارت-برطانیہ جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے پر اتفاق کیا۔وزیراعظم مودی نے کہا کہ دونوں ممالک عوام کی مشترکہ خوشحالی اور فلاح و بہبود کے لیے حال ہی میں نافذ ہونے والے بھارت-برطانیہ جامع اقتصادی و تجارتی معاہدے (سی ای ٹی اے) سے پیدا ہونے والے تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے بھی مل کر کام کریں گے۔وزیراعظم کے دفتر کے مطابق دونوں رہنماؤں نے بھارت-برطانیہ جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلۂ خیال کیا۔انہوں نے بھارت-برطانیہ وژن 2035 کے مطابق ٹیکنالوجی، اختراع، دفاع، سلامتی، صاف توانائی، تعلیم اور عوامی روابط جیسے ترجیحی شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا کرنے پر اتفاق کیا۔اس کے علاوہ دونوں رہنماؤں نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی خیالات کا تبادلہ کیا۔

دہلی فسادات: انکت شرما قتل معاملہ میں طاہر حسین سمیت 5 مجرموں کو عمر قید کی سزا

نئی دہلی: (ایجنسی) شمال مشرقی دہلی فسادات کے دوران انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) کے سکیورٹی اسسٹنٹ انکت شرما کے قتل کے مقدمے میں دہلی کی کڑکڑڈوما عدالت نے جمعہ کو اہم فیصلہ سناتے ہوئے سابق کونسلر طاہر حسین سمیت 5 مجرموں کو عمر قید کی سزا سنائی۔سزا سنائے جانے کے بعد عدالت سے باہر میڈیا سے مختصر گفتگو کرتے ہوئے طاہر حسین نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ ہائی کورٹ سے انصاف ملے گا۔عدالت نے اس سے قبل 13 جولائی کو اس مقدمے میں سماعت مکمل ہونے کے بعد طاہر حسین، ناظم، قاسم، جاوید اور انس کو قتل اور دیگر سنگین جرائم کا قصوروار قرار دیا تھا۔سزا کے تعین کے دوران دہلی پولیس نے پانچوں مجرموں کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا، تاہم عدالت نے تمام حالات کا جائزہ لینے کے بعد انہیں عمر قید کی سزا سنائی۔یہ مقدمہ فروری 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہونے والے فسادات سے متعلق ہے۔انہی فسادات کے دوران آئی بی کے سکیورٹی اسسٹنٹ انکت شرما لاپتا ہوگئے تھے۔بعد ازاں ان کی لاش چاند باغ علاقے کے ایک نالے سے برآمد ہوئی تھی۔اس مقدمے میں مجموعی طور پر 11 ملزمان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔عدالت نے ثبوتوں کے فقدان کی بنیاد پر 6 ملزمان کو بری کردیا، جبکہ طاہر حسین، ناظم، جاوید، قاسم اور انس کو مختلف دفعات کے تحت مجرم قرار دیا۔عدالت نے ان پانچوں کو تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 302 (قتل)، 365 (اغوا)، 188، 153 اے، 147، 148 اور 149 کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔ تاہم عدالت نے انہیں مجرمانہ سازش سے متعلق دفعہ 120 بی کے الزام سے بری کردیا۔سماعت کے دوران استغاثہ نے موقف اختیار کیا کہ انکت شرما کا قتل ایک منصوبہ بند کارروائی کا حصہ تھا اور اس کا مقصد فسادات کے دوران حالات کو مزید کشیدہ بنانا تھا۔

'وندے ماترم کا قانونی لزوم مذہبی وآئینی آزادی پر حملہ ہے'

> قانون سازی کے ذریعے کسی مخصوص مذہبی تصور یا عقیدے کو ملک کے تمام شہریوں پر مسلط کرنا دستورِ ہند کی بنیادی روح سے متصادم ہے: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے ترمیمی بل منظور کرکے وندے ماترم کی توہین کو قابلِ سزا جرم قرار دینے کے اقدام پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک کے آئینی، سیکولر اور جمہوری مزاج کے منافی اور شہریوں کی مذہبی آزادی پر ایک سنگین حملہ قرار دیا ہے۔بورڈ کے مطابق قانون سازی کے ذریعے کسی مخصوص مذہبی تصور یا عقیدے کو ملک کے تمام شہریوں پر مسلط کرنا دستورِ ہند کی بنیادی روح سے متصادم ہے۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے جاری کردہ اپنے بیان میں کہا کہ وندے ماترم کو قانونی جبر کے ذریعے تمام طبقات اور مذہبی برادریوں پر لازم کرنے کی کوشش نہ صرف نازیبا بلکہ دستور کے بنیادی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔انہوں نے کہا کہ دستور سازی کے مرحلے میں دستور ساز اسمبلی نے گہرے غور وخوض کے بعد وندے ماترم کے ابتدائی دو بندوں کو ہی قومی سطح پر قبول کیا تھا، جبکہ اس کے دیگر حصوں کے مذہبی مفاہیم کو ملک کے سیکولر کردار کے ساتھ ہم آہنگ نہیں سمجھا گیا تھا۔

ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ وندے ماترم کے بعض مندرجات ایسے مذہبی تصورات پر مبنی ہیں جن میں وطن کو ایک دیوی کی صورت میں پیش کرکے اس کی وندنا کی دعوت دی گئی ہے۔ مسلمان کے لیے یہ تصور اس کے بنیادی عقیدۂ توحید سے صریحاً متصادم ہے۔انہوں نے واضح کیا کہ مسلمان صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتا ہے اور اس کی ذات، صفات، حقوق واختیارات میں کسی بھی درجے کا شرک اس کے ایمان کے منافی ہے۔چنانچہ کسی مسلمان کو اس کے عقیدے کے خلاف کسی مذہبی مفہوم کے حامل گیت، نعرے یا عمل میں شرکت پر مجبور کرنا ناقابلِ قبول ہے۔

انہوں نے کہا کہ دستورِ ہند کی دفعہ 25 ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل اور اس کی پیروی کی آزادی عطا کرتی ہے، جبکہ دفعہ 19 اظہارِ رائے کی آزادی کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ان آئینی ضمانتوں کا واضح تقاضا ہے کہ کسی شہری کو اس کے مذہبی عقیدے اور ضمیر کے خلاف کسی گیت، نعرے، نظریے یا علامت کو اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

ترجمان نے سپریم کورٹ کے معروف فیصلہ Bijoe Emmanuel بنام ریاستِ کیرالہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عدالتِ عظمیٰ نے حتیٰ کہ قومی ترانے جن گن من کے معاملے میں بھی یہ اصول تسلیم کیا کہ اگر کسی شخص کا مذہبی عقیدہ اسے کسی مخصوص عمل میں شرکت سے روکتا ہو تو اسے محض عدم شرکت کی بنیاد پر سزا نہیں دی جاسکتی۔عدالت نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ اظہارِ رائے کی آزادی میں بعض حالات میں خاموش رہنے کا حق بھی شامل ہے اور احترام کے ساتھ عدمِ شرکت کو بے احترامی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ وطن سے محبت اور وطن کی پوجا دو الگ تصورات ہیں۔مسلمان اپنے وطن سے محبت کو اپنے دینی وشہری فریضے کا حصہ سمجھتے ہیں، لیکن وہ وطن کو معبود یا دیوی کا درجہ نہیں دے سکتے۔انہوں نے کہا کہ حب الوطنی کا معیار کسی مخصوص نعرے یا گیت کی ادائیگی نہیں بلکہ ملک، اس کے آئین، عوام اور ان کے حقوق کے ساتھ وفاداری ہے۔

یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو کو عالمی کاروباری پلیٹ فارم بنانے پر زور، سی ایم یوگی کی ہدایت

ٹریڈ شو 25 ستمبر سے، عالمی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کی تیاری، وزیر اعلیٰ نے چوتھے ایڈیشن کی تیاریوں کا جائزہ لیا

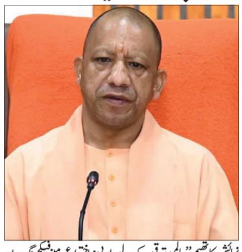

لکھنؤ۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اتر پردیش کو عالمی تجارت، مینوفیکچرنگ اور برآمدات کے ایک اہم مرکز کے طور پر قائم کرنے کے مقصد سے اتر پردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو (UPITS) کا چوتھا ایڈیشن 25 سے 29 ستمبر تک انڈیا ایکسپو سینٹر اینڈ مارٹ گریٹر نوئیڈا میں منعقد ہوگا۔ اتر پردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو کے پچھلے تین ایڈیشن ریاست کی مصنوعات، کاروباری اداروں اور صنعتوں کو قومی اور بین الاقوامی منڈیوں سے جوڑنے کے لیے ایک موثر ذریعہ ثابت ہوئے ہیں۔اب، یہ تقریب اب صرف ایک تجارتی نمائش نہیں رہی، بلکہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے "میک ان انڈیا" اور "میک فار دی ورلڈ" کے وژن کو آگے بڑھانے کا ایک عالمی پلیٹ فارم بن گیا ہے۔وزیر اعلیٰ آج اپنی سرکاری رہائش گاہ پر اتر پردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو (UPITS) کے چوتھے ایڈیشن کی تیاریوں کا جائزہ لے رہے تھے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ تجارتی نمائش اتر پردیش کی صنعتی صلاحیتوں، اختراعات، مصنوعات اور برآمدی صلاحیت کو دنیا کے سامنے دکھانے کا ایک اہم موقع فراہم کرتا ہے۔ اتر پردیش "لامحدود صلاحیت" کی ریاست ہے اور اتر پردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو اس صلاحیت کو حاصل کرنے کا سب سے مؤثر پلیٹ فارم ہے۔وزیر اعلیٰ نے زور دیا کہ اس تقریب کو اندرون اور بیرون ملک وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاروں، خریداروں اور مہمانوں کو راغب کیا جاسکے۔میٹنگ کے دوران وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ اس سال تجارتی نمائش کا تھیم "عالمی ترقی کے لیے یوپی: اختراع، مینوفیکچرنگ، اور برآمدات" ہے۔ایونٹ کا مقصد 2400 سے زیادہ نمائش کنندگان، 150000 رجسٹرڈ B2B خریداروں، 450000 سے زیادہ B2C زائرین، اور 85 ممالک سے 550 سے زیادہ بین الاقوامی خریداروں کو راغب کرنا ہے۔مزید برآں، 4000 سے زیادہ مفاہمت کی یادداشتیں (MoUs)، مجوزہ مفاہمت نامے جن کی مالیت 3200 کروڑ سے زیادہ ہے، اور 13500 کروڑ سے زیادہ مالیت کی کاروباری پوچھ گچھ متوقع ہے۔وزیر اعلیٰ نے سنگاپور، عمان، آسٹریا، برازیل، تھائی لینڈ، جاپان، انڈونیشیا اور روس سمیت دیگر ممالک کے ساتھ فعال مذاکرات کی بھی ہدایت کی تاکہ ان کی زیادہ سے زیادہ شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ اس بار اوڈی اوپی، اوڈی اوسی، ایم ایس ایم ای، الیکٹرانکس اینڈ آئی ٹی، دفاع اور ایرو اسپیس، زراعت اور اس سے منسلک شعبے، سیاحت اور فلم، قابل تجدید توانائی، آٹو اور الیکٹرک ڈیمکلز، فارما اینڈ ہیلتھ، سکل ڈویلپمنٹ، سول ایوی ایشن، مالیاتی خدمات، اسٹارٹ اپس، لاجسٹکس، فوڈ پراسیسنگ، ٹیکسٹائل، ٹیکسٹائل، ٹیکسٹائل وغیرہ شامل ہیں۔اور دیگر اہم شعبوں کو بڑے پیمانے پر دکھایا جائے گا۔یہ اتر پردیش کی متنوع صنعتی اور اقتصادی صلاحیت کو ایک پلیٹ فارم پر ظاہر کرے گا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نالج سیشنز کو صنعت، سرمایہ کاروں اور تاجروں کیلئے مفید بنایا جائے۔ان سیشنز میں مصنوعی ذہانت اور سائبر کرائم، الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ، بینکنگ اور فائنانس، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، نئے لیبر کوڈز، فوڈ پروسیسنگ پالیسی، روڈ سیفٹی، ای کامرس، عالمی آزادانہ تجارت کے معاہدوں، MSMEs اور دیگر عصری موضوعات پر ماہرین کی گفتگو ہونی چاہیے۔کاروباری سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ، تقریب کے بھرپور ثقافتی ورثے کو اتر پردیش کی پہچان بنانے کے لیے، تمام دنوں میں کلاسیکی موسیقی، کتھک، لوک رقص، لوک گانے، بھجن، غزل اور دیگر ثقافتی پیشکشوں کی پرکشش پرفارمنس کا انعقاد کیا جانا چاہیے تاکہ ہندوستان اور بیرون ملک سے آنے والے مہمان اتر پردیش کے ثقافتی تنوع کا تجربہ کرسکیں۔

شادی شدہ بیٹیوں کے حق میں سپریم کورٹ کا بڑا فیصلہ

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں کہا ہے کہ کسی شادی شدہ بیٹی کو محض اس کی ازدواجی حیثیت کی بنیاد پر ہمدردانہ تقرری (کمپیشنٹ اپائنٹمنٹ) کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔عدالت نے واضح کیا کہ ایسی سرکاری پالیسی، جس میں صرف طلاق یافتہ یا شوہر کی جانب سے ترک شدہ بیٹیوں کو ہی اس سہولت کا اہل قرار دیا جائے، آئین کے آرٹیکل 14 میں دیے گئے مساوات کے حق کی خلاف ورزی ہے۔جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پرسانا بی ورالے پر مشتمل بنچ نے سائرہ خاتون اور ان کی بیٹی کی اپیل منظور کرتے ہوئے پٹنہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو کالعدم قرار دیا، جس میں والد کے انتقال کے بعد بیٹی کی ہمدردانہ تقرری کی درخواست مسترد کیے جانے کو درست قرار دیا گیا تھا۔درخواست گزاروں نے بہار حکومت کی 10 دسمبر 2014 کی پالیسی کو چیلنج کیا تھا، جس کے تحت صرف طلاق یافتہ یا شوہر کی جانب سے ترک شدہ بیٹی کو ہی ہمدردانہ تقرری کے لیے اہل مانا گیا تھا۔ریاستی حکومت نے درخواست مسترد کرتے ہوئے یہ دلیل بھی دی تھی کہ متوفی ملازم کے بھائی نے تقرری پر اعتراض کیا ہے۔

بھوج شالہ تنازعہ: سپریم کورٹ کے عبوری حکم کے بعد نئی جگہ پر پہلی بار نمازِ جمعہ کی ادائیگی

نئی دہلی/ دھار: (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے ضلع دھار میں واقع تاریخی بھوج شالہ تنازع کے معاملے میں سپریم کورٹ کے عبوری حکم کے بعد جمعہ کو نئی انتظامی ترتیب کے تحت پہلی بار جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ضلع انتظامیہ نے مسلم برادری کے لیے سروے نمبر 612 پر نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا تھا، جہاں سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان 150 سے زائد افراد نے شدید بارش کے باوجود پرامن انداز میں نماز ادا کی۔انتظامیہ کی جانب سے نماز کے لیے دوپہر ایک بجے سے تین بجے تک کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔نماز کے وقت تقریباً ڈھائی بجے مسلم برادری کے افراد مقررہ مقام پر پہنچے اور کسی ناخوشگوار واقعے کے بغیر نماز ادا کی۔نماز کی تکمیل کے بعد ضلع انتظامیہ نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پورے پروگرام کے دوران قانون ونظم کی صورت حال مکمل طور پر قابو میں رہی۔جمعہ کی نماز سے قبل ضلع انتظامیہ اور مسلم برادری کے نمائندوں کے درمیان ایک اہم اجلاس بھی منعقد ہوا، جس میں سپریم کورٹ کے عبوری حکم پر عمل درآمد اور نماز کے انتظامات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔اجلاس کے بعد انتظامیہ نے مقررہ مقام پر تمام ضروری سہولیات اور حفاظتی انتظامات مکمل کیے۔مسلم فریق کی نمائندگی کرنے والی کمال مولا ویلفیئر سوسائٹی کے رکن عبدالصمد نے بتایا کہ سپریم کورٹ نے دلائل سننے کے بعد کمال مولا مسجد سے متصل سروے نمبر 611، 612 اور 596 پر نماز کی اجازت دینے کی ہدایت دی تھی۔تاہم، فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے اور کسی کی مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ پہنچانے کے مقصد سے مسلم برادری نے بنیادی طور پر تجویز کردہ سروے نمبر 611 کے بجائے سروے نمبر 612 پر نماز ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔

'آپ جین-زی کو دھمکا نہیں سکتے'، راہل گاندھی نے ایک بار پھر مودی-شاہ کو کیا متنبہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) نیٹ پیپر لیک اور طلبا تحریک پر ہوئی پولیس کارروائی کو لے کر سیاست مسلسل گرماتی جارہی ہے۔لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے ایک بار پھر مرکزی حکومت، وزیراعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو براہ راست نشانہ بنایا ہے۔انھوں نے ایک طرح سے نریندر مودی اور امت شاہ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جین-زی کو قطعی دھمکا نہیں سکتے۔

راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنی تازہ پوسٹ میں حکومت پر طلبا کی آواز دبانے اور جابرانہ پالیسیاں اختیار کرنے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔انھوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "پی ایم مودی اور امت شاہ...آپ جین-زی کو دھمکا کر خاموش نہیں کرا سکتے۔ پہلے آپ نے ان کی ہڈیاں توڑیں اور اب آپ ان کے خلاف ایف آئی آر درج کر رہے ہیں اور ان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کروا رہے ہیں۔" حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے انھوں نے آگے لکھا ہے کہ "آپ ہندوستان کا ماضی ہیں۔ ہندوستان کے مستقبل کے ساتھ آپ کیسا سلوک کر رہے ہیں، اس کو لے کر ذرا محتاط رہیے۔"

دراصل نیٹ امتحان میں ہوئی بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے خلاف حال ہی میں ملک بھر کے نوجوانوں (جین-زی) نے سڑکوں پر اتر کر احتجاج کیا تھا۔دہلی کے جنتر منتر پر جاری طویل تحریک اور 20 جولائی کے 'پارلیمنٹ چلو' مارچ کے دوران پولیس کی جانب سے طلبا پر بربریت کے سنگین الزامات عائد کیے گئے تھے۔ لاٹھی چارج اور پیلیٹ گن کے استعمال کا معاملہ تو اتنا طول پکڑ چکا ہے کہ اس کی وجہ سے پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس بھی بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔غور کرنے والی بات یہ ہے کہ حال ہی میں خبر آئی تھی کہ پولیس نے کئی مظاہرین طلبا کے خلاف مقدمات درج کیے ہیں اور تحریک سے وابستہ کئی سوشل میڈیا ہینڈلز کو بلاک/ٹیک ڈاؤن کیا گیا ہے۔اسی تعلق سے راہل گاندھی نے مودی حکومت کو ایک بار پھر نشانے پر لیا ہے۔انھوں نے طلبا کے خلاف کارروائی کو ناقابل برداشت ٹھہرایا ہے اور مرکزی حکومت پر نوجوانوں کے مستقبل و جمہوریت کے ساتھ کھلواڑ کرنے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔

مراکش سے اسپین پہنچنے کی کوشش میں 41 افراد ہلاک

سیوٹا پہنچنے کی کوشش کرنے والے تارکین وطن کی تعداد میں گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل اضافہ

میڈرڈ، 31 جولائی (یو این آئی) تقریباً 50,000 تارکین وطن نے مراکش کی سرحد عبور کر کے اسپین کے سیوٹا علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کے دوران کم از کم 41 افراد کی موت ہوگئی اور متعدد دیگر زخمی ہوگئے۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب بڑی تعداد میں تارکین وطن پہنچے اور باڑ کو عبور کرنے کے دوران بھگدڑ مچ گئی۔ صورتحال قابو سے باہر ہونے کے بعد، ہسپانوی حکومت نے سیکورٹی سخت کر دی ہے اور اضافی فوجی اور پولیس کو سیوٹا میں تعینات کر دیا ہے۔ سیوٹا کے رہنما جوآن جیسس ویواس اور مقامی حکام نے اسے سنگین انسانی بحران قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نقل مکانی کرنے والوں کی بڑے پیمانے پر آمد نے وسائل کو تنگ کر دیا ہے اور ہزاروں بے سہارا بچوں سمیت پارکوں اور سڑکوں پر بے پناہ سو رہے ہیں۔ اسپین کی وزارت داخلہ نے جمعے کے روز کہا کہ مہاجرین کا بحران شروع ہونے کے بعد سے اب تک 50,000 افراد غیر قانونی طور پر اسپین میں داخل ہو چکے ہیں۔ وزیر داخلہ فرنینڈو گرانڈے مارلاسکا کی وزارت نے کہا کہ ان میں سے تقریباً 25,000 افراد رضا کارانہ طور پر مراکش واپس آئے ہیں۔ دریں اثناء ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز سیوٹا پہنچ گئے۔ انہوں نے اس واقعے کو 'حملہ اور اسپین کی علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی' قرار دیا۔ انہوں نے تارکین وطن کی مراکش میں تیزی سے واپسی کو یقینی بنانے میں تعاون پر مراکش کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے سمندر کے ذریعے غیر قانونی نقل مکانی کو روکنے کے لیے سیوٹا سرحدی پشتے کے ساتھ تیرتے ہوئے حفاظتی رکاوٹوں کی تنصیب کا بھی اعلان کیا۔ اسپین کی سپریم کورٹ نے حال ہی میں فیصلہ دیا ہے کہ سیوٹا یا میلیلا پہنچنے کی کوشش کے دوران روکے گئے تارکین وطن کو فوری طور پر مراکش واپس نہیں بھیجا جاسکتا۔ ہسپانوی وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ انسانی اسمگلنگ کرنے والے گروہ اس عدالتی فیصلے کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور تارکین وطن کو غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔

سیوٹا پہنچنے کی کوشش کرنے والے تارکین وطن کی تعداد میں گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جمعرات کو، ہزاروں لوگ کنکریٹ کے پشتوں پر چڑھ گئے، سمندر میں کود گئے، اور سرحد پار کرنے کی کوشش کی۔ تارکین وطن کی مدد کے لیے ہسپانوی ساحل پر ربڑ کی انگوٹھیاں اور ریسکیو آلات تعینات کیے گئے تھے۔ بہت سے لوگ سیوٹا پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور جشن منایا، لیکن اس کوشش میں 12 سے زیادہ ڈوب گئے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ مراکش سے غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے کی کوششیں اچانک کیوں بڑھ گئی ہیں اور حکام انہیں روکنے میں کتنے موثر ثابت ہوئے ہیں۔ سیوٹا بحران نے یورپی ممالک کے درمیان سیاسی تنازع کو بھی جنم دیا ہے۔ اطالوی وزیر اعظم جارجیو میلونی نے اشارہ دیا کہ وہ اسپین کے ساتھ کھلے سرحدی شینگن معاہدے کو معطل کرنے پر غور کر رہی ہیں۔ ہسپانوی وزیر خارجہ ہوزے لوئس البریز نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ اٹلی اس معاملے کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی اتحادی سے اس طرح کی اشتعال انگیز بیان بازی کی توقع نہیں تھی اور یورپ کو بحران کے اس وقت میں یکجہتی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

جاپان: 7.1 شدت کا زلزلہ ہلاکتوں کی تعداد 35

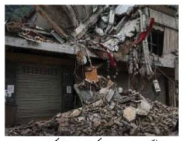

ٹوکیو، 31 جولائی (یو این آئی) جاپان میں گزشتہ دنوں آنے والے تباہ کن زلزلے کے نتیجے میں ہلاکتوں کی تعداد 35 ہوگئی ہے۔ زلزلے کے باعث ایک شاپنگ مال میں دھماکا ہوا، فیکٹری کی چمنی گر گئی اور متعدد مکانات ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ کماموتو صوبائی حکومت نے جاری کردہ بیان میں بتایا ہے کہ تباہ کن زلزلے سے اب تک 35 اموات کی تصدیق ہو چکی ہے، جبکہ ملبے تلے دبے افراد کی تلاش کے لیے تربیت یافتہ کتوں کی مدد لی جا رہی ہے۔ امدادی کارروائیوں کے لیے تقریباً 5 ہزار سے زائد فوجی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ جاپان کے جنوبی جزیرے کیوشو میں منگل کو آنے والے اس زلزلے کی شدت 1.7 ریکارڈ کی گئی تھی۔ امدادی اور سرچ آپریشن چوتھے روز میں داخل ہو گیا ہے، تاہم حکام اب تک یہ واضح نہیں کر سکے کہ کتنے افراد لاپتہ ہیں اور پورے علاقے میں مکانات کو پہنچنے والے نقصان کی مکمل نوعیت کیا ہے۔

اسپین میں تارکین وطن کی آمد سے پیدا شدہ 'خوفناک' بحران امریکہ کے لیے ایک وارننگ، ڈونلڈ ٹرمپ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ یورپی یونین کے رکن ملک اسپین کے شمالی افریقہ میں ایک علاقے میں مراکش سے زبردستی داخل ہونے والے ہزارہا تارکین وطن کی آمد سے پیدا شدہ 'خوفناک' بحران امریکہ کے لیے ایک وارننگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ واشنگٹن سے موصولہ رپورٹوں کے مطابق امریکی صدر ٹرمپ نے جمعہ 31 جولائی کے روز نشریاتی ادارے فوکس نیوز کو بتایا کہ امریکہ میں اگر ڈیموکریٹک پارٹی نے آئندہ وسط مدتی انتخابات جیت لیے، تو "ہمیں بھی تارکین وطن کی آمد کے ایسے ہی بحرانی حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔" ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا، "یہ تو خوفناک ہے۔ ان تصاویر کو یاد رکھیے۔ اگر غلط فریق (ڈیموکریٹک پارٹی) کو فتح ملی، تو تین سال کے اندر اندر ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔" ریپبلکن صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسپین میں تارکین وطن کی ہزارہا کی تعداد میں اچانک آمد کے نتیجے میں پیدا شدہ بحرانی صورت حال کو امریکہ میں داخلی سیاسی بحث کے لیے اپنے اور اپنی ریپبلکن پارٹی کے موقف کے حق میں استعمال کرتے ہوئے کہا، "(اگلے امریکی الیکشن میں) اگر ڈیموکریٹس جیت گئے، تو آپ ایک اچھی زندگی نہیں جی سکیں گے۔"

الجزائر میں بس کھائی میں گرنے سے 25 افراد ہلاک، 44 زخمی

الجیرس، 31 جولائی (یو این آئی) شمالی افریقی ملک الجزائر میں بس کھائی میں گر گئی جس کے نتیجے میں 25 افراد ہلاک ہو گئے۔ عرب میڈیا کی رپورٹ کے مطابق مسافر بس حادثہ آج صبح الجزائر کے صوبہ بومرداس میں پیش آیا، جہاں بس ہائی وے پر مڑتے ہوئے سڑک کنارے کھائی میں جا گری۔ رپورٹ کے مطابق بس کھائی میں گرنے سے 44 افراد زخمی بھی ہوئے، جنہیں اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ قبرص میں برٹش ایئر فورس کے اڈے کی ایران کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں برطانوی شہری گرفتار یورپی یونین کی رکن جزیرہ ریاست قبرص میں برطانیہ کی رائل ایئر فورس (آر اے ایف) کے ایک فضائی اڈے کی ایران کے لیے مبینہ جاسوسی کے الزام میں ایک برطانوی شہری کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لبنان کے جنوبی علاقے میں زوردار دھماکے

بیروت، 31 جولائی (یو این آئی) لبنان کے جنوبی علاقے میں زوردار دھماکے سنے گئے، روسی میڈیا کے مطابق اسرائیلی فوج نے حزب اللہ کے زیر استعمال سرنگوں کو دھماکوں سے اڑا دیا ہے۔ اسرائیلی فوج کا دعویٰ ہے کہ سرنگوں میں سات سوٹن دھماکہ خیز مواد تھا جو تباہ کر دیا۔ دھماکوں کی آوازیں میلوں دور تک سنائی دیں۔

یورپی یونین کی خود انحصاری: قبرص سمٹ میں 'عملی پلان' پر غور

برطانوی دار الحکومت لندن سے جمعہ 31 جولائی کو موصولہ رپورٹوں کے مطابق مشتبہ ملزم پر الزام ہے کہ وہ قبرص میں آر اے ایف کی ایک ایئر بیس کی جارحانہ انداز میں نگرانی اور جاسوسی کرتا تھا اور بعد میں اپنی معلومات ایران کی پاسداران انقلاب کور تک پہنچاتا تھا۔ ملزم کی عمر 44 برس اور نام راشد سلطانوف بتایا گیا ہے اور اس کے پاس برطانیہ اور وسطی ایشیائی جمہوریہ آذربائیجان دونوں کی شہریت ہے۔ لندن کی میٹروپولیٹن پولیس نے بتایا ہے کہ ملزم سلطانوف کو قبرص میں ملکی حکام نے 17 جولائی کو حراست میں لیا اور اس وقت اس کے ملک بدری کے بعد برطانیہ کے حوالے کیے جانے کے لیے قانونی کارروائی جاری ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی ڈی پی اے کے مطابق اس مشتبہ ایرانی جاسوس اور برطانوی آذربائیجانی شہری کی گرفتاری ایک طویل تفتیشی عمل کی تکمیل کے بعد ممکن ہوئی۔ یہ چھان بین لندن میں انسداد دہشت گردی کی پولیس (CTP) کی قیادت میں کی گئی، اور اس دوران گزشتہ برس 11 مئی سے 22 جون کے درمیانی عرصے میں آر اے ایف کی آکروتیری ایئر بیس پر پیش آنے والے مختلف واقعات کی تفصیلی تفتیش کی گئی۔ میٹروپولیٹن پولیس کے مطابق مشتبہ ملزم کی گرفتاری اس کے خلاف برطانیہ کے نیشنل سکیورٹی ایکٹ کے تحت کی جانے والی تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں عمل میں آئی۔ سی ٹی پی لندن کی سربراہ، کمانڈر ہیلن فلینیگن نے بتایا، "اس کیس میں قانون نافذ کرنے والے برطانوی اور قبرصی اداروں نے آپس میں مسلسل اور انتہائی قریبی تعاون کیا۔"

روس اور یوکرین کے دوطرفہ رات گئے حملوں میں 2 افراد ہلاک، 9 زخمی

ماسکو، 31 جولائی (یو این آئی) روس اور یوکرین نے ایک دوسرے پر جمعہ کی شب حملے کرنے کا الزام عائد کیا جن میں دو افراد ہلاک اور نو دیگر زخمی ہوئے۔ وولگوگراد کے گورنر اینڈرے بوچاروف نے کہا کہ جنوبی وولگوگراد میں ایک یوکرینی ڈرون حملے نے ایندھن اور توانائی کے ایک مرکز اور شہر کے وزیر جنسکی ضلع میں گوداموں میں آگ لگا دی، جس سے شہری بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا اور پانچ افراد زخمی ہو گئے۔ بوچاروف نے روس کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم میکس پر لکھا ہے کہ "ہنگامی امدادی ٹیمیں اس وقت جائے وقوعہ پر موجود ہیں، اور آگ بجھانے کی کوششیں جاری ہیں۔" روس کے آن لائن ریٹیلر وائلڈ بیریز نے حملے کی تصدیق کی اور کہا کہ وولگوگراد میں اس کے ایک لاجسٹکس سینٹر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ کمپنی نے ٹیلی گرام پر کہا کہ "ابتدائی اطلاعات میں جانی نقصان کی رپورٹیں موجود نہیں ہیں" اور بتایا کہ لاجسٹکس آپریشنز کو دیگر تنصیبات کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے۔ روسی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا کہ اس نے پورے ملک، الحاق شدہ کریمیا اور بحرِ اسود و بحرِ ازوف کے پانیوں میں جمعہ کی شب 371 یوکرینی ڈرونز کو روکا اور تباہ کیا۔ یوکرین میں، دنیپروپیتروسک علاقائی فوجی انتظامیہ کے سربراہ اولیکساندر ہانژا کے مطابق نیکوپول ضلع میں ایک روسی حملے میں دو افراد ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔ یوکرین فضائیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے شمالی، جنوبی اور مشرقی یوکرین کے اوپر 195 روسی ڈراون مار گرائے ہیں۔

امریکہ کی چین، ہندوستان، روس اور ایران کے اداروں پر نئی پابندیاں نافذ

واشنگٹن، 31 جولائی (یو این آئی) امریکہ نے چین، ہندوستان، روس اور ایران کے اداروں پر نئی پابندیاں نافذ کر دیں، جن پر الزام ہے کہ وہ مہان ایئر کے لیے سیلز ایجنٹ اور معاون نیٹ ورک کے طور پر کام کر رہے تھے۔ تفصیلات کے مطابق امریکہ نے ایران کی فضائی کمپنی مہان ایئر کی معاونت کرنے والے افراد اور اداروں کے خلاف نئی پابندیاں نافذ کر دی ہیں۔ امریکی محکمہ خزانہ کی جانب سے کہا گیا کہ پابندیوں کا نشانہ چین، ہندوستان، روس اور ایران میں موجود چھ افراد اور ادارے بنے ہیں، جن پر الزام ہے کہ وہ مہان ایئر کے لیے سیلز ایجنٹ اور معاون نیٹ ورک کے طور پر کام کر رہے تھے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ مہان ایئر نے ماضی میں اسلامی انقلابی گارڈ کور کے اہلکاروں، ہتھیاروں اور ڈرونز کی نقل و حمل میں کردار ادا کیا۔ واشنگٹن پہلے ہی مہان ایئر پر پابندیاں عائد کر چکا ہے، یورپی یونین نے بھی اس ایئر لائن کو اپنی پابندیوں کی فہرست میں شامل کر رکھا ہے۔

نیپال: سنسری تشدد دوسرے اضلاع تک پھیل گیا: تین ہلاک

کھٹمنڈو، 31 جولائی (یو این آئی) ہندوستان سے متصل نیپال کے مشرقی سرحدی اضلاع میں دو فرقوں کے درمیان پھوٹنے والا فرقہ وارانہ تشدد ترائی خطے کے کئی دوسرے حصوں تک پھیل گیا ہے۔ تشدد میں مرنے والوں کی تعداد تین ہو گئی ہے، جس کے بعد، سیکورٹی وجوہات کی بناء پر، ہندوستان-نیپال سرحد سے متصل سنسری، سپتری، سراہا اور دھنوشا اضلاع میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے، جب کہ پرسا ضلع میں امتناعی احکامات نافذ کر دیے گئے ہیں۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے نیپال پولیس اور آرمڈ پولیس فورس کے ساتھ ساتھ نیپال آرمی کی بھاری نفری کو تعینات کیا گیا ہے۔ تشدد کا آغاز اتوار کی رات نیپال کے سنسری ضلع میں دو فرقوں کے درمیان تصادم سے ہوا، جس میں ایک نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ ایک اور نوجوان، جو اس کے بعد ہونے والی بدامنی میں شدید زخمی ہو گیا تھا، جمعرات کو علاج کے دوران فوت ہو گیا۔ جمعرات کو ایک اور 17 سالہ لڑکا سراہا ضلع کے گول بازار میں مظاہرین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان تازہ جھڑپوں میں گولی لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ مظاہرین نے جمعرات کی صبح ایسٹ ویسٹ ہائی وے کو بلاک کر دیا، جسے انڈیا-نیپال کے رابطے کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔ احتجاج تیزی سے گول بازار تک پھیل گیا، جہاں فسادیوں نے توڑ پھوڑ کی اور کئی دکانوں اور تجارتی اداروں کو آگ لگا دی۔ کشیدگی اس وقت بڑھ گئی جب گھریلو ہتھیاروں سے لیس فسادیوں کے گروہ سڑکوں پر آ گئے۔ سیکورٹی فورسز نے بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے 21 راؤنڈز کا سہارا لیا۔ ضلع سراہا کے پولیس ترجمان نے صورتحال کو کشیدہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ پہلی ترجیح امن و امان کی بحالی ہے۔ تشدد کے دوران گولی چلنے کے ماخذ کی تفتیش کی جا رہی ہے۔

پولینڈ: روسی میزائل دھماکے کے بعد نیٹو کے جنگی طیارے الرٹ

وارسا، 31 جولائی (یو این آئی) روس کا ایک میزائل پولینڈ کی فضائی حدود میں داخل ہونے اور گر کر پھٹنے کے بعد نیٹو نے اپنے جنگی طیارے فوری طور پر الرٹ کر دیے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق جمعرات کی صبح پولینڈ کی فضائی حدود میں داخل ہونے والا یہ میزائل روس کی جانب سے رات بھر یوکرین پر کیے گئے بیلسٹک میزائلوں اور ڈرون حملوں کا حصہ تھا۔ ان حملوں میں بچوں سمیت تقریباً 8 شہری ہلاک جبکہ 50 سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ نیٹو کے ترجمان کے مطابق میزائل کی نشاندہی ہوتے ہی پولینڈ سمیت اتحادی ممالک نے ایف-16 جنگی طیارے، فضائی ایندھن فراہم کرنے والا طیارہ اور فضائی نگرانی کے لیے ابتدائی انتباہی طیارہ بھی فوری طور پر فضا میں روانہ کیا۔ ترجمان نے کہا کہ نیٹو اپنی سرزمین کے دفاع کے لیے تمام ضروری اقدامات جاری رکھے گا۔ پولینڈ کے حکام کے مطابق مشرقی گاؤں تارناوا-کولونیا میں ہونے والے دھماکے سے ایک بڑا گڑھا بن گیا۔

امریکہ کا ایرانی ڈرون نیٹ ورک کی خبر دینے پر ڈیڑھ کروڑ ڈالرز انعام کا اعلان

واشنگٹن، 31 جولائی (یو این آئی) امریکی محکمۂ خارجہ کے ریوارڈز فار جسٹس پروگرام نے کیمیا پارس سیوان کمپنی (کیپاس) سے منسلک مالیاتی نیٹ ورکس کے بارے میں معلومات فراہم کرنے پر ڈیڑھ کروڑ (15 ملین) ڈالرز کے انعام کا اعلان کر دیا۔ امریکی پروگرام کے مطابق یہ کمپنی ایرانی پاسدارانِ انقلاب کی قدس فورس اور اس کے علاقائی اتحادیوں کے لیے ڈرون تیار کرنے والے ادارے کے طور پر کام کرتی ہے۔ ریوارڈز فار جسٹس پروگرام نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری کیے گئے بیان میں کہا ہے کہ کیپاس کے مبینہ 7 سینئر اہلکاروں، ان کے معاونین اور مالیاتی نیٹ ورک سے متعلق معلومات درکار ہیں۔ پروگرام کے مطابق قابلِ قبول معلومات فراہم کرنے والے افراد کو مالی انعام کے ساتھ ساتھ نقل مکانی میں معاونت بھی فراہم کی جا سکتی ہے۔ اعلان میں جن افراد کے نام شامل کیے گئے ہیں ان میں حسن آرام بنیز باد، رضا نہاروانی، مہدی نقشے، ہادی زوارا کی، ابوالفضل مشکانی، عباس سرتاجی اور احسان محقق شامل ہیں۔ امریکا کا کہنا ہے کہ یہ افراد ڈرونز کی آزمائش، تیاری اور فراہمی کے عمل میں شامل رہے، خصوصاً ان ڈرون پروگرامز میں جو عراق، یمن اور شام میں ایران نواز مسلح گروہوں کے لیے تیار کیے گئے۔ بیان کے مطابق مذکورہ کمپنی نے آئی آر جی سی قدس فورس کے لیے بغیر پائلٹ فضائی گاڑیوں (UAVs) کی تجرباتی پروازیں کیں، عراق منتقل کیے جانے والے ڈرونز کے لیے تکنیکی معاونت فراہم کی اور ایران سے باہر موجود کمپنیوں سے اہم ڈرون پرزہ جات حاصل کیے۔

پاکستان نے عراق میں کارروائی کو سعودی عرب کا حقِ دفاع قرار دیا

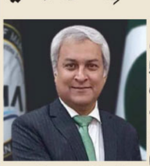

اسلام آباد، 31 جولائی (یو این آئی) پاکستان نے عراق میں کارروائی کو سعودی عرب کا حقِ دفاع قرار دے دیا۔ پاکستان نے سعودی عرب پر حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے عراق میں کارروائی کو سعودی عرب کا حقِ دفاع قرار دے دیا ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ طاہر اندرابی نے میڈیا بریفنگ میں کہا کہ سعودی عرب کو اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے تحت اپنے دفاع کا مکمل حق حاصل ہے۔ ترجمان کے مطابق پاکستان نے امریکہ اور ایران پر اسلام آباد مفاہمتی یادداشت پر عمل درآمد پر زور دیا ہے، بتایا کہ فریقین کو مذاکرات کی میز پر لانے کی کوششیں جاری ہیں۔ میڈیا بریفنگ میں ترجمان دفتر خارجہ نے کویت کے ساتھ دفاعی تعاون معاہدے کی توثیق کا بھی خیر مقدم کیا اور کہا کہ پاکستان کے اردن اور بحرین کے ساتھ بھی مضبوط دفاعی تعاون موجود ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ کے مطابق ضرورت پڑی تو اردن اور بحرین کے ساتھ نئے دفاعی تعاون معاہدوں سے آگاہ کیا جائے گا۔ ترجمان دفتر خارجہ طاہر اندرابی نے میڈیا بریفنگ میں بتایا کہ پاک افواج صرف دہشت گردوں اور ان کے ٹھکانوں کے خلاف کارروائیاں کرتی ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ افغانستان میں موجود کالعدم ٹی ٹی پی اور دیگر دہشت گرد گروہ نہ صرف پاکستان کے خلاف کارروائیوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں بلکہ پاکستانی شہریوں کو بھرتی بھی کرتے ہیں، پاکستان اپنے شہریوں کے تحفظ کے لیے دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں جاری رکھے گا۔

امن معاہدے کے لئے ذمہ داری پوری کرنا ضروری: حماس

غزہ، 31 جولائی (یو این آئی) حماس کے مذاکراتی وفد کے رکن غازی حمد نے کہا ہے کہ اگر اسرائیلی قابض افواج نے معاہدے کے تحت اپنی ذمے داریاں پوری نہ کیں تو حماس بھی غزہ امن معاہدے کے کسی مرحلے پر عمل درآمد نہیں کرے گی۔ عرب میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے غازی حمد نے کہا کہ یہ مذاکرات نہایت مشکل اور پیچیدہ تھے، تاہم ہم نے ایسی بہترین قابلِ عمل صورت تک پہنچنے کی کوشش کی جو تمام فریقوں کے لیے قابلِ قبول ہو۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق غازی حمد نے واضح کیا کہ غزہ سے متعلق معاہدہ مرحلہ وار ہے اور اس پر مختلف مراحل میں عمل درآمد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقوں کی جانب سے معاہدے کے متن کی منظوری کے بعد اسرائیل کو پہلے مرحلے پر عمل درآمد شروع کرنا ہوگا، جبکہ اسرائیل کو غزہ سے اپنی تمام افواج بھی واپس بلانا ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں فلسطینی قومی کمیٹی اور بین الاقوامی فورس کی تعیناتی ضروری ہے اور اسرائیلی حمایت یافتہ مسلح ملیشیاؤں کو بھی ختم کیا جائے گا۔ حماس عہدیدار کے مطابق ہتھیار فلسطینی قومی کمیٹی کے حوالے کرنے کا عمل اسرائیل کی جانب سے معاہدے کی مکمل پاسداری پر منحصر ہے اور اگر اسرائیلی افواج نے معاہدے پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذمے داریاں پوری نہ کیں تو حماس بھی معاہدے کے کسی حصے پر عمل درآمد نہیں کرے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ اسلحہ چھوڑنے کا عمل اسرائیلی افواج کے غزہ سے انخلاء اور فلسطینی علاقے کی تعمیرِ نو میں پیش رفت سے مشروط ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیل کی جانب سے تاحال اس معاہدے پر کوئی باضابطہ ردِ عمل سامنے نہیں آیا ہے۔ ادھر بورڈ آف پیس نے حماس کے غیر مسلح ہونے کے معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے۔ غزہ میں جنگ کے بعد عبوری انتظامات کی نگرانی کے لیے قائم بورڈ آف پیس نے اعلان کیا ہے کہ حماس نے باضابطہ طور پر جنگ بندی کے آئندہ مراحل پر عمل درآمد کے لیے ایک تفصیلی لائحۂ عمل پر اتفاق کر لیا ہے۔ بورڈ آف پیس نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر جاری بیان میں کہا ہے کہ پہلی مرتبہ حماس نے باضابطہ طور پر غیر مسلح ہونے کے قابلِ عمل منصوبے پر اتفاق کیا ہے، جس کے بعد اسرائیلی افواج غزہ سے انخلاء کریں گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ معاہدہ کئی ماہ پر محیط سنجیدہ اور نیک نیتی پر مبنی مذاکرات کا نتیجہ ہے، جن کا مقصد صدر ٹرمپ کے اس وژن کو عملی شکل دینا ہے جس کے تحت غزہ میں نئی حکمرانی، سیکیورٹی، انسانی امداد، تعمیرِ نو اور معاشی بحالی کا نظام قائم کیا جانا ہے، جیسا کہ جامع امن منصوبے اور اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2803 میں بیان کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ حماس اور دیگر فلسطینی مسلح گروہوں نے غزہ میں غیر مسلح ہونے کے منصوبے پر مشتمل ایک دستاویز پر اتفاق کر لیا ہے، جسے امریکی صدر ٹرمپ نے امن اور سلامتی کی جانب ایک تاریخی پیش رفت قرار دیا ہے۔ حماس کے غیر مسلح ہونے کے عمل کا تفصیلی لائحۂ عمل 14 روز کے اندر تیار کیا جائے گا، جبکہ ضرورت پڑنے پر اس مدت میں توسیع بین الاقوامی نگرانی کے ادارے کی منظوری اور تمام فریقوں کی رضامندی سے کی جا سکے گی۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے سیکریٹری جنرل کے انتخاب کیلئے پہلی خفیہ ووٹنگ منعقد

نیویارک، 31 جولائی (یو این آئی) اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے نئے سیکریٹری جنرل کے انتخاب کے لیے امیدواروں کا جائزہ لینے کے غرض سے پہلا غیر رسمی اسٹرا پول منعقد کیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق گزشتہ روز نئے سیکریٹری جنرل کے انتخاب کے لیے بند کمرے میں ابتدائی خفیہ ووٹنگ ہوئی، انتخاب میں 7 امیدواروں نے حصہ لیا، غیر رسمی ووٹنگ کے نتائج خفیہ رکھے گئے۔ بند کمرے میں ہونے والی غیر رسمی ووٹنگ کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے جمہوریہ کانگو کے اقوام متحدہ میں سفیر اور موجودہ سلامتی کونسل کے صدر زینون موکونگو نگے نے کہا کہ نتائج ان ممالک کے سفیروں اور جنرل اسمبلی کے صدر کو فراہم کیے جائیں گے جنہوں نے امیدوار نامزد کیے ہیں۔ انہوں نے نتائج عوامی طور پر جاری کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ عمل کو خفیہ رکھنے کا مقصد قیاس آرائیوں سے بچنا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے سیکریٹری جنرل کے لیے 7 امیدواروں کو یو این میں ان کے ممالک کے مستقل نمائندوں کے ذریعے نتائج سے آگاہ کیا جائے گا، جبکہ سلامتی کونسل کی اگلی غیر رسمی ووٹنگ کا فیصلہ آئندہ چند روز میں کیا جائے گا۔ انتخابی طریقہ کار کے مطابق کسی امیدوار کو 15 رکنی سلامتی کونسل سے توثیق اور اس کے بعد جنرل اسمبلی سے تقرری حاصل کرنے کے لیے کم از کم 9 ووٹ حاصل کرنا ہوں گے، جبکہ اسے سلامتی کونسل کے 5 مستقل ارکان، امریکہ، روس، چین، برطانیہ اور فرانس، میں سے کسی کی جانب سے ویٹو کا سامنا نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے بعد سلامتی کونسل امیدوار کو جنرل اسمبلی کے سامنے سفارش کرے گی، جہاں حتمی منظوری دی جائے گی۔ توقع ہے کہ نئے سیکریٹری جنرل کے انتخاب کا عمل ستمبر کے آخر یا اکتوبر کے آغاز تک مکمل ہو جائے گا، اگر کسی ایک امیدوار پر اتفاقِ رائے نہ ہو سکا تو یہ عمل مزید طویل بھی ہو سکتا ہے، جبکہ منتخب سربراہ آئندہ سال یکم جنوری سے اپنی 5 سالہ مدت کا آغاز کرے گا۔ موجودہ یو این سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے جنوری 2017 میں اپنا عہدہ سنبھالا تھا اور 2021 میں دوبارہ منتخب ہوئے تھے۔ ان کی دوسری مدتِ عہدہ رواں سال کے اختتام پر مکمل ہو رہی ہے، جس کے بعد اقوامِ متحدہ کے نئے سربراہ کا انتخاب کیا جائے گا۔

بورڈ آف پیس حماس کو مکمل غیر مسلح کرنے پر متفق، ٹرمپ کا بیان

صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر جاری کردہ بیان میں اس معاہدے کو 'تاریخی' قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ "دائمی امن اور سلامتی کی جانب ایک غیر معمولی پیش رفت" ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ غزہ پٹی میں ایک نئی فلسطینی حکومت کے قیام کی راہ ہموار کرے گا، جو بورڈ آف پیس کے ساتھ مل کر فلسطینی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے گی، جبکہ اسرائیل کو بھی مطلوبہ سکیورٹی فراہم کی جائے گی۔ امریکی صدر کے مطابق یہ معاہدہ غزہ پٹی میں جاری تنازعے کے خاتمے اور جنگ سے متاثرہ علاقے کی تعمیرِ نو کے لیے ان کے 20 نکاتی منصوبے پر عمل درآمد میں ایک "اہم سنگ میل" ثابت ہوگا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے بتایا کہ معاہدے پر مرحلہ وار اور منظم انداز میں عمل کیا جائے گا۔ ان کے مطابق جیسے جیسے غیر مسلح کرنے کا عمل مکمل ہوگا، اسرائیلی افواج غزہ سے واپس ہٹتی جائیں گی، جبکہ ایک بین الاقوامی استحکام فورس نئی فلسطینی پولیس کے ساتھ مل کر غزہ میں امن و امان کی ذمہ داری سنبھال لے گی تاکہ علاقے کے باشندوں اور ہمسایہ ممالک کی سلامتی یقینی بنائی جا سکے۔ امریکی صدر نے اس معاہدے کا اعلان اس کے ایک روز بعد کیا، جب اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو اپنے امریکہ کے دورے سے اسرائیل واپس پہنچے۔ اس دورے کے دوران انہوں نے وائٹ ہاؤس میں صدر ٹرمپ سے ملاقات بھی کی تھی۔

خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق جمعہ 31 جولائی کی صبح اپنی شناخت ظاہر نہ کرنے کی شرط پر گفتگو کرتے ہوئے حماس کے دو سینئر عہدیداروں نے تصدیق کی کہ اس معاہدے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ ان عہدیداروں کا کہنا تھا کہ انہیں توقع ہے کہ ثالثی کرنے والے ممالک مصر، قطر اور ترکی اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اسرائیل بھی اس معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرے، جن میں غزہ سے اسرائیلی فوج کا مرحلہ وار انخلا بھی شامل ہے۔ اگرچہ صدر ٹرمپ نے اس معاہدے کا اعلان کیا ہے، تاہم اسرائیل یا ثالثی کرنے والے ممالک مصر، قطر اور ترکی کی جانب سے تاحال اس معاہدے کی باضابطہ تصدیق سامنے نہیں آئی۔ واضح رہے کہ حماس کو جرمنی، یورپی یونین، امریکہ اور بعض عرب ممالک دہشت گرد تنظیم قرار دے چکے ہیں۔ اس معاہدے کے اعلان کے بعد اسرائیل نے تاحال اس حوالے سے کوئی باضابطہ ردِ عمل ظاہر نہیں کیا۔ تاہم صدر ٹرمپ کے جمعرات کی شب کیے گئے اس اعلان سے قبل ایک اسرائیلی عہدیدار نے کہا تھا کہ مصر، قطر اور ترکی کی ثالثی میں زیر غور 15 نکاتی تجویز اسرائیل کے اس مطالبے پر پوری نہیں اترتی، جس کے تحت غزہ کی مکمل ڈی ملیٹرائزیشن ضروری ہے۔ اسرائیل کا موقف ہے کہ حماس کے مکمل طور پر ہتھیار ڈالنے سے پہلے وہ نام نہاد 'ییلو لائن' سے آگے موجود اپنی فوجیں واپس نہیں بلائے گا۔ اس معاہدے کے تحت حماس کو غیر مسلح کرنے کے عمل کے دوران غزہ پٹی کا انتظام ایک عبوری فلسطینی ٹیکنوکریٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا، جو تنظیم کے ہتھیاروں کی محفوظ نگہداشت اور انہیں ذخیرہ کرنے کے عمل کی نگرانی کرے گی۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق حماس کے ایک سینئر عہدیدار نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ یہ تنظیم اپنے ہتھیار اسرائیل کے حوالے کرنے کے بجائے عبوری انتظامیہ اور بین الاقوامی ثالثوں کے سپرد کرے گی۔

پپو یادو کے خلاف سادھو سنتوں کا احتجاج، پتلا نذرِ آتش، ہمی کا اظہار

متھرا، 31 جولائی (یواین آئی) پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے کے باہر رکنِ پارلیمنٹ پپو یادو کی جانب سے کیے گئے احتجاج کے خلاف متھرا کے گوردھن علاقے میں سادھو سنتوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس دوران سنتوں نے پپو یادو کا علامتی پتلا نذرِ آتش کر کے اپنے غم و غصے کا اظہار کیا اور مختلف مطالبات پیش کیے۔ گوردھن علاقے کے گاؤں جلھیدی میں واقع چتر گپت آشرم میں منعقدہ احتجاجی مظاہرے کے دوران سادھو سنتوں نے پپو یادو کے خلاف نعرے بازی کی۔ احتجاج کے دوران ان کے پوسٹر آویزاں کیے گئے اور علامتی پتلا جلایا گیا۔ چتر گپت پیٹھ کے پیٹھادھیشور سوامی سچید انند مہاراج نے کہا کہ پارلیمنٹ کے وقار اور تقدس کو برقرار رکھنا تمام عوامی نمائندوں کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے لوک سبھا اسپیکر سے پپو یادو کی پارلیمانی رکنیت منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جو عوامی نمائندے مبینہ طور پر مذہبی عقائد اور سناتن روایات کی توہین کریں، انہیں پارلیمنٹ میں رہنے کا اخلاقی حق نہیں ہے۔ شری کرشن جنم بھومی سنگھرش نیاس کے صدر دنیش پھلاہاری نے بھی رکنِ پارلیمنٹ کے احتجاج پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے اقدامات کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بعض لوگ سیاسی فائدے کے لیے مذہبی معاملات کا استعمال کرتے ہیں اور حکومت سے اس معاملے میں مناسب کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس احتجاج میں گوردھن اور اطراف کے علاقوں سے بڑی تعداد میں سادھو سنت شریک ہوئے۔

یوپی انتخابات: امیدواروں پر آخری فیصلہ میرا ہوگا

آکاش آنند سے متعلق قیاس آرائیوں پر مایاوتی کا دوٹوک بیان، پھیلائی جارہی افواہوں سے ہوشیار رہیں

لکھنؤ: 31 جولائی (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سپریمو مایاوتی نے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی تیاریوں اور پارٹی کے قومی کنوینر آکاش آنند کے کردار کو لے کر سوشل میڈیا پر جاری چرچاؤں کے بارے میں صورتحال کو واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ یوپی اسمبلی انتخابات کے امیدواروں کے بارے میں حتمی فیصلے کرنے والی ہیں، اور اب تک دو درجن سے زیادہ امیدواروں کو حتمی شکل دی جا چکی ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے حصہ کے طور پر، انہوں نے لکھنؤ میں پارٹی کے ریاستی دفتر میں کئی ریاستی سطح کی میٹنگیں کی ہیں۔ ان میٹنگوں میں ریاستی اور ڈویژنل عہدیداروں کو امیدواروں کے انتخاب سے متعلق رہنما خطوط دیے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امیدواروں کے انٹرویو کے عمل کے بعد 20 سے زائد امیدواروں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے اور تمام سیٹوں کے امیدواروں کا فیصلہ ان کی بنیاد پر ہوگا۔ مایاوتی نے کہا کہ آکاش آنند کو لے کر طرح طرح کی الجھنیں پھیلائی جارہی ہیں، لیکن ان میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ انہیں ملک میں اسمبلی اور لوک سبھا انتخابات کے دوران امیدواروں کو حتمی شکل دینے کا اختیار حاصل ہے۔

انہوں نے کہا کہ جن اسمبلی حلقوں میں امیدواروں کو حتمی شکل دی گئی ہے، وہاں پارٹی کے سینئر عہدیداران کی اجازت سے جلسے کر رہے ہیں اور امیدواروں کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں آکاش آنند پارٹی ریلیوں کے ذریعے کچھ حلقوں کے امیدواروں کا اعلان بھی کریں گے۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ پچھلے ایک سال سے آکاش آنند کو تنظیمی جائزہ میٹنگوں اور عوامی میٹنگوں کے لیے پورے ملک میں تعینات کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی ہدایت پر حالیہ ریاستی انتخابات میں پارٹی کی انتخابی ریلیوں سے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آکاش آنند اپنی ذمہ داریاں پوری ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ نبھا رہے ہیں۔ مایاوتی نے کانشی رام کی برسی پر 9 اکتوبر 2025 کو لکھنؤ میں بی ایس پی کی میگا ریلی کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ آکاش آنند کو اس تقریب سے خطاب کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ لوک سبھا انتخابات کے دوران انہیں پارٹی کی انتخابی ریلیوں سے خطاب کرنے کے لیے اتر پردیش سمیت ملک بھر کی دیگر ریاستوں میں بھی بھیجا گیا تھا۔ مایاوتی نے کہا کہ اتر پردیش میں مخصوص سیٹوں کے لیے امیدواروں کا اعلان کرنے کے لیے آکاش آنند کی عوامی میٹنگیں پارٹی کے معمول کے عمل کا حصہ ہیں۔ اس کا ان کے سیاسی قد کاٹھ یا امیدواروں کے انتخاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے سوشل میڈیا پر آکاش آنند کے بارے میں ہونے والی بحثوں سے ہوشیار رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی ممبران کو ایسے شرارتی اور ذات پرست عناصر " سے چوکنا رہنا چاہیے۔

مایاوتی نے سنت روی داس نگر کا نام بحال کیے جانے پر حکومت کا خیر مقدم کیا

مایاوتی نے اتر پردیش حکومت کی جانب سے بھدوہی ضلع کا نام دوبارہ سنت روی داس نگر کیے جانے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مطالبہ کیا کہ بی ایس پی حکومت کے دور میں عظیم شخصیات کے نام پر قائم کیے گئے دیگر اضلاع کے اصل نام بھی بحال کیے جائیں۔

مایاوتی نے جمعہ کو ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ بی ایس پی حکومت نے بھدوہی کو ضلع کا درجہ دیتے ہوئے اس کا نام سنت روی داس نگر رکھا تھا، لیکن بعد میں سماجوادی پارٹی کی حکومت نے اس کا نام تبدیل کر دیا تھا۔ اب موجودہ حکومت نے دوبارہ سنت روی داس نگر کا نام بحال کر دیا ہے، جس پر بی ایس پی ریاستی حکومت کی شکر گزار ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی ایس پی کی چاروں حکومتوں کے دوران انتظامی نظام کو بہتر بنانے اور عوامی مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کئی نئے اضلاع، تحصیلیں، ترقیاتی بلاک، پولیس زون اور رینج قائم کیے گئے تھے۔ ان میں متعدد اضلاع کے نام دلت اور دیگر پسماندہ طبقات کے عظیم رہنماؤں، سنتوں اور گروؤں کے نام پر رکھے گئے تھے۔

مایاوتی نے الزام عائد کیا کہ سماجوادی پارٹی کی حکومت نے ذات پات کی سیاست اور تنگ نظری کی وجہ سے سنت روی داس نگر، چھترپتی شاہو جی مہاراج نگر، بھیم نگر سمیت کئی اضلاع کے نام تبدیل کر دیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ برج علاقے کی ترقی کے مقصد سے کاس گنج کو ضلع ہیڈ کوارٹر بنا کر اس کا نام مانیہ ور شری کانشی رام نگر رکھا گیا تھا، لیکن سماجوادی پارٹی حکومت نے اس کا نام بھی بدل دیا۔ بی ایس پی سربراہ نے مطالبہ کیا کہ جس طرح سنت روی داس نگر کا نام بحال کیا گیا ہے، اسی طرح مانیہ ور کانشی رام اور دیگر عظیم شخصیات کے نام پر قائم کیے گئے اضلاع کے اصل نام بھی بحال کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ فیصلہ بی ایس پی کے بانی کانشی رام کی یوم پیدائش 9 اکتوبر سے پہلے یا اسی روز کر لیا جاتا ہے تو بی ایس پی اس پر بھی حکومت کی شکر گزار ہوگی۔

انجمنِ شبیریہ کی تین روزہ شب بیداری اختتام پذیر

شیش محل ''72 ہائے خدا والے، سلام کربلا والے'' کے نعروں سے گونج اٹھا۔

لکھنؤ۔ معروف انجمن شبیریہ کا تین روزہ شبیریہ جمعہ کو پرانے لکھنؤ کے شیش محل میں واقع اذان خانہ اجو صاحب میں عقیدت و احترام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الوداعی عالم کی زیارت میں عزاداروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انجمن شبیریہ کا روایتی شبیریہ ہر سال اسلامی کیلنڈر کے مطابق 13 صفر کو ہوتا ہے۔ نوحہ خوانی اور سینہ زنی کا سلسلہ تین روز تک جاری رہے گا۔ شیش محل کا پورا علاقہ ''72 ہائے خدا والا، سلام کربلا والا'' اور یا حسین کے نعروں سے گونج اٹھا۔ جمعہ کو شبداری کے اختتام پر انجمن کے عہدیداران اور عزاداروں نے الوداعی عالم کو اذان خانہ اجو صاحب سے برآمد کیا۔ عالم کو محلے کی گلیوں میں پریڈ کیا گیا اور عقیدت مندوں کو اس کی زیارت کی اجازت دی گئی۔ اس کے بعد عالم کو پتھر والی مسجد لے جایا گیا، جہاں تین روزہ شبداری کا اختتام مجلس، ماتم اور دعا کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر عقیدت مندوں، مقامی شہریوں اور انجمن کے اراکین کی بڑی تعداد موجود تھی۔ اس پورے پروگرام میں نوحہ خوانی، سینہ زنی اور ماتم کا سلسلہ سوگوار ماحول میں جاری رہا۔

یونٹی کالج میں ''پیغامِ کربلا'' کے موضوع پر یوم حسین کا انعقاد

لکھنؤ۔ یونٹی کالج میں 31 جولائی کو ''پیغامِ کربلا'' کے موضوع پر حسین ڈے کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر یونٹی کالج کی سیکنڈ شفٹ کے طلبہ و طالبات نے مرثیہ، سلام، نوحہ اور تقاریر پیش کر کے شہیدِ کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تقریب کا آغاز طالب علم محمد باقر نے تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا۔ ابوالحسن نے اپنے منفرد انداز میں مرثیہ پیش کیا، جبکہ زین الحسن نے سوز و گداز سے لبریز سلام پڑھا۔ محمد ریحان نے بھی نہایت مؤثر انداز میں سلام پیش کیا۔ زہینہ فاطمہ اور شائستہ فاطمہ نے مختصر تقاریر کے ذریعے واقعۂ کربلا سے حاصل ہونے والے اسباق کو مؤثر انداز میں بیان کیا۔ اسی طرح اشفیٰ فاطمہ، عالیہ فاطمہ، معصومہ فاطمہ، قصہ فاطمہ اور مریم فاطمہ نے سلام پیش کر کے حاضرین کو جذباتی کر دیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے ذاکرِ اہلِ بیت مولانا سید حیدر عباس رضوی نے تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی۔ پروگرام کے اختتام پر طلبہ نے ایک قدیم سوز بھرا نوحہ پیش کیا، جسے سن کر سامعین اشکبار ہو گئے۔ اس موقع پر کالج کے طلبہ و طالبات کی تیار کردہ کتبے، پینٹنگز، ائمۂ اہلِ بیتؑ کے ارشادات اور واقعۂ کربلا کے مختلف مناظر پر مبنی تصویری نمائش بھی منعقد کی گئی۔ نمائش کو حاضرین نے بے حد سراہا اور طلبہ و طالبات کی تخلیقی صلاحیتوں اور فنی اظہار کی بھرپور تعریف کی۔

رائے بریلی میں سیاسی کشیدگی، بی جے پی کے بعد کانگریس کا دھرنا

رائے بریلی، 31 جولائی (یواین آئی) مقامی کانگریس رکنِ پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کے بارے میں دیے گئے بیانات پر رائے بریلی میں سیاسی ٹکراؤ شدت اختیار کر گیا ہے۔ جمعرات کو اتر پردیش حکومت میں وزیرِ مملکت (آزادانہ چارج) دنیش پرتاپ سنگھ کی قیادت میں بی جے پی کارکنوں کی جانب سے راہل گاندھی کے خلاف دھرنا اور احتجاج کیے جانے کے بعد جمعہ کو کانگریس کارکنوں نے بھی ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے احاطے میں دھرنا دیا اور بی جے پی رہنماؤں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کانگریس کا دھرنا پارٹی رہنما سشیل پاسی کی قیادت میں منعقد ہوا، جس میں بڑی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔ مظاہرین کا الزام تھا کہ ایک روز قبل بی جے پی کے احتجاج کے دوران عوامی اسٹیج سے راہل گاندھی کے خلاف غیر شائستہ اور قابلِ اعتراض زبان استعمال کی گئی۔ کانگریس رہنماؤں نے اسے جمہوری اقدار کے منافی قرار دیتے ہوئے متعلقہ افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ دھرنے کے بعد کانگریس کے ایک وفد نے ضلع مجسٹریٹ کو یادداشت پیش کی۔ یادداشت میں مبینہ طور پر قابلِ اعتراض تبصرے کرنے والوں کے خلاف فوری مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ کانگریس رہنماؤں کا کہنا تھا کہ سیاسی اختلاف اپنی جگہ، لیکن عوامی زندگی میں شائستگی اور جمہوری روایات کا احترام سب کی ذمہ داری ہے۔ دھرنے کی قیادت کرتے ہوئے سشیل پاسی نے ریاستی اور مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ حکومت عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے معاشرے میں تقسیم کی سیاست کر رہی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو روزگار سمیت مختلف مسائل پر بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ قابلِ ذکر ہے کہ گزشتہ جمعرات کو وزیرِ مملکت دنیش پرتاپ سنگھ کی قیادت میں بی جے پی کارکنوں نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر چوک (ہاتھی پارک) میں دھرنا اور احتجاج کیا تھا۔ اس موقع پر دنیش پرتاپ سنگھ نے راہل گاندھی پر سخت سیاسی حملہ کرتے ہوئے ان کے بیانات اور سیاسی طرزِ عمل پر تنقید کی تھی اور ان پر آئین، قائدِ حزبِ اختلاف کے منصب کے وقار اور رائے بریلی کے عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا الزام عائد کیا تھا۔

لکھنؤ پارٹیشن '1947 کے دیوانے کا مشاہدہ کریں گے، سنی دیول اور ٹیم خصوصی پروموشن کریں گے

لکھنؤ: اس سال کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک، پارٹیشن 1947، عامر خان پروڈکشنز نے پروڈیوس کی ہے اور اس کی ہدایت کاری راج کمار سنتوشی کر رہے ہیں۔ یہ انتہائی متوقع تاریخی ڈرامہ 14 اگست 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے کے لیے تیار ہے۔ عامر خان پروڈکشنز کی پارٹیشن 1947 ریلیز سے پہلے ہی کافی دھوم مچا رہی ہے۔ فلم کے طاقتور پوسٹرز، ٹیزر اور ٹریلر کو شائقین کی جانب سے زبردست ردعمل ملا ہے۔ ہندوستان کی تقسیم کے پس منظر پر مبنی یہ فلم ایک ایسی کہانی لاتی ہے جس میں درد، محبت، قربانی اور انسانی جذبات کو گہرائی سے دکھایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلم کے لیے شائقین کی توقعات مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ پٹنہ اور اندور کے بعد اب فلم کا پروموشنل سفر ایک نئے شہر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ سنی دیول 6 اگست 2026 کو اپنی ٹیم کے ساتھ لکھنؤ پہنچیں گے۔ ٹیم کئی خصوصی پروموشنل تقریبات میں حصہ لے گی، میڈیا سے بات چیت کرے گی اور مداحوں سے ملے گی۔ ریلیز سے پہلے، میکرز زیادہ سے زیادہ ناظرین تک پہنچنے کے لیے مسلسل مختلف شہروں کا دورہ کر رہے ہیں۔ تقریباً 30 سال کے بعد، راجکمار سنتوشی اور سنی دیول کی سپرہٹ جوڑی بٹوارہ 1947 میں دوبارہ جلوہ گر ہو رہی ہے۔ فلم میں شبانہ اعظمی، پریتی زنٹا، کرن دیول، علی فضل، اور ابھیمنیو سنگھ جیسے طاقتور اداکار بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ بنانے والوں کو امید ہے کہ یہ فلم اپنی کہانی اور طاقتور پرفارمنس سے شائقین پر دیرپا تاثر چھوڑے گی۔ عامر خان پروڈکشن کے بینر تلے بننے والی بٹوارہ 1947 کو راجکمار سنتوشی نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ موسیقی اے آر رحمان، اور گیت جاوید اختر نے لکھے ہیں۔ فلم کو عامر خان اور اپرنا پروہت نے پروڈیوس کیا ہے۔ پارٹیشن 1947 14 اگست 2026 کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔

منشی پریم چند کی 146ویں یومِ پیدائش پر ضلع مجسٹریٹ نے خراج عقیدت پیش کیا

وارانسی، 31 جولائی (یواین آئی) معروف ناول نگار منشی پریم چند کی 146ویں یوم پیدائش کے موقع پر جمعہ کو ان کے آبائی گاؤں لمہی میں محکمۂ ثقافت، اتر پردیش اور ضلع انتظامیہ وارانسی کے مشترکہ اہتمام سے لمہی مہوتسو کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر لمہی میں واقع ان کی یادگار پر رکن قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) دھرمیندر سنگھ اور ضلع مجسٹریٹ ستیندر کمار نے منشی پریم چند کے مجسمے پر گلِ عقیدت پیش کیے۔ اپنے خطاب میں ایم ایل سی دھرمیندر سنگھ نے کہا کہ پریم چند نے تخیل سے زیادہ حقیقی زندگی کو اہمیت دی۔ انہوں نے کسانوں کی غربت، زمینداری نظام، ذات پات پر مبنی امتیاز، خواتین کی حالت، بدعنوانی، استحصال اور سماجی برائیوں کو اپنی تحریروں کا موضوع بنایا۔ ان کی زبان سادہ، رواں اور عام بول چال کی تھی، جس کی وجہ سے ان کی تخلیقات ہر طبقے تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ پریم چند کی کہانیاں صرف تفریح فراہم نہیں کرتیں بلکہ معاشرے کو سوچنے اور بدلنے کی بھی ترغیب دیتی ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ ستیندر کمار نے اپنے خطاب میں کہا کہ بچپن میں ہم سب نے ''عیدگاہ'' کی کہانی پڑھی ہے اور دادی اور حامد کے جذباتی رشتے کو محسوس کیا ہے، جہاں ایک چھوٹا لڑکا میلے سے اپنی دادی کے لیے چمٹا خرید کر لاتا ہے۔ انہوں نے منشی پریم چند کی مشہور کہانی ''کفن'' کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے جس انداز سے معاشرے کی حقیقتوں کو اپنی تحریروں میں سمویا، وہ قابلِ تعریف ہے۔

آئی ٹی سی کے گودام میں بھیانک آگ، لاکھوں روپے کا نقصان

فیروز آباد، 31 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کے فیروز آباد شہر کے تھانہ شمالی علاقے میں واقع رام کرشن نگر میں جمعرات کو دیر رات ایک عمارت میں بھیانک آگ لگنے سے لاکھوں روپے مالیت کا سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ اس عمارت میں آئی ٹی سی کمپنی کا گودام اور ایک کریانہ جنرل اسٹور قائم تھا۔ واقعے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، تاہم آگ سے ہونے والے مالی نقصان کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق رام کرشن نگر کے رہائشی مادھو اگروال کی عمارت میں آئی ٹی سی کمپنی کا گودام اور ارمیلا کریانہ جنرل اسٹور چلایا جاتا ہے، جبکہ عمارت کی بالائی منزل پر ان کا خاندان رہائش پذیر ہے۔ جمعرات کی رات اچانک عمارت سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دیکھ کر علاقے میں افراتفری مچ گئی اور مقامی لوگوں نے فوراً پولیس اور فائر بریگیڈ کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی کئی تھانوں کی پولیس اور انتظامی افسران موقع پر پہنچ گئے۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں تقریباً ایک گھنٹے کی تاخیر سے پہنچیں، جس کے باعث آگ نے شدید شکل اختیار کر لی۔ اس دوران پولیس اور مقامی شہریوں نے عمارت کی بالائی منزل میں پھنسے افراد کو بحفاظت باہر نکال لیا۔ آس پاس کے لوگوں نے اپنی سطح پر پانی کا انتظام کر کے آگ بجھانے کی بھی کوشش کی۔ واقعے کی اطلاع ملنے پر میونسپل کارپوریشن کے کونسلر پانی کے ٹینکروں کے ساتھ موقع پر پہنچے اور راحت و بچاؤ کے کاموں میں تعاون کیا۔ تاہم مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کی تعداد کم ہونے اور ان کے تاخیر سے پہنچنے کے باعث آگ پر بروقت قابو نہیں پایا جا سکا۔ اس معاملے پر تاجروں اور مقامی شہریوں میں محکمہ فائر بریگیڈ کے خلاف شدید ناراضی دیکھی گئی۔ واقعے کی اطلاع ملنے پر میونسپل کارپوریشن کی میئر کامنی راٹھور اور رکن اسمبلی منیش اسیجا بھی موقع پر پہنچے۔ انہوں نے راحت اور بچاؤ کے کاموں کا جائزہ لیا، متاثرہ خاندان سے ملاقات کر کے اظہارِ ہمدردی کیا اور حکومت و انتظامیہ کی جانب سے ہر ممکن مدد فراہم کرنے کا یقین دلایا۔

پارلیمنٹ میں زعفرانی لباس پہن کر اپوزیشن کا احتجاج، بی جے پی کا جوابی حملہ

لکھنؤ، 31 جولائی (یواین آئی) پارلیمنٹ میں اپوزیشن کی جانب سے زعفرانی لباس پہن کر کیے گئے احتجاج پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔ پارٹی کے ریاستی ترجمان راکیش ترپاٹھی نے الزام عائد کیا کہ اپوزیشن نے زعفرانی رنگ اور سادھو سنتوں کی توہین کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ایک پپو نے دوسرے پپو کے ساتھ مل کر ہندوتو کی توہین کرنے کی کوشش کی ہے۔'' ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن نے زعفرانی رنگ اور سادھو سنتوں کی بے حرمتی کا ایک اور باب جوڑ دیا ہے۔ بی جے پی کے ترجمان نے کہا کہ زعفرانی رنگ بھارتی ثقافت، سناتن روایت اور ایثار و قربانی کی علامت ہے، اور اسے اس طرح سیاسی احتجاج کے لیے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سادھو سنتوں اور زعفرانی رنگ کی اس مبینہ توہین کو ملک کے عوام قبول نہیں کریں گے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ اپوزیشن کی اس سیاست کا جمہوری طریقے سے جواب دیا جائے گا اور ملک اس مبینہ توہین کا بھرپور جواب دے گا۔ بی جے پی کا یہ ردعمل پارلیمنٹ احاطے میں اپوزیشن کی جانب سے زعفرانی لباس پہن کر کیے گئے احتجاج کے بعد سامنے آیا ہے۔ اپوزیشن کے مطابق اس احتجاج کا مقصد حکومت کے خلاف اپنا احتجاج درج کرانا تھا۔

مجالس میں شہدائے کربلا کی دردناک شہادتوں کا تذکرہ سن کر عزادار اشکبار

مجالس و شب بیداریوں کا سلسلہ جاری

لکھنؤ۔ امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے فرزند حضرت امام حسینؑ کی یادِ شہادت میں مجالس و ماتم کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ جمعہ کے روز کربلا عظمت الدولہ بہادر، مہدی گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا دانش زیدی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب رسولِ اکرم ﷺ نے غدیر کے میدان میں اللہ کے حکم سے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تو اس کے بعد قرآن کریم کی وہ آیت نازل ہوئی جس میں دین کے کامل اور نعمت کے مکمل ہونے کا اعلان کیا گیا۔ مولانا نے واقعۂ کربلا کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد ان کے بیمار فرزند کو قیدی بنا لیا گیا۔ مجلس کا آغاز قاری وفا عباس نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ آئندہ مجلس سے مولانا کلر یز نقی رات 8:30 بجے خطاب کریں گے۔ کربلا عباس باغ، بالا گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا مشاہد عالم نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری امجد اور ارشد نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا جبکہ منتظر مہدی اور محب عباس نے سوز خوانی کی۔ شعاع پیلس، پیپل والی گلی میں منعقدہ مجلس سے مولانا حسنین باقری نے خطاب کیا، جبکہ عزاخانہ طاہر رضوی، بھوانی گنج میں مجلس سے مولانا مرتضیٰ ناصر سعید آبقاتی نے خطاب فرمایا۔ شاعرِ اہلِ بیت زرار اکبر آبادی کے عزاخانہ، زہرا کالونی مفتی گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا سیف عباس نے خطاب کیا۔ کربلا نصر الدین حیدر، ڈالی گنج میں مولانا اعجاز اتھر نے اپنے خطاب میں حضرت امام حسینؑ اور ان کے وفادار ساتھیوں پر ڈھائے گئے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں امامؑ، اہلِ بیتؑ اور اصحابؓ کو تین دن تک بھوکا پیاسا رکھ کر شہید کیا گیا۔

شہدائے کربلا کی یاد میں مجلس و شب بیداری

لکھنؤ۔ انجمن دعائے حیدری شہدائے کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام کی یاد میں ہفتہ کو امام باڑہ آغا بکر چوک میں شبداری کا اہتمام کرے گی۔ رات 9 بجے شب بیداری اجتماع سے مولانا تفسیر حسن خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ شہدائے کربلا کا چہلم ہفتہ کو امام باڑہ بادشاہ علی کسمنڈی کلاں میں منایا جائے گا۔

اس موقع پر دوپہر ایک بجے منعقدہ مجلس سے مولانا کلب جواد نقوی خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ مولانا عسکری اعظمی آذاخانہ محسن علی مرحوم کاظمین روڈ میں منعقدہ مجلس سے خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی تلاوت کلام پاک سے کریں گے۔ مولانا مرزا عمران حیدر ہفتہ کو 8.30 بجے آذاخانہ سید رفیع حیدر مرحوم بجاجہ میں منعقد ہونے والی مجلس سے خطاب کریں گے۔ 8.30 بجے امام باڑہ اکرام اللہ خان نقشہ میں سید حسن مہدی کے زیر اہتمام مجلس سے مولانا سیف عباس خطاب کریں گے۔

کرایہ پر دستیاب

(صرف دفتر کے لیے)

3533 اسکوائر فٹ کا مکمل فرنشڈ آفس اسپیس کرایہ پر دستیاب ہے۔

مقام:

RCF Ltd TC/10V

وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ

رابطہ کریں:

8722130578

شکنتلا یونیورسٹی کو خصوصی درجہ ملنا چاہیے: سی سدانندن ماسٹر

ڈاکٹر شکنتلا مشرا نیشنل ری ہیبلیٹیشن یونیورسٹی (باز آبادکاری یونیورسٹی) کا 13 واں کانووکیشن تقریب نریندر کشیپ کی صدارت میں منعقد ہوئی

لکھنؤ۔ ڈاکٹر شکنتلا مشرا قومی باز آبادکاری یونیورسٹی کے 13ویں کانووکیشن کا افتتاح وائس چانسلر جناب سنجے سنگھ نے ریاستی وزیر برائے معذور اور پسماندہ بہبود (آزادانہ چارج) جناب نریندر کشیپ کی صدارت میں، راجیہ سبھا کے رکن جناب سی سدانند ماسٹر جی کی موجودگی میں کیا۔ اتر پردیش کے گورنر کی غیر حاضری کو ان کے خصوصی افسر مسٹر سدھیر ایم بوبڈے نے پورا کیا۔ کانووکیشن کی تقریب میں سب سے پہلے طلباء نے قومی ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد یونیورسٹی کا ترانہ پیش کیا گیا۔ یونیورسٹی کے چانسلر کی غیر موجودگی میں ان کے نامزد اسپیشل آفیسر مسٹر سدھیر ایم بوبڈے نے گورنر کا خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج ان طلبہ کو نہ صرف ڈگری ملی ہے بلکہ سماج کے تئیں ایک ذمہ داری بھی ملی ہے۔ انہوں نے تمام فارغ التحصیل طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنے علم اور ہنر کو نہ صرف ذاتی کامیابی کے لیے استعمال کریں بلکہ معاشرے کی بہتری کے لیے بھی استعمال کریں۔ انہوں نے خاص طور پر معذور طلباء کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی جدوجہد، ہمت اور کامیابی پوری قوم کے لیے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگی میں دیانتداری، عاجزی اور خدمت کے جذبے کو ترجیح دیں۔ راجیہ سبھا کے رکن جناب سی سدانند ماسٹر جی نے مہمان خصوصی کے طور پر اپنے خطاب میں کہا، ''میں حکومت ہند سے درخواست کرتا ہوں کہ ڈاکٹر شکنتلا مشرا قومی باز آبادکاری یونیورسٹی کو رسائی، بحالی، شمولیتی تعلیم، معاون ٹیکنالوجی، مہارت کی ترقی، اور تحقیق کے شعبوں میں اس کی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر خصوصی درجہ دیا جائے۔'' انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کامیابی کو صرف پیشہ ورانہ کامیابیوں یا مادی خوشحالی سے نہیں ناپا جانا چاہیے۔ انہوں نے طلباء سے کہا کہ آج آپ کو صرف ڈگری نہیں بلکہ ایک ذمہ داری بھی سونپی جا رہی ہے۔ آپ کی ڈگری نہ صرف آپ کو ایک کامیاب کیریئر بنانے میں مدد کرے گی بلکہ ایک حساس اور انسانی معاشرے کی تشکیل میں بھی اپنا حصہ ڈالے گی۔ ریاستی وزیر برائے معذور و پسماندہ بہبود (آزادانہ چارج)، جناب نریندر کشیپ نے ہونہار طلباء میں میڈل اور ڈگریاں تقسیم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ کانووکیشن میں کل 1921 طلباء کو ڈگریاں دی گئیں جن میں 956 لڑکیاں اور 965 لڑکے شامل ہیں۔ کل ڈگریوں میں سے 17 ریسرچ ڈگریاں بھی دی گئیں۔ تقریب میں 130 ہونہار طلباء کو مجموعی طور پر 156 میڈلز سے نوازا گیا۔ ان میں سونے کے 76، چاندی کے 40 اور کانسہ کے 40 تمغے شامل تھے۔ گولڈ میڈلز کے حوالے سے 41 گولڈ میڈل 32 لڑکیوں کو اور 35 گولڈ میڈل 25 لڑکوں کو دیے گئے۔ اس طرح کل 57 طلباء نے گولڈ میڈل حاصل کئے۔ چاندی کے تمغوں میں سے 24 چاندی کے تمغے 22 لڑکیوں کو اور 16 چاندی کے تمغے 14 لڑکوں کو دیے گئے۔ کل 36 طلباء نے چاندی کے تمغے حاصل کیے۔ اسی طرح 26 کانسہ کے تمغے 24 طالبات کو اور 14 تمغے 13 طالبات کو دیے گئے۔ مجموعی طور پر 37 طلباء کو کانسہ کے تمغوں سے نوازا گیا۔ مجموعی طور پر 78 طالبات نے 91 اور 52 طالبات نے 65 میڈل حاصل کیے۔ اس طرح مجموعی طور پر 130 ہونہار طلباء کو 156 میڈلز سے نوازا گیا۔ کانووکیشن کا ایک خاص کارنامہ معذور طلباء کی شاندار کارکردگی تھی۔ مجموعی طور پر 27 معذور طلباء نے 45 تمغے جیتے جن میں 13 طالبات اور 14 طالب علم شامل ہیں۔ ان طلباء نے 22 گولڈ میڈل بھی حاصل کئے جن میں 10 طالبات اور 12 طلباء شامل ہیں۔ مزید برآں، ایک طالب علم کو چاندی کا ایک تمغہ اور چار کانسہ کے تمغوں سے نوازا گیا، جن میں تین طالبات اور ایک طالب علم شامل ہیں۔ معذور طلباء کی یہ کامیابی جامع اور معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے یونیورسٹی کی موثر کوششوں کی گواہی دیتی ہے۔

اودھ نامہ

کون کرتا زندگی کا موت سے اچھا علاج

ہمارے معاشرے میں بڑھتا خودکشی کا رجحان ایک ایسا فعل ہے جس کی کوئی مذہب، معاشرہ یا قانون اجازت نہیں دیتا۔ دنیا کے تمام بڑے مذاہب عیسائیت، یہودیت اور ہندوازم کے مطابق انسان کی زندگی خدا کی ملکیت ہے اور اس میں دخل اندازی یعنی خودکشی کرنا ایک بڑا گناہ ہے۔ اسلام میں تو خودکشی کرنے والے کی بخشش کی بھی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ قرآن کے سورہ بقرہ میں صاف لکھا ہے کہ ولاتھلکو ابایدکم الی التھلکہ یعنی اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اس کے ایک سیدھے معنی اور مطلب یہی ہیں کہ خوشکی مت کرو۔ لیکن مطالب اور تفسیر کے حوالے سے جب ہم آگے بڑھتے ہیں تو مزید معانی بھی کھلتے ہیں کہ جس کا صاف مطلب ہے کہ کوئی کام جان بوجھ کر ایسا نہ کرو جس میں نقصان یقینی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اسلام وہ دین ہے جس میں تمام مذاہب سے بڑھ کر خودکشی کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اسلام کے نزدیک خودکشی کرنے والا نہ صرف جہنمی ہے بلکہ اس کا جنازہ پڑھنے سے بھی روکا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود دنیا بھر میں خودکشی کے رجحان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ماہرینِ نفسیات کا کہنا ہے کہ انسان کے ذہن میں خودکشی کرنے کا خیال صرف چند لمحے کے لیے آتا ہے اور اگر ان چند لمحوں کو قابو کر لیا جائے اور کو دکشی کرنے کا ارادہ رکھنے کو اس کے ارادے سے روک دیا جائے تو اس کے ذہن سے خودکشی کا خیال نکل جاتا ہے۔ اس طرح سے ت خودکشی کے رجحان کو کم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ لمحاتی کیفیت اتنی خطرناک ہوت ہے کہ انسان اپنی جان تک دے ڈالتا ہے وہ یہ نہیں سوچتا کہ اس کے بعد بھی اس کے خاندان والوں کی مشکلیں کم نہیں ہوتیں۔ حالات کا ستایا ہوا یا خواہشات کا غلام شخص جب اپنے مسائل کا کہیں حل تلاش نہیں کر پاتا تو پھر وہ خودکشی کو ہی اپنے لیے نجاتِ دہندہ سمجھ بیٹھتا ہے۔ گھریلو حالات سے تنگ آ کر، محبت میں دھوکہ کھا کر، نوکری نہ ہونے کی وجہ سے۔ قرض کی زیادت اور ادائگی کی صورت نہ پانے کی وجہ سے، کسی حادثے کے سبب اپنوں کے کھو جانے کے غم میں اور نہ جانے کن کن وجوہات سے لوگ خودکشی کر رہے ہیں۔ ایسی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں لیکن ہم نے کبھی ان وجوہات پر غور نہیں کیا جس کی بدولت انسان اس ناپسندیدہ فعل کے ذریعے اپنی جان لے لیتا ہے۔ اگر ہم خبروں کی گہرائی میں جائیں تو اندازہ ہوگا کہ 70 فیصد لوگ مالی پریشانیوں اور غربت کے باعث خودکشی کر رہے ہیں۔ 20 فیصد لوگ ذہنی بیماریوں اور 10 فیصد گھریلو پریشانیوں اور جھگڑوں کے باعث اس ناقابلِ معافی فعل کا ارتکاب کرتے ہیں۔

آج کل میں جس تیزی سے غریبی اور معاشی مسائل دن بہ دن بڑھ رہے ہیں، اسی تیزی سے خودکشی کی شرح بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ مہنگائی کا رونا ہر شخص رو رہا ہے۔ عوام محنت ومشقت کرنے کے بعد نتائج کو قبول کرتے ہوئے قناعت کے تصور سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے عمل نہیں کر پاتے۔ ان کے ذہن میں یہ تصور جنم لیتا رہتا ہے کہ اتنی محنت اور مشقت کے بعد کیا مل رہا ہے؟ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان میں محرومی، ناامیدی، بیماری یا غربت کے باعث زندگی بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔ بعض لوگ اس سوچ پر قابو پاتے ہوئے اچھے دنوں کی آس لگا لیتے ہیں اور جو اپنی سوچ کو خود پر حاوی کر لیتے ہیں، وہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انسان کو منفی سوچ گھیرنے لگتی ہے اور ایسے افراد محرومیوں کو معاشرے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں اور وہ اپنی زندگی ختم کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی جان لینے کے درپے بھی ہوتے ہیں۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں اور بچے بھی خودکشی میں مصروف ہیں۔ عورتوں میں اس کی چند نمایاں وجوہات ہیں، جن میں بے جوڑ شادیاں، 18 سال کی لڑکی کو 40 سال کے شخص سے بیاہ دینا، مناسب رشتوں کے انتظار میں بیٹھی لڑکیوں کی عمر ڈھل رہی ہے۔ ایسے میں بعض گھرانے اپنی لڑکیوں کے لیے بے روزگار کا رشتہ بھی قبول کر لیتے ہیں اور پھر شادی کے بعد مالی حالات کی ابتری مسئلہ بن جاتی ہے۔ ایسی خواتین زندگی کے مسائل سے نجات کے لیے خودکشی پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ خودکشی کرنے والے افراد جن میں مرد، عورت اور بچے شامل ہیں، اکثر کم آمدنی، گھریلو جھگڑوں، خاندان کے افراد کے زیادہ ہونے کے سبب بھی خودکشی کر لیتے ہیں۔

گھریلو مسائل کا شکار خواتین غربت اور مالی پریشانیوں سے تنگ آ کر خودسوزی کر رہی ہیں، تو دوسری طرف نوجوان بے روزگاری اور محرومیوں سے دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کر رہے ہیں۔ خودکشی کی بڑی وجہ ملکی معیشت کی کمزوری ہے۔ ہمارے ملک کا بجٹ غریب کے حالات بہتر بنانے کے لیے نہیں بلکہ سرمایہ داروں اور امیروں کو مزید امیر سے امیر تر بنانے کے لیے ترتیب وتشکیل دیا جاتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو جب انھیں مالداروں اور صاحب ثروت کے کروڑوں کے چندے سے حکومتیں بنتی بگڑتی ہیں تو ظاہر ہے کہ حکومت ان کی چندے کا شکرانہ بھی ادا کرتی ہے، کہیں ری بڑی زمینیں کوڑیوں کے بھاؤ دے دی جاتی ہے اور کہیں ایسے قوانین بنتے ہیں کہ ان کی جیبیں بھرنے کا سبب بنتے ہیں۔ غریب کی زبوں حالی کے لیے کوئی ٹھوس اقدام یا سستا انصاف فراہم کرنے، فنی تعلیم اور روزگاری کی فراہمی کے لیے ٹھوس اقدامات نہیں کیے جاتے۔ جس کی وجہ سے خودکشیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔۔

خودکشی کا فیصلہ یہ سوچ کر ہم نے کیا
کون کرتا زندگی کا موت سے اچھا علاج

منتخب آمریت کی ناقابلِ تسخیر دیوار میں ایک دراڑ

نوجوانوں نے راستہ دکھا دیا

رام پنیانی

کاکروچ جنتا پارٹی کی تشکیل اور جنتر منتر پر ہونے والے احتجاجی مظاہرے سے اب تقریباً سبھی واقف ہیں۔ نوجوانوں پر تشدد، وردی پوش پولیس اور مشتبہ عناصر کی لاٹھی چارج، پیلیٹ گنوں بلکہ اے کے-47 تک کا استعمال جمہوری اقدار کے سراسر منافی تھا۔ دوسری جانب احتجاج کا ایک اور رخ بھی تھا، جہاں نوجوان گیت گا رہے تھے، رقص کر رہے تھے، اجتماعی طور پر پوسٹر تیار کر رہے تھے، ہنس رہے تھے اور خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ منظر کارل مارکس کے اس مشہور قول کی یاد دلاتا تھا کہ انقلاب عوام کا تہوار ہوتا ہے، اگرچہ جنتر منتر اور ملک بھر میں ہونے والے دیگر احتجاجوں کی نوعیت اور حالات اس سے مختلف تھے۔

عوام کی جائز آوازوں کے تئیں مسلسل بے حس رہنے والی آمرانہ حکومت آخرکار کافی عرصے بعد جھکنے پر مجبور ہوئی، کیونکہ احتجاج کی لہر ایک شہر سے دوسرے شہر تک پھیلتی جا رہی تھی۔ حکومت کے آمرانہ رویے سے پیدا ہونے والا خوف آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا۔ اس سے قبل ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہی حکومت بارہ ماہ سے زیادہ عرصے تک جاری رہنے والی کسان تحریک کے سامنے بھی بے پرواہ رہی اور صرف انتخابات قریب آنے پر اپنے فیصلے واپس لیے۔ اسی حکومت نے شاہین باغ تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لیے شرپسند عناصر کی حوصلہ افزائی کی، جبکہ امتحانی پرچوں کے لیک ہونے کے خلاف طویل عرصے سے اٹھنے والی آوازوں کو بھی مکمل طور پر نظرانداز کیا گیا۔ اس مرتبہ صورتِ حال مختلف تھی۔ حکومت نے ابتدا میں احتجاج کو نظرانداز کرنے کی کوشش کی، مگر ایسا ممکن نہ ہوسکا اور اسے مظاہرین کے مطالبات تسلیم کرنا پڑے۔ ان مطالبات میں سب سے اہم وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ تھا۔ ان کی جگہ پر ہلاد جوشی کو وزیر بنایا گیا، جن کا تعلق بھی آر ایس ایس کے پس منظر سے ہے۔ مصنف کے مطابق ان کی شخصیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بلقیس بانو کے مجرموں کی رہائی کی حمایت کی تھی۔

امتحانی پرچوں کے لیک ہونے کے معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ اس میں ایسے افراد کو بھی شامل کیا گیا ہے جو، پرینکا گاندھی کے مطابق، گائے کے پیشاب پر تحقیق میں مہارت رکھتے ہیں، جبکہ کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں تعلیمی نظام کی بنیادی الف سے ی تک واقفیت بھی نہیں۔

اس وقت اگرچہ طلبہ رہنما اس بات کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں کہ حکومت اپنی تحریری یقین دہانی پر عمل کرے، لیکن اس طلبہ تحریک کی ”کامیابی“ کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ تحریک نہ تو 1968ء کی فرانس کی طلبہ تحریک کے ہم پلہ ہے اور نہ ہی ہمارے پڑوسی ممالک سری لنکا، بنگلہ دیش یا نیپال میں رونما ہونے والی عوامی تحریکوں جیسی۔ اس کے باوجود اس نے بی جے پی کے آئی ٹی سیل کی جانب سے قائم کیے گئے تاثر کو بدلنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح ”گودی میڈیا“، آر ایس ایس کی شاخوں، اس کے زیرِ انتظام سیکڑوں اسکولوں اور دیگر ذیلی تنظیموں کے ذریعے برسوں سے پھیلائے جانے والے زبانی پروپیگنڈے کے اثرات بھی اس تحریک سے متاثر ہوئے ہیں۔ حکومت کے خلاف بے خوف ہو کر آواز بلند کرنے کا جذبہ، جو کمزور پڑ گیا تھا، اب آہستہ آہستہ واپس آتا دکھائی دے رہا ہے۔

اگرچہ ”کاکروچ جنتا پارٹی“ اور اس کے رہنما ابھجیت دیپکے نے اس احتجاج کو ایک محرک فراہم کیا، لیکن اس کی بنیاد کئی برسوں سے تیار ہو رہی تھی۔ بڑھتی ہوئی بے روزگاری، مہنگائی اور عوامی محرومی وہ عوامل تھے جن پر یہ پوری تحریک استوار ہوئی۔ اظہارِ رائے کی آزادی، مذہبی آزادی، بھوک اور خوشی کے عالمی اشاریوں میں ہندوستان کی گرتی ہوئی درجہ بندی کو اگرچہ برسرِ اقتدار حکومت مسترد کرتی رہی، لیکن حقیقت میں یہ اشاریے معاشرتی حالات کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال کی عکاسی کرتے ہیں۔

مرکزی دھارے کا میڈیا اب حکمرانوں کی مدح سرائی اور اپوزیشن پر تنقید کو اپنا بنیادی کردار بنا چکا ہے۔ صحافت کے اس چوتھے ستون کی زوال پذیری اس وقت واضح ہوئی جب ”گودی میڈیا“ کے ایک صحافی کو عوام کی جانب سے ہوٹنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ ایسا ہونا مناسب نہیں تھا، لیکن اس واقعے سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کی نظر میں ”گودی میڈیا“ کی کیا ساکھ رہ گئی ہے، کیونکہ اس نے غیر جانب دار صحافت کا کردار چھوڑ کر حکمرانوں کے آلۂ کار کا روپ اختیار کر لیا ہے۔ اس احتجاج میں نوجوانوں کا جوش، جذبہ اور حوصلہ نمایاں طور پر سامنے آیا، اور یہ منظر نہایت حوصلہ افزا تھا، کیونکہ وہ جمہوری آزادیوں پر عائد پابندیوں کو توڑنے کی کوشش کرتے دکھائی دیے۔

کیا اس تحریک نے اپنے تمام مقاصد حاصل کر لیے ہیں؟ اس کا جواب اس بات پر منحصر ہے کہ ہم ”کامیابی“ کو کس زاویے سے دیکھتے ہیں۔ وزیرِ تعلیم کی تبدیلی اگرچہ ”غیر حیاتیاتی“ (نان بایولوجیکل) شخصیت کے غرور کو توڑنے کے اعتبار سے ایک اہم پیش رفت ہے، لیکن اس سے بنیادی حالات میں زیادہ فرق نہیں پڑے گا، کیونکہ ایک کی جگہ دوسرا ویسا ہی شخص آ گیا ہے۔ امتحانی پرچوں کے لیک ہونے کی اصل وجہ اور معاشرے میں موجود بدعنوانی کا خاتمہ اب بھی نہیں ہوا۔ بدعنوانی پر قابو صرف اسی صورت میں پایا جاسکتا ہے جب نظام کو زیادہ شفاف بنایا جائے اور اسے سماجی احتساب کے لیے کھولا جائے۔ اگرچہ آر ایس ایس نے بدعنوانی کے مسئلے پر انا ہزارے کی تحریک کی منصوبہ بندی کی، جس کے نتیجے میں عام آدمی پارٹی وجود میں آئی اور کانگریس کو کمزور کیا گیا، لیکن این ڈی اے حکومت نے خود بدعنوانی کے خاتمے کے لیے کوئی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا۔ بدعنوانی حکومت کی ترجیحات میں کبھی شامل ہی نہیں رہی۔ سڑکوں اور پلوں پر بھاری سرمایہ کاری بھی جلد بے اثر ثابت ہوئی، کیونکہ مصنف کے مطابق بی جے پی کے دور میں تعمیر ہونے والے ان منصوبوں میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی موجود تھی۔

یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ اس تحریک کی کامیابی، خواہ جس حد تک بھی ہو، اس کی زمین راہل گاندھی کی متعدد عوامی ملاقاتوں نے بھی ہموار کی، جن میں انہوں نے حکومت کے سماجی مسائل کے تئیں بے حسی کو بے نقاب کیا۔ تاہم یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہوگا کہ آر ایس ایس اور بی جے پی کی پیدا کردہ فرقہ وارانہ تقسیم جولائی کے جنتر منتر دھرنے کے بعد کمزور ہوئی ہے یا نہیں۔ اس پورے معاملے کو وسیع تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے نظام میں کن خرابیوں نے جڑ پکڑ لی ہے۔ یہ بھی ایک اہم سوال ہے کہ کیا یہ تحریک طویل مدت میں انتخابی سیاست سے خود کو الگ رکھتے ہوئے فرقہ پرست قوتوں کے بنیادی مسئلے کو اپنا موضوع بنا سکے گی، جو ملک کے امن اور ترقی کے قومی ایجنڈے کو پٹڑی سے اتار رہی ہیں۔

تحریکِ آزادی نے جس ”تصورِ ہند“ کو پیش کیا تھا اور جسے ہمارے آئین میں مجسم کیا گیا، اسے بڑی چالاکی سے پسِ پشت ڈال کر ملک کو ”ہندو راشٹر“ کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ قوم کی تعمیر کے مسائل کی جگہ مساجد اور جامعات کو منہدم کرنے جیسے معاملات کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ ریاستی اداروں میں بتدریج ایسے افراد کا اثر ورسوخ بڑھتا جا رہا ہے جنہوں نے آر ایس ایس کی شاخاؤں میں تقسیم پیدا کرنے والی تربیت حاصل کی ہے یا جو گودی میڈیا اور سوشل میڈیا، جسے عام طور پر واٹس ایپ یونیورسٹی کہا جاتا ہے، کے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں۔

یہ دھرنا تازہ ہوا کے خوشگوار جھونکے کی مانند تھا، لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کا سفر جاری رہے تاکہ ہم اپنی شناخت ہندو یا مسلمان کے بجائے ہندوستانی شہری کی حیثیت سے دوبارہ قائم کر سکیں۔ یہ ملک تمام عوام کا ہے، جبکہ فرقہ وارانہ سیاست منوسمرتی کی بنیاد پر ”ہندو راشٹر“ کے قیام پر زور دیتی ہے۔ اس پورے منصوبے کا مقصد برہمن وادی اقدار کو مسلط کرنا اور مسلمانوں، عیسائیوں، آدی واسیوں، دلتوں، مزدوروں اور خواتین کو دوسرے درجے کا شہری بنا دینا ہے۔ اس دھرنے سے پیدا ہونے والی مثبت فضا یقیناً خوش آئند ہے اور اس نے امید کی ایک نئی کرن پیدا کی ہے، لیکن یہ سمجھ لینا کہ اس نے اپنے تمام مقاصد حاصل کر لیے ہیں، خودفریبی ہوگی۔ جب تک فرقہ پرست قوتوں کو محدود یا شکست نہیں دی جاتی، موجودہ حکمران نظام کی جانب سے ایک کے بعد ایک ناانصافی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ہم ان نوجوانوں اور طلبہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی ہمارے آئین پر ہونے والے بالواسطہ حملوں جیسے بڑے چیلنجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

☆☆☆

صحت مند بینک کا مطلب صحت مند گھریلو معیشت قطعی نہیں

اجیت رانا ڈے

’ریزرو بینک آف انڈیا‘ (آر بی آئی) کی تازہ ترین مالی استحکام رپورٹ بینکوں اور غیر بینکاری مالیاتی کمپنیوں کی صحت کے بارے میں اطمینان بخش تصویر پیش کرتی ہے۔ لیکن ان کے خوردہ صارفین کی مالی صحت کے بارے میں یہ رپورٹ اتنی اطمینان بخش نہیں ہے۔ ستمبر 2025 تک ہندوستان کا گھریلو قرض جی ڈی پی کے 45.5 فیصد تک پہنچ چکا تھا، جو اس کی سابقہ بلند ترین سطح کے قریب تھا، اور دسمبر 2025 تک بڑھ کر 47.8 فیصد کی نئی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ بین الاقوامی معیار کے لحاظ سے یہ غیر معمولی طور پر زیادہ نہ بھی ہو، لیکن سرخیوں کے نیچے موجود تفصیلات میں تناؤ کے آثار موجود ہیں، جن کا انکشاف قرضوں کے مقصد، قرض لینے والوں کی نوعیت اور قرض حاصل کرنے کے لیے ان کی جانب سے رہن (گروی) رکھی جانے والی چیزوں سے ہوتا ہے۔

غیر رہائشی خوردہ (ریٹیل) قرض اب گھریلو قرض کا 58.4 فیصد ہے۔ گھریلو قرض کا تقریباً نصف حصہ استعمال کی خاطر لیے گئے قرض کے طور پر درجہ بند ہے، جو اثاثہ سازی یا پیداواری سرگرمی سے مختلف ہے۔ ہاؤسنگ لون ایک اثاثہ بناتا ہے، جبکہ کاروباری قرض آمدنی کا ایک ذریعہ پیدا کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ تعلیمی قرض بھی مستقبل کی آمدنی پیدا کرتا ہے۔ لیکن راشن یا طبی اخراجات یا پہلے لیے گئے قرض کی ادائیگی کے لیے استعمال ہونے والا ذاتی قرض مذکورہ بالا میں سے کچھ بھی نہیں کرتا۔

تناؤ کی تقسیم اس سے بھی کچھ زیادہ انکشاف کرتی ہے۔ آر بی آئی کی 10 بڑے بینکوں پر کی گئی تحقیق کے مطابق، جس میں اس طرح کی قرض دہی کا تقریباً 90 فیصد حصہ شامل ہے، جن لوگوں کی سالانہ آمدنی 10 لاکھ روپے سے کم ہے، وہ قرضوں کی فراہمی کے تقریباً تین چوتھائی حصے کے ذمہ دار تھے۔ دسمبر 2025 میں نئے غیر فعال قرضوں کا 78 فیصد بھی انہی کے حصے میں آیا۔ یہ گھریلو قرض کے بحران کا پیش خیمہ ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ کارپوریٹ قرض اچھی کارکردگی دکھا رہے ہیں، جس کی وجہ سے مجموعی طور پر این پی اے کا تناسب کافی کم ہے۔ لیکن این پی اے کے کم تناسب میں اس حقیقت کو نہیں چھپانا چاہیے کہ باقی ماندہ تناؤ بڑی حد تک انہی لوگوں میں مرکوز ہے جن میں اسے برداشت کرنے کی سب سے کم صلاحیت ہے۔ مائیکرو فائنانس کریڈٹ میں اس سال جنوری تک مسلسل 7 سہ ماہیوں تک کمی آئی۔ قرض لینے والوں کی تعداد میں مزید 22.7 لاکھ کی کمی ہوئی۔ مائیکرو فائنانس قرض میں کمی اس لیے نہیں آئی کہ غریب گھرانوں کو قرض کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ ریگولیٹری کارروائی کے نتیجے میں ہوئی۔ تیزی سے قرض دینے، ایک سے زیادہ قرض لینے اور بڑھتے ہوئے قرض نادہندگی کے ایک مرحلے کی وجہ سے مائیکرو فائنانس صنعت نے اپنے لیے حفاظتی اصول نافذ کیے۔ بالآخر ایک قرض لینے والے کو مائیکرو فائنانس قرض دینے والے اداروں کی قابل اجازت تعداد گھٹا کر 3 کر دی گئی۔ مائیکرو فائنانس اور غیر محفوظ خوردہ قرض کی مجموعی حد 2 لاکھ روپے مقرر کر دی گئی اور ایسے قرض لینے والوں کو قرض دینا ممنوع قرار دیا گیا جن کی ادائیگیاں 60 دن سے زیادہ عرصے سے واجب الادا ہوں۔ بینکوں نے بھی اپنے مائیکرو فائنانس پورٹ فولیو میں نمایاں کمی کی۔ مائیکرو فائنانس کے لیے یہ دو انتہائی مشکل سال تھے۔

چنانچہ قرض کی طلب سونے کے قرضوں کی طرف منتقل ہو گئی۔ مارچ 2024 سے سونے کے قرضوں میں سالانہ مجموعی شرح نمو 42.4 فیصد رہی ہے، جو مجموعی غیر رہائشی خوردہ قرض کی رفتار سے تقریباً دوگنی ہے۔ آر بی آئی نے پایا ہے کہ اس اضافے کا بڑا حصہ موجودہ صارفین کی جانب سے سونے کی بلند قیمتوں کا فائدہ اٹھا کر زیادہ بڑے قرض حاصل کرنے اور سابقہ قرض کو آگے بڑھانے سے آیا ہے۔ آر بی آئی 2.5 لاکھ روپے تک کے استعمال کے قرضوں کے لیے قرض سے قدر کا تناسب (ایل ٹی وی) 85 فیصد کی اجازت دیتا ہے۔ چھوٹے قرضوں کے لیے یہ زیادہ حد انتہائی غریب لوگوں کے لیے قرض تک رسائی بہتر بنانے کے مقصد سے مقرر کی گئی تھی۔ لیکن 85 فیصد ایل ٹی وی سونے کی قیمتوں میں کمی کی صورت میں تحفظ کا معمولی سا مارجن چھوڑتا ہے۔ آر بی آئی نے پہلے ہی سونے کی قدر کے تعین، نگرانی، نیلامی اور ایل ٹی وی کے اصولوں کی پابندی میں بے ضابطگیاں پائی تھیں، جس کے نتیجے میں مزید سخت ہدایات جاری کی گئیں۔

رہن رکھی ہوئی ضمانت کی وجہ سے سونے کا قرض غیر محفوظ مائیکرو فائنانس یا ذاتی قرض کے مقابلے میں قرض دینے والے کے لیے زیادہ محفوظ ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ یہ خاندان کے لیے بھی زیادہ محفوظ ہو۔ قرض کی ادائیگی میں ناکامی کی صورت میں قرض دینے والا زیورات کی نیلامی کر سکتا ہے۔ اس طرح بینکاری نظام بہتر اثاثہ معیار رپورٹ کر سکتا ہے کیونکہ خطرہ قرض لینے والے کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ سونا اکثر خاندان کا آخری ہنگامی ذخیرہ ہوتا ہے۔ پہلے لیے گئے قرضوں کی ادائیگی کے لیے اسے بار بار نقد میں تبدیل کرنا مالیاتی گہرائی نہیں ہے۔ یہ رسمی قرض کے لباس میں مالی پریشانی ہو سکتی ہے۔ یہ اکثر حالات سے نمٹنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔

شواہد واضح طور پر غیر محفوظ ذاتی قرضوں کی جگہ سونے کے قرضوں کے کچھ حد تک استعمال کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ مائیکرو فائنانس قرضوں کی جگہ بھی کسی حد تک سونے کے قرض لے رہے ہوں۔ قرض واجبات ہیں، جبکہ بچت اثاثے ہیں۔ مجموعی قومی قابل تصرف آمدنی کے تناسب سے خالص گھریلو مالی بچت 2022-23 میں کم ہو کر 5.2 فیصد رہ گئی تھی، جو کئی دہائیوں کی کم ترین سطح تھی۔ اب یہ 2024-25 میں بڑھ کر 7 فیصد ہو گئی ہے، جس کی بنیادی وجہ نئی مالی ذمہ داریوں میں کمی ہے۔ مجموعی مالی بچت 11.8 فیصد ہے۔

قرض لینے میں تیزی سے اضافہ خالص مالی بچت کو کم کر رہا ہے۔ 11 فیصد سے 5.2 فیصد تک کی سابقہ گراوٹ کورونا وبا کے بعد کی اصلاح تھی اور مجموعی طور پر یہ غربت میں اضافے کی علامت نہیں تھی۔ لیکن اب یہ واضح ہے کہ کم آمدنی والے قرض لینے والے اخراجات یا دوبارہ مالیاتی بندوبست کیے گئے پرانے قرض کی ایک قسط ادا کرنے کے لیے تیزی سے نئے قرض استعمال کر رہے ہیں۔

کیا خواتین کو نقد رقم کی منتقلی کم بچت کا باعث بنتی ہے؟ یہ منتقلی 15 ریاستوں میں 12 کروڑ خواتین تک پہنچتی ہے۔ منتقلی سے گھرانے کی قابل تصرف آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے، فلاح وبہبود اور مالی شمولیت بہتر ہوتی ہے۔ منتقلی عموماً صارفیت (خوراک، صحت کی دیکھ بھال یا بچوں کی ضروریات) پر خرچ ہوتی ہے۔ یہ اتنی ہی آسانی سے زیادہ خرچ والے قرض پر انحصار کو کم کر سکتی ہے۔ لیکن اس بات کا امکان کم ہے کہ کم آمدنی والے گھرانوں کی خالص بچت میں کمی کی ذمہ دار یہ منتقلیاں ہیں۔ ابھرتے ہوئے معاشی خطرے کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ قرض سے مالی اعانت حاصل کرنے والی صارفیت آج طلب کو سہارا دیتی ہے، لیکن قرض کی ادائیگی کل کی صارفیت کو کم کرتی ہے۔ مالی بچت میں کمی سے سرمایہ کاری، بینک ڈپازٹس اور مالی خسارے کی فنڈنگ کے لیے دستیاب ملکی وسائل کا حجم کم ہو جاتا ہے۔ سونے کی قیمتوں میں اصلاح ایک ہی وقت میں ضمانت کو کمزور کر سکتی ہے اور ان قرض لینے والوں کو بے نقاب کر سکتی ہے جنہوں نے بار بار اپنے قرضوں کی ازسرنو مالی اعانت کی ہے۔ چونکہ تناؤ کم آمدنی والے گھرانوں میں مرکوز ہے، اس لیے یہ عدم مساوات کے اثرات کو بھی وسیع کر سکتا ہے۔

اس کا حل کمزور گھرانوں کو رسمی قرض سے باہر کرنا نہیں ہے۔ مناسب ضابطہ کاری، فعال کریڈٹ بیوروز جو قرض لینے والے کی مجموعی قرض داری کے بارے میں حقیقی وقت کی معلومات فراہم کریں، اور قرض دہندگان کی جانب سے مائیکرو فائنانس، ذاتی اور سونے کے قرضوں میں ادائیگی کی صلاحیت کا جائزہ مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ سونے کے قرضوں کی بار بار تجدید کو محدود کیا جانا چاہیے۔ مالی مشکلات کا شکار قرض لینے والوں کو قابل اعتماد مشورہ اور قرض کی تنظیم نو کے اختیارات کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ تمام اقدامات صرف علامات کو قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً قرض معافی بھی پائیدار حل نہیں ہے۔ یہ بوجھ ٹیکس دہندگان پر منتقل کرتی ہے، قرض کی واپسی کے نظم وضبط کو کمزور کرتی ہے اور گھرانوں کی آمدنی کی بنیادی کمزوری کو دور کرنے کے لیے کچھ نہیں کرتی۔

گھریلو قرض کے حد سے زیادہ بوجھ سے نجات بڑی حد تک مالیاتی اور قرض پالیسی کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ اس کے لیے حقیقی اجرتوں میں تیز تر اضافہ، زیادہ محفوظ روزگار، صحت اور تعلیم پر جیب سے ہونے والے اخراجات میں کمی اور اچانک آمدنی کے جھٹکوں سے مضبوط تحفظ کی ضرورت ہے۔ قرض آمدنی اور اخراجات کے درمیان عارضی خلا کو پُر کر سکتا ہے، یہ آمدنی کا متبادل نہیں ہو سکتا۔ جب گھرانوں کو معمول کی صارفیت برقرار رکھنے یا پہلے لیے گئے قرضوں کی ادائیگی کے لیے بار بار قرض لینا پڑے تو مالی شمولیت مالی کمزوری کو چھپانے لگتی ہے۔ جب کمزور قرض لینے والے اپنی آخری مالی بچت رہن رکھ رہے ہوں اور بینکوں کی بیلنس شیٹس صحت مند نظر آ رہی ہوں تو یہ صحت مند علامت نہیں ہے۔☆

(مضمون نگار اجیت رانا ڈے ایک معروف ماہر معاشیات ہیں، ان کا کا یہ مضمون پہلے ’دی بلین پریس‘ میں شائع ہو چکا ہے)

کاکروچ احتجاج، ’کون جانے کس گھڑی وقت کا بدلے مزاج‘

رشید پروین سوپور

تاریخ گواہ ہے کہ کبھی کبھی بہت ہی شاندار، جاندار مظبوط اور مستحکم تہذیبیں اور ممالک آناً فاناً معمولی وجوہات یا زلزلوں کے جھٹکوں سے ایسے بھی زمین بوس ہو چکی ہیں کہ صرف آنے والے زمانوں کے لئے عبرت نشان ہی بن کر رہ گئیں، یا یوں کہ ایک حقیر سی اور معمولی چنگاری نے شاہی محلات کو راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل کیا ہے، انسانی عقل ان کے مٹنے اور اور بالکل مختصر سی مدت میں ان کے زمین بوس ہونے کی وجوہات پر اب تک حیران و پریشان ہے، لیکن یہ ”وقت“ ہے، ’زمانہ‘ ہے، جو اپنی تسبیح روز وشب کا احتساب کرتا رہتا ہے، بہر حال اللہ ہی کے منصوبے بہتر اور کارگر ہوتے ہیں،،، اب تک کاکروچ جنتا پارٹی کی کامیابی پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اس لئے، بس مختصر یہ کہ کاکروچ جنتا پارٹی کا آغاز ۱۵ مئی ۲۰۲۶ کو اس ایک لمحے میں ہوا جب جج سوریا کانت نے ایک طنزیہ ریمارک میں بے روزگار نوجوانوں کو کاکروچ اور پیراسٹیز (پرجیوی) سے تشبیہ دی، ۱۶ مئی کو اس طنز اور تضحیک کے ردعمل میں ابھجیت دیپکے نے اس طنز کو اپنے گلے کا ہار بنا کر نوجوانوں اور بے روزگاروں کو سوشل میڈیا پر مجتمع ہونے کی پریرنا دی، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ محظ کئی دنوں میں اس پارٹی کے ممبران کی تعداد کروڑوں میں پہنچی، اس کی یہ تیز رفتاری دراصل حالیہ پیپر لیک اور امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف ایک آندھی اور طوفان تھا جس نے اپنے سامنے ہر آنے والی چیز اور رکاوٹ کو اپنے ساتھ بہا کر لیا، چونکہ امتحانی بے ضابطگیوں اور پیپر لیکس اس سے پہلے بھی ہوتے رہے تھے اور گزشتہ برسوں سے مقابلے کے امتحانات میں مسلسل بحران پیدا ہوتا رہا جس کی وجہ سے لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل نہ صرف تاریک ہوتا گیا بلکہ ان کی ذہنی کیفیت بھی متاثر ہوتی رہی جس کے ردعمل میں اس بار کئی نوجوانوں نے اپنی زندگیوں کا خاتمہ ہی کیا، یہ ایک اچھے اور ترقی پذیر یا ترقی یافتہ معاشرے کی دلیل نہیں بنتی جس کا ڈھول چوبیس گھنٹے بجایا جا رہا، ۔آپ کو یاد ہوگا کہ نیٹ سے پہلے ہر ریاست اپنا ایک داخلہ امتحان منعقد کرتی تھی جس سے لاکھوں طلبا اس شدید دباو اور ذہنی تناو سے مبرا رہتے تھے، لیکن موجودہ حکومت کی ہر معاملے میں ایک مخصوص پالیسی ہے کہ تمام ادارے، شعبہ جات اور ان کے جسم وجان پر سرکار کی گرفت نہ صرف مظبوط ہو بلکہ ان کے درو دیوار بھی ایک ہی رنگ میں رنگے نظر آئیں، ظاہر ہے کہ یہ پالیسی ہر لحاظ سے معاشرے اور وطن کے لئے سمِ قاتل ہی ثابت ہوگی، (پی ایس سی اور این ٹی اے) جیسے اداروں کی سرپرستی اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں، حضرت علیؑ کا قول ہے کہ ”کفر کے معاشرے چل سکتے ہیں لیکن ظلم و جبر کے معاشرے نہیں چل سکتے، ایسا لگتا تھا کہ موجودہ سرکار جس طرح ہر مسلئے کو نظر انداز کر کے اپنے اور اپنے حواریوں کے مفادات کی رکھوالی میں کامیاب رہی ہے اس بات سے ان کے وہم وگمان میں بھی یہ نہیں رہا ہوگا کہ صرف کئی دنوں میں ان کے مظبوط درو دیوار ہل جائیں گے ۔ کیونکہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سرکار، بڑی مستحکم اور مظبوط ہے،، اسی سوچ وفکر نے سرکار کو بہت سارے عوامی مسائل سے نہ صرف غافل کر رکھا ہے بلکہ کئی ایسے کلچر جنم لے چکے ہیں، جو ظلم اور جبر کے معاشروں کی زینت اور حسن بنتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے اس تحریک نے سارے بھارت کو اپنی لپیٹ میں لیا، اور طلبا کے والدین اور مثبت سوچ کے حامل لوگ بڑی تیز رفتاری سے اس تحریک کے ساتھ جڑ گئے جنہوں نے جنتر منتر کو اپنا احتجاجی مسکن بنا کر اپنے عزائم کا اظہار کیا، اس دوران اپنے وہی پرانے اور آزمائے ہوئے فرسودہ طریقِ کار، طاقت کے استعمال کو بروئے کار لایا گیا، ڈنڈے، لاٹھی چارج، آنسو گیس اور باخبر ذرائع کے مطابق پیلٹ گنوں کا استعمال،، لیکن نوجوان موت وحیات سے بے نیاز جب ڈٹ جاتے ہیں تو ہمالیائی عزم سے ڈٹ جاتے ہیں، اور جس رفتار سے یہ تحریک ملک کے کونے کونے میں سرائیت کر گئی اس نے دیر سے ہی سہی، موجودہ سرکار کو گھٹنوں کے بل گرا کر ہی دم لیا، اور یہ بڑی اچھی بات ہے کہ ارباب اقتدار، اور امیت شاہ نے عقل کے ناخن لے کر طلبہ کے تمام مطالبات مان لئے، کچھ تاخیر سے ہی سہی لیکن ملک بھر کے طلبہ کے موڈ کا اندازہ کر کے ان کے سارے مطالبات تسلیم کئے گئے، ان مطالبات میں، وزیر تعلیم دھرمیندر کا استعفٰی، زخمی طلبا کے معاوضے اور احتجاجیوں پر تمام ایف آئی آر اور اس سلسلے میں گرفتار طلبہ کی رہائی کی مانگ تھی، یہ ایک تاریخ رقم ہوچکی ہے اور اس سے یہ نتائج بھی اخذ ہوتے ہیں کہ کوئی بھی سرکار کسی بھی صورت اور حالت میں ناقابل شکست نہیں ہوتی، اور اپنے ظلم وجبر اور ڈنڈوں اور گولیوں کے خوف میں اپنی رعایا کو بہت زیادہ دیر تک مبتلا نہیں رکھ سکتی، ۔اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی نے طلبا کے حق میں ۲۱ جولائی کو وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے باہر کانگریس کے دھرنے کی قیادت کی اور طلبا پر تشدد اور پیلٹ گنوں کے استعمال کرنے والوں کے خلاف کاروائی کا مطالبہ کیا، ، انہوں نے کہا ہے کہ درجنوں طلبا پیلٹ سے زخمی ہوئے ہیں، جو ایک مناسب اور انصاف پسندانہ مطالبہ ہے، ہماری پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی نے بھی اس طلبا تحریک کی نہ صرف حمائت کی ہے بلکہ ایک اچھی مثال قائم کر کے خود اس تحریک میں جنتر منتر پر پہنچ کر شامل ہوئی، بظاہر ان کی یہ شمولیت سراہی جاسکتی ہے ہمیں ان کی سیاسی پینترے بازی سے کوئی لینا دینا نہیں لیکن اس سے عام کشمیری لوگوں اور طلبا کے زخم نئے سرے سے ہرے ہوئے ہیں اور یقینی طور پر ان زخموں سے عوام کراہ کر رہ گئے،، محبوبہ جی نے ۲۰ جولائی کو دلی پولیس اور ریپڈ فورس کے جنتر منتر پر تشدد کی نندا کی ہے، اس سے ظلم اور بربریت قرار دیا ہے، اور اس بربریت کے خلاف آواز اٹھائی ہے، اس اظہار ہمدردی نے ہمیں پھر ایک بار ماضی قریب یعنی ۲۰۱۶ کے ان خونین واقعات کے کرب میں مبتلا کیا ہے جب برہان وانی کی ہلاکت کے بعد پوری وادی احتجاج میں ڈوب گئی تھی، اور مظاہرین پر پیلٹ گنوں کا بے دریغ استعمال کیا گیا تھا جن میں ہزاروں نوجوان زخمی ہوئے ،درجنوں اپنی آنکھوں کی بینائی سے محروم ہوئے اور ہلاکتوں کی تعداد سو سے اوپر پہنچ گئی تھی،، محبوبہ جی اس وقت اقتدار میں تھی،، اس لئے ان طلبا اور نوجوانوں پر بربریت اور ظلم وستم، کوئی قابل مذمت بات نہیں تھی کیونکہ وہ خود اقتدار کی کرسی پر براجمان تھی ،، عجیب طرح کے پیمانے ہیں، ایک جیسی بربریت اور ہلاکتوں پر آپ کے دو نقطہ نگاہ کیسے ہوسکتے ہیں؟، دلی میں ہماری طرح کے سینکڑوں خونین واقعات کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہوسکتا اور ہونا بھی نہیں چاہئے لیکن، آپ اس دھرتی کے باشندوں کو جانوروں کی مانند ذبح کرتے رہے ہیں،،، اس کے ساتھ ہی ہمارے اب کے معصوم سے، سادہ سے، صورت والے عمر عبداللہ کا کارنامہ بھی اس سے کچھ کم نہیں، وہ اگر چہ دلی نہیں پہنچ سکے لیکن ان کے الفاظ بھی لگ بھگ وہی تھے جو دلی دربار تک پہنچے ہوں گے، کہ ہم اس بربریت اور تشدد کی مذمت کرتے ہیں اور طلبا کی حمایت کرتے ہیں، کشمیری سیاست کی سب سے بڑی اور سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ یہاں اقتدار میں آ کر سارے اصول اور انصاف کے پیمانے بدل جاتے ہیں، عمر کے دور میں شوپیاں نند بھابھی کا ریپ اور مرڈر ہوا، پھر ۱۱ جون ایک نوعمر طالب علم طفیل احمد متو کے سر کو سیکورٹی فورسز نے ٹیر گیس شل کا نشانہ بنایا ، اس بربریت کے خلاف رگڑو تحریک کی شروعات ہوئی جو کئی مہینوں پر محیط رہی، اس تحریک کے علمبردار بھی کالج اور سکولوں کے نوعمر بچے تھے، پیلٹ گنوں کے استعمال سے اس تحریک میں بھی سو سے زیادہ طلبا اور عام شہری ہلاک ہوئے اور ایک رپورٹ کے مطابق ۱۵۰۰ سے زیادہ طلبا نہ صرف زخمی ہوئے بلکہ ان میں ایک بہت بڑی تعداد آنکھوں کی بینائی سے ہی محروم ہوئی لیکن عمر عبداللہ نے نہ اس وقت اور نہ اس کے بعد اب تک کبھی اس بربریت کے بارے میں ایک لفظ تک اپنی زباں سے نہیں نکالا، ۔ یہ لوگ کہاں اور کیسے اپنے گھروں کو اندھیروں میں ڈھکیل کر کہیں اور گھی کے چراغ جلانے جاتے ہیں،،، اور اپنے لوگوں پر ڈھائے ظلم وستم نہ کبھی یاد کرتے ہیں اور نہ کبھی ان پر اظہار افسوس کرتے ہیں، کیونکہ یہاں انہیں صرف اقتدار کی فکر رہتی ہے جو صرف اور صرف آقا کے سامنے سربسجود رہنے سے حاصل ہوسکتا ہے، اقتدار کی ہوس اور اقتدار پر براجمان رہنے کی خاطر یہ ہر ظلم وستم اور ہر بربریت نہ صرف ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرتے ہیں بلکہ اس کے لئے نئی نئی تاویلیں تراشتے رہتے ہیں، اور دوسروں کے مظالم بھی خوشی خوشی اپنے سر ڈال دیتے ہیں اور اپنے کھاتوں میں درج کر کے آقا کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوششیں کرتے ہیں، پُرامن احتجاج کو دلی پہنچ کر جمہوریت کی آن بان اور شان کہتے ہیں اور اس طرح کشمیری طلبا اور عوام کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہیں ،،، بہر حال کشمیر نے اس طرح کے سینکڑوں واقعات دیکھے اور سہے ہیں جو اس دور کی تاریخ میں بہر حال رقم ہیں، اس خاموشی اور مجرمانہ سوچ کا نتیجہ اس کے سوا کیا ہوسکتا تھا، کہ تم لوگوں کے سروں پر لے دے کہ پروقار اور احترام والی دستار کے بدلے اب مسخروں اور بھانڈوں کی دستاریں بندھی ہوئی ملتی ہیں، جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اب یہی لوگ مسخروں کی طرح دلی پہنچ کر اس ریاست کے لئے سٹیٹ ہڈ چاہتے ہیں جو ماضی قریب میں ایک مہاراجائی اور خود مختار ریاست تھی،، جس سے ان لوگوں نے خود گنوایا اور اگر اب سٹیٹ ہڈ مل بھی جائے تو کیا؟ کیا تم لوگ اب (پری ترپن) کا تصور کر سکتے ہو؟ کیا تمہاری حثیت بھارت کے کسی دوسرے چیف منسٹر کے برابر ہو سکتی ہے،؟ یہاں کے چیف منسٹروں کے ہاتھوں میں تو پہلے ہی سے آئین کی زنجیریں ڈالی جا چکی ہیں، تم لوگ تو دوسرے چیف منسٹروں کی دستاروں کی بلندی کو سر اٹھا کے بھی نہیں دیکھ پاتے، اور یہ سب تمہاری اس خاموشی اور اقتدار کی ہوس کا نتیجہ ہے جس کے لئے تم نے نہ کبھی خود زباں کھولی اور نہ کسی دوسرے شخص کو زباں کھولنے کی اجازت دی،،، نہ خود احتجاج کیا نہ اقتدار کی کرسی سے ایک لمحے کے لئے جدا ہونے کا تصور کیا،، اب نہ وہ زمانے ہیں اور نہ وقت کا مزاج تمہارے موافق ہے،، دلی اور بھارت کے دوسرے حصوں کا احتجاج ایک اور بات ہے اور تم لوگوں کی وجہ سے یہاں کا پُرامن احتجاج ممنوع، دہشت گردی اور پیلٹ گنوں کا مستحق ٹھہرتا ہے،، اس وقت جو ہے اس پر صبر کرو کیونکہ اقتدار کے لئے تم صبر کرنا جانتے ہو،،،، افسوس کہ تم کبھی اپنے ماضی کو کھنگالتے نہیں، جس کے آئینے میں کبھی تم اپنے اصل چہروں کو دیکھ لیتے،،!

rashid.parveen48@gmail.com

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

علامہ مفتی عبدالقدوس اشرفی مصباحی سہرساوی: حیات اور کارنامے

مفتی محمد کمال الدین اشرفی مصباحی

ان کا سایہ ایک تجلی ان کا نقش پا چراغ
وہ جدھر گزرے ادھر تجلی ہوتی گئی

عمدۃ السلف بقیۃ الخلف عالم ربانی مفتی لاثانی جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مفتی عبدالقدوس اشرفی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پرملال کی اندوہ ناک خبر سن کر قلب وجگر غم سے مضطرب ہوگیا، ،بلا شبہ آپ کا سانحہ ارتحال جماعت اہل سنت کے لیے ایک عظیم علمی المیہ نا قابل تلافی خسارہ اور ایک ایسا خلا ہے صدیوں تک جس کی کمی محسوس کی جائے گی-

پ کی وفات حسرت آیات سے علمی اور ادبی حلقوں کی پوری فضا سوگوار ہے،آپ کی رحلت کسی ایک ادارے خطے یا صوبے کا نقصان نہیں بلکہ پوری جماعت اہل سنت اور عالم اسلام کا مشترکہ علمی و دینی سانحہ ہے- جب ایک چراغ گل ہوتا ہے تو ایک گھر تاریکی میں ڈوب جاتا ہے لیکن جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو اس کی روشنی سے فیض یاب ہونے والی پوری دنیا ظلمت کی آغوش میں چلی جاتی ہے،ایک عالم دین کا وصال بھی اسی آفتاب علم کے غروب ہونے کے مترادف ہے- اسی حقیقت کے پیش نظر کہا گیا ہے کہ عالم کی موت درحقیقت ایک عالم کی موت ہوتی ہے

ہزاروں علماء کے استاد سیکڑوں مفتیان کرام کے مربی ،متعدد مدارس اسلامیہ کے سرمایہ افتخار اور انگنت داعیان اسلام کے سرپرست و رہنما کا ہم سب سے جدا ہو جانا یقینا جہان علم وفضل کے ایک درخشاں باب کے اختتام اور ایک عظیم مینارہ علم کے انہدام کے مترادف ہے آپ کی رحلت سے علمی اور فکری دنیا ایک ایسے آفتاب سے محروم ہوگئی ہے جس کی روشنی مدتوں تک اہل علم ودانش کے لیے مشعلِ بنی رہے گی

حضرت علامہ مفتی عبدالقدوس اشرفی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار جماعت اہل سنت کے نہایت معتمد، مستند، اور مرجع فتاوی مفتیان کرام میں ہوتا تھا، آپ معقولات ومنقولات پر گہری بصیرت رکھنے والے بلند پایہ فقیہ، زرف نگاہ محقق، باکمال محدث تھے، تدریس کے میدان میں آپ کو غیر معمولی مہارت حاصل تھی، طلباء کے اذہان وقلوب میں علمی نکات کو نہایت سہل، موثر اور دلنشین انداز میں راسخ کرنے کا ملکہ آپ کو حاصل تھا※ آپ ایک نہایت کامیاب ذی استعداد اور کہنہ مشق مدرس ومفتی کی حیثیت سے متعارف تھے۔

فروغ علم وادب، اشاعت علوم دینیہ اور تربیت رجال میں آپ کی خدمات نہایت نمایاں ،ہمہ گیر اور ناقابل فراموش ہیں- علمائے کرام ,ارباب افتا اور مشائخ عظام کو آپ کے علم وفضل، فقاہت، دیانت اور فقہ و فتوی میں کامل مہارت پر مکمل اعتماد واطمینان حاصل تھا، اور مشکل ولاینحل احکام ومسائل میں آپ ہی کی طرف رجوع ہوتا تھا-

زہد وتقوی، جود وسخا، مروت وشرافت، قناعت وتوکل ،ایفاے عہد وحسن معاملہ، نرم گوئی وخوش روئ تواضع وسادگی، صبر واستقامت، تصلب فی الدین ،اتباع شریعت وطریقت جیسے اصاف وکمالات میں آپ اپنی مثال آپ تھے -محب سادات اور سلسلہ اشرفیہ کے نقیب و ترجمان تھے، تمام خانقاہوں کے مشائخ طریقت سے عقیدت ومحبت رکھتے تھے، سلسلہ اشرفیہ کے مشائخ کرام سے گہرے روابط وتعلقات تھے، شہزادہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں تاج الاصفیا حضرت علامہ سید شاہ مصطفی اشرف رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت رکھتے تھے اور سیدی ومرشدی شیخ المشائخ اشرف الاولیاء سید شاہ محمد مجتبی اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے-

آپ نے اپنی پوری حیات مبارکہ علوم دینیہ کی ترویج واشاعت ،تدریس وتربیت، دعوت وتبلیغ اور اصلاح امت کے لیے وقف کر رکھی تھی ،آپ کی بافیض درسگاہ علم وحکمت سے بے شمار طلباء، علماء اور مفتیان کرام نے اکتساب فیض کیا اور دولت علم سے بہرہ ور ہوئے- تدریسی تبلیغی، فتوی نویسی اور تصنیفی میدانوں میں آپ نے جو گراں قدر اور تاریخ ساز خدمات انجام دیں وہ یقینا آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہیں-

،آپ کی حیات اور کارنامے کا اجمالی تعارف کچھ اس طرح ہے-

حضرت علامہ مفتی عبدالقدوس اشرفی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۲/ ذیقعدہ ۱۳۶۳ ہجری مطابق ۱۹۴٤ عیسوی میں ضلع مونگیر (موجودہ ضلع سہرسا) کے ایک چھوٹے سے گاؤں ہتھمنڈل میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے آبائی گاؤں کے مکتب سے فرمایا جہاں ناظرہ قرآن کریم کی تکمیل کے ساتھ اردو کی ابتدائی تعلیم حاصل کی، دارالعلوم اہل سنت مدرسہ قادریہ انوار العلوم سربیلا ضلع سہرسا میں عربی اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اور علمی ذوق وشوق کو مزید جلا بخشی اعلی تعلیم کے حصول کے لیے ۱۹۵۷ء میں برصغیر کا

عظیم دینی وعلمی مرکز جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا، مسلسل محنت غیر معمولی ذہانت اور علمی انہماک کے ساتھ تعلیم حاصل کی اور ۱۹٦٤ء میں دستار فضیلت سے نوازے گیے

جامعہ اشرفیہ میں آپ نے اپنے عہد کے نامور اکابر علماء ومشائخ سے کسب علم وفیض کیا- آپ کے ممتاز اساتذہ کرام میں حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، شیخ الادب حضرت علامہ محمد شفیع اعظمی، جامع معقول ومنقول حضرت علامہ حافظ عبدالروف بلیاوی بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی شیخ التجوید حضرت علامہ قاری یحیی مبارک پوری اشرف العلماء حضرت علامہ سید حامد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیھم الرحمۃ والرضوان کے اسمائے گرامی نمایاں طور پر شامل ہیں۔ جن کی عمدہ علمی تربیت نے آپ کی شخصیت میں نکھار پیدا کیا اور پ کو فقہ وحدیث اور دیگر علوم اسلامیہ میں ممتاز مقام عطا کیا-

جامعہ اشرفیہ میں آپ نے اپنے عہد کے نامور اکابر علماء و مشائخ سے کسب علم و فیض کیا- آپ کے ممتاز اساتذہ کرام میں حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، شیخ الادب حضرت علامہ محمد شفیع اعظمی ،جامع معقول و منقول حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی شیخ التجوید حضرت علامہ قاری یحیی مبارک پوری اشرف العلماء حضرت علامہ سید حامد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیھم الرحمۃ والرضوان کے اسمائے گرامی نمایاں طور پر شامل ھیں۔جن کی عمدہ علمی تربیت نے آپ کی شخصیت میں نکھار پیدا کیا اور پ کو فقہ و حدیث اور دیگر علوم اسلامیہ میں ممتاز مقام عطا کیا-

فراغت کے بعد آپ نے مختلف دینی اداروں میں تدریس وافتاء اور اشاعت علوم وفنون کی گراں قدر خدمات انجام دیں- مدرسہ فیض العلوم جمشید پور، انجمن اسلامیہ گورکھپور، دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور راجستھان، دارالعلوم قادریہ انوار العلوم سربیلا سہرسا الجامعۃ الجلالیہ العلائیہ الاشرفیہ ملحقہ مخدوم اشرف مشن پنڈوا شریف ضلع مالدہ بنگال اور دارالعلوم شیخ احمد کھٹو سرخیز احمد اباد گجرات جیسے ممتاز اور نامور اداروں میں آپ نے تدریس اور فتوی نویسی کے فرائض نہایت حسن و خوبی سے انجام دیے اور زیادہ تر اداروں میں شیخ الحدیث ،صدر المدرسین اور صدر شعبہ افتا کے عظیم منصب پر جلوہ بار رہے-

تدریسی، فتوی نویسی اور تبلیغی اور صدارتی اہم ذمہ داریوں کے باوجود قرطاس وقلم اور تصنیف وتالیف سے بھی آپ کا گہرا ربط تعلق رہا چنانچ آپ نے متعدد علمی، تحقیقی اور اصلاحی مضامین کے ساتھ ساتھ کئی اہم کتابیں اور رسائل بھی تحریر کیے (۱) رسالہ مصطلحات احادیث (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن وحدیث میں (۳) ترجمہ قرآن پاک تحقیق کے اجالے میں (٤) اور ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف "صحیح البہاری" کا ترجمہ ترجمہ صحیح البہاری" آپ کی اہم تصنیفات اور قلمی یادگار ہیں جو آپ کی وسعت مطالعہ ,ظرف نگاہی※ قوت استدلال ,تحقیقی بصیرت اور علوم حدیث وفقہ پر گہری دسترس کی روشن دلیل ہیں-

آپ کے قلم سے صادر ہونے والے فتاوی بھی علمی بصیرت اور تحقیقی پختگی کا حسین مرقع ہیں اگر ان تمام فتاوی کو یکجا کر کے منظم انداز میں ترتیب دیا جا※ تو کئی ضخیم اور بیش قیمت جلدیں تیار ہوسکتی ہیں جو فقہ اسلامی کے ذخیرہ علمی میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہوں گی-

اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے حضرت والا کی تمام دینی تعلیمی تدریسی تبلیغی اور تصنیفی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے آپ کی لغزشوں اور خطاؤں کو درگزر فرمائے اور جنت الفردوس میں آپ کو مقام رفیع عطا فرمائے-

ان پرملال اور غم انگیز لمحات میں راقم السطور اسیر مجتبی وخاک پائے بزرگاں (محمد کمال الدین اشرفی مصباحی) حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اہل خانہ، متعلقین، تلامذہ ،محبین اور عقیدت مندوں بالخصوص آپ کے جانشین وفرزندار جمند ڈاکٹر عبدالسلام جیلانی دام ظلہ اور دیگر لواحقین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالی انہیں اس عظیم صدمہ فراق پر صبر جمیل عطا فرمائے اور اس صبر پر اجر عظیم سے نوازے اور مفتی صاحب رحمۃ اللہ کی میزان حسنات میں ہمیشہ اجر وثواب کی برسات ہوتی رہے-

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم

شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا
ادارہ شرعیہ اتر پردیش رائے بریلی

ایک کتاب، ہزاروں دیوانے

محمد بشیر

اکیسویں صدی کی ماڈی چکاچوند میں ڈوبے ہوئے شہر کے ایک قدیم، خاموش اور تاریک گوشے میں واقع الحیات کتب خانہ" اپنی آخری سانسیں گن رہا تھا۔ اس بوسیدہ عمارت کے اندر پرانے کاغذوں کی مہک، وقت کی گرد اور ایک گہرے پچھتاوے کی اداس خوشبو رچی ہوئی تھی۔ باہر سڑکوں پر اسمارٹ فونز، ڈیجیٹل اسکرینوں اور انٹرنیٹ کی برق رفتار دنیا اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ دوڑ رہی تھی، مگر اس فرسودہ کتب خانے کے اندر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وقت کسی گہرے، تاریک کنویں میں گر کر ہمیشہ کے لیے ساکت ہو گیا ہو۔

کتب خانے کے ایک خاموش گوشے میں پچھتر سالہ درویش صفت ادیب ماسٹر شمس الدین لکڑی کی ایک پرانی اور شکستہ کرسی پر سر جھکائے بیٹھے تھے۔ ان کے لرزتے ہوئے ہاتھوں میں چمڑے کی جلد میں بندھا ایک موٹا سا مسودہ تھا، جسے وہ گزشتہ چالیس برسوں سے اپنے خونِ جگر سے سینچتے آ رہے تھے۔ اس مسودے کا ہر صفحہ ان کی زندگی کے کسی نہ کسی خواب، کسی نہ کسی قربانی اور کسی نہ کسی ٹوٹے ہوئے جذبے کی گواہی دے رہا تھا۔

یہ کوئی عام کتاب نہ تھی۔ یہ ان کی پوری زندگی کی ریاضت، ان کے احساسات کی امانت اور انسانی رشتوں کی بکھرتی ہوئی دنیا کا ایسا مرقع تھی، جس کے ہر لفظ میں ایک سچی دھڑکن چھپی ہوئی تھی۔ مگر زمانے کی بے اعتنائی کا یہ عالم تھا کہ اب کتابیں خریدنے والے کم اور اسکرینوں پر نظریں گاڑنے والے زیادہ ہو چکے تھے۔ لائبریری کے شیلفوں پر کتابوں سے زیادہ گرد اور خاموشی نے قبضہ جما رکھا تھا۔

اسی اثنا میں کتب خانے کے بھاری، دیمک زدہ دروازے پر ایک سخت اور بے رحم دستک گونجی۔ اس آواز نے خاموش فضا کو چیر کر رکھ دیا۔

اسلم، جو گزشتہ تیس برس سے اس کتب خانے کا وفادار خادم اور ماسٹر شمس الدین کا مخلص ساتھی تھا، گھبرائے ہوئے قدموں سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے تھے، سانس تیز چل رہی تھی اور چہرے پر پریشانی واضح تھی۔

ماسٹر جی... وہ آ گئے..."

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

ماسٹر شمس الدین نے آہستہ سے اپنی دھندلائی ہوئی نظریں اٹھائیں اور سکون سے پوچھا،

کون آ گیا، اسلم؟"

اسلم نے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیری اور بمشکل بولا،

وہ... پبلشر منور علی..."

ماسٹر شمس الدین نے چند لمحے خاموش رہ کر پوچھا،

اکیلا آیا ہے؟"

نہیں ماسٹر جی... اس کے ساتھ ایک نوجوان بھی ہے... ہر وقت موبائل اور کیمرہ اٹھائے پھرتا ہے..."

ماسٹر شمس الدین نے گہرا سانس لیا۔ چند لمحے خاموشی سے اپنے مسودے کو دیکھا، پھر نہایت سکون سے اسے میز پر رکھ دیا۔

انہیں اندر آنے دو، اسلم... اگر اس ماڈی زمانے کے سوداگر میری عمر بھر کی کمائی خریدنے آئے ہیں، تو میں بھی دیکھ لیتا ہوں کہ ان کے پاس میری کتاب کی کیا قیمت ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا کوئی انسان روح کی بھی قیمت لگا سکتا ہے یا نہیں..."

تھوڑی ہی دیر میں دروازہ چرچراتا ہوا کھلا اور منور علی بڑے اعتماد کے ساتھ کتب خانے میں داخل ہوا۔ اس نے نہایت قیمتی ریشمی لباس پہن رکھا تھا، انگلیوں میں سونے کی بھاری انگوٹھیاں چمک رہی تھیں اور اس کے چہرے پر کاروباری خوداعتمادی نمایاں تھی۔ اس کے عقب میں شہریار نامی ایک نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مہنگا کیمرہ اور دوسرے میں جدید اسمارٹ فون تھا، جس کی نیلی اسکرین وقفے وقفے سے روشن ہو رہی تھی۔ اس کی نظریں کتب خانے کی کتابوں پر نہیں بلکہ ہر اس منظر پر تھیں جو سوشل میڈیا پر توجہ حاصل کر سکتا تھا۔

السلام علیکم، ماسٹر صاحب!"منور علی نے رسمی انداز میں سلام کرتے ہوئے کمرے پر ایک سرسری نظر ڈالی، پھر صوفے پر جمی ہوئی گرد کو رومال سے صاف کرتے ہوئے بولا"سنا ہے آپ نے ایک ایسا شاہکار لکھا ہے جو برسوں کی محنت کا حاصل ہے۔ کہاں ہے وہ مسودہ؟"

ماسٹر شمس الدین نے خاموشی سے میز کی طرف اشارہ کیا۔

یہ رہا... میری زندگی کا حاصل۔"

منور علی نے مسودہ اٹھایا، چند صفحات الٹے، چند سطروں پر سرسری نظر دوڑائی اور اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھر آئی۔

کمال ہے... واقعی کمال! ماسٹر صاحب، آپ کو شاید اندازہ بھی نہیں کہ آپ نے کیا لکھ دیا ہے۔ یہ صرف ایک کتاب نہیں، ایک ایسا پروڈکٹ ہے جو پورے ملک میں تہلکہ مچا سکتا ہے۔ اگر ہم اس کی مناسب تشہیر کریں، سوشل میڈیا پر مہم چلائیں، بڑے بڑے انفلوئنسرز سے اس کا ذکر کروائیں اور جدید انداز میں اسے پیش کریں، تو دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں نہیں، لاکھوں لوگ اس کے دیوانے ہو جائیں گے۔ آپ کی قسمت بدل جائے گی، آپ راتوں رات مشہور بھی ہوں گے اور مالا مال بھی۔"

ماسٹر شمس الدین نے اس کی طرف طویل نگاہ ڈالی۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی تلخ مسکراہٹ ابھری۔

منور علی صاحب! کیا واقعی ایک ادیب کی سب سے بڑی کامیابی دولت ہوتی ہے؟ میں نے یہ کتاب نہ شہرت کے لیے لکھی، نہ دولت کے لیے۔ اس کے ہر صفحے میں میری زندگی کے وہ زخم محفوظ ہیں جنہیں میں آنے والی نسل کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ انسان درد بھی خرید لیتا ہے؟"

منور علی جواب دیتا، اس سے پہلے ہی شہریار بے صبری سے آگے بڑھا۔

سر! زمانہ بدل چکا ہے۔ اب لوگ کتابیں محسوس کرنے کے لیے نہیں، استعمال کرنے کے لیے خریدتے ہیں۔ آج کل مواد وہی کامیاب ہوتا ہے جو چند سیکنڈ میں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لے۔ اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ یہ کتاب لاکھوں لوگوں تک پہنچے، تو اس میں کچھ تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔"

ماسٹر شمس الدین نے غور سے اس کی طرف دیکھا۔

کیسی تبدیلیاں؟"

شہریار نے پراعتماد لہجے میں کہا،

سب سے پہلے اس کا عنوان بدلنا ہوگا۔ پھر مشکل ادبی زبان کو آسان کرنا ہوگا، لمبے مکالمے مختصر کرنے ہوں گے، کچھ جذباتی مناظر بڑھانے ہوں گے، اور پھر اس پر وی لاگز، ریلز اور مختصر ویڈیوز بنائی جائیں گی۔ یقین مانیے، لوگ اس کتاب کے دیوانے ہو جائیں گے۔"

ماسٹر شمس الدین کے چہرے پر حیرت اور دکھ ایک ساتھ ابھر آئے۔

یعنی تم میری کتاب کو اس کے اصل وجود سے محروم کر دینا چاہتے ہو؟"

سر، اسے محروم نہیں، جدید بنانا کہتے ہیں۔"

اور میرے الفاظ؟"

وہ بھی بدلنے پڑیں گے۔"

اور میرے کردار؟"

جہاں ضرورت ہوگی، انہیں بھی۔"

چند لمحوں کے لیے کمرے میں ایسی خاموشی چھا گئی کہ دیوار پر لگی پرانی گھڑی کی ٹک ٹک بھی غیر معمولی طور پر واضح سنائی دینے لگی۔ ماسٹر شمس الدین نے آہستہ سے اپنی لاٹھی اٹھائی، اسے زمین پر ٹکایا اور نہایت دھیمے مگر پُرہیبت لہجے میں بولے:

شہریار! تم شاید کتاب اور مصنوعات کا فرق بھول گئے ہو۔ کتاب کسی فیکٹری میں تیار ہونے والی چیز نہیں ہوتی۔ اس کا ہر لفظ مصنف کے دل سے نکلتا ہے، ہر جملہ اس کی زندگی کا تجربہ ہوتا ہے اور ہر خاموشی اس کے کسی ان کہے دکھ کی آواز ہوتی ہے۔ تم چاہتے ہو کہ میں اپنی چالیس برس کی ریاضت کو بازار کی پسند کے مطابق بدل دوں؟ نہیں... یہ ہرگز ممکن نہیں۔ میں اپنی روح کے ٹکڑے فروخت کر سکتا ہوں، مگر انہیں مسخ نہیں ہونے دوں گا۔"

میں اپنی روح کے ٹکڑے فروخت کر سکتا ہوں، مگر انہیں مسخ نہیں ہونے دوں گا۔"

کمرے کی فضا پر ایک گہری خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں تک کوئی ایک لفظ بھی نہ بولا۔ منور علی نے مسودہ آہستگی سے میز پر رکھا، اپنی قیمتی گھڑی پر ایک سرسری نگاہ ڈالی، پھر ہونٹوں پر ہلکی سی مصنوعی مسکراہٹ سجا کر بولا:

ماسٹر صاحب! آپ ابھی تک جذبات کی دنیا میں رہتے ہیں، جبکہ زمانہ کاروبار کی زبان سمجھتا ہے۔ کتابیں اب صرف لکھی نہیں جاتیں، بیچی بھی جاتی ہیں۔ جو کتاب فروخت نہ ہو، وہ چاہے کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو، بازار میں اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔"

ماسٹر شمس الدین نے نہایت سکون سے جواب دیا:

بازار کی اپنی قیمت ہوتی ہے، منور علی... مگر ادب کی قیمت کبھی بازار طے نہیں کرتا۔ اگر ہر ادیب نے قارئین کی پسند کے مطابق قلم چلایا ہوتا تو دنیا میں نہ کوئی غالب پیدا ہوتا، نہ منٹو، نہ بیدی، نہ قرۃ العین حیدر۔ بڑے ادب نے ہمیشہ زمانے کو بدلا ہے، زمانے نے بڑے ادب کو نہیں۔"

منور علی کے چہرے پر ناگواری کے آثار نمایاں ہوئے۔

آپ فلسفہ بیان کر رہے ہیں، ماسٹر صاحب۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتب خانے پر بینک کا قرض چڑھ چکا ہے۔ چند دنوں بعد یہ عمارت نیلام ہونے والی ہے۔ اگر آج بھی آپ نے ضد نہ چھوڑی تو نہ کتاب بچے گی، نہ کتب خانہ اور نہ ہی آپ کی برسوں کی محنت۔"

یہ سنتے ہی اسلم بے اختیار آگے بڑھا۔

منور صاحب! خدا کے لیے ایسی باتیں نہ کیجیے۔ ماسٹر جی نے ساری زندگی کتابوں کی خدمت کی ہے۔ ان کے زخموں پر نمک نہ چھڑکیے۔"

منور علی نے بے زاری سے اس کی طرف دیکھا۔

اسلم! تم جذباتی آدمی ہو، اس لیے کاروبار کی زبان نہیں سمجھتے۔"

اگر کاروبار انسانیت سے بڑا ہو جائے تو پھر وہ کاروبار نہیں رہتا، ظلم بن جاتا ہے۔" اسلم نے دھیرے مگر مضبوط لہجے میں کہا۔

شہریار نے ہلکی سی ہنسی ہنستے ہوئے موبائل جیب میں رکھا اور بولا:

ماسٹر صاحب! ایک آخری بار سوچ لیجیے۔ باہر مزدور کھڑے ہیں، بینک کے نمائندے بھی آنے والے ہیں۔ اگر آپ نے اس کتاب کے اشاعتی حقوق ہمارے نام کر دیے تو نہ صرف قرض اتر جائے گا بلکہ آپ کے ہاتھ میں اتنی رقم ہوگی کہ باقی زندگی آرام سے گزر جائے گی۔ ورنہ یہ سارا مسودہ شاید کل ردی کے ڈھیر میں پڑا ہو۔"

یہ الفاظ ماسٹر شمس الدین کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہو گئے۔ ان کی نظریں بے اختیار اس مسودے پر جا ٹھہریں۔ چالیس برس کی محنت، ہزاروں جاگی ہوئی راتیں، بے شمار قربانیاں، محرومیاں، ٹوٹے ہوئے خواب... سب گویا ان صفحات میں سانس لے رہے تھے۔

انہوں نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے مسودے کو اٹھایا، سینے سے لگایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں تک پورے کمرے میں مکمل سکوت طاری رہا۔

اسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

منور علی بے صبری سے گھڑی دیکھ رہا تھا۔

شہریار اپنے موبائل کی اسکرین پر نظریں جمائے کسی پیغام کا جواب دے رہا تھا۔

آخرکار ماسٹر شمس الدین نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔ ان کی نگاہوں میں بے بسی بھی تھی اور وقار بھی۔

انہوں نے میز پر رکھا قلم اٹھایا، چند لمحے اسے دیکھتے رہے، پھر دھیمے مگر گہرے لہجے میں بولے:

لو... میں دستخط کر دیتا ہوں... مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ تم اس کتاب کے حقوق خرید سکتے ہو، اس کے صفحات چھاپ سکتے ہو، اس کی جلد بدل سکتے ہو، اس کی ہزاروں بلکہ لاکھوں کاپیاں فروخت کر سکتے ہو... لیکن اس کے اندر جو درد دفن ہے، اس کا مالک آج بھی میں ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ درد کی کوئی منڈی نہیں ہوتی، منور علی... اور نہ ہی احساس کا کوئی بازار ہوتا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے انہوں نے کانپتے ہاتھوں سے کاغذ پر دستخط کر دیے...

دستخط مکمل ہوتے ہی کمرے کی خاموش فضا جیسے ایک لمحے کے لیے بوجھل ہو گئی۔ منور علی نے فوراً معاہدے کے کاغذات سمیٹے، ان پر ایک سرسری نگاہ ڈالی اور اطمینان کی سانس لی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی ایک سرد مسکراہٹ پھیل گئی۔ شہریار نے خوشی سے موبائل کی اسکرین آن کی، کسی کو مختصر سا پیغام بھیجا اور مسودہ دونوں ہاتھوں سے اٹھا لیا، گویا اسے کسی خزانے پر قبضہ مل گیا ہو۔

ماسٹر شمس الدین خاموش بیٹھے رہے۔ ان کی نظریں مسودے پر نہیں بلکہ اس خالی جگہ پر جمی تھیں جہاں وہ برسوں سے رکھا رہتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ان کی زندگی کا ایک حصہ ابھی ابھی ان سے جدا ہوا ہو۔

اسلم یہ منظر دیکھ نہ سکا۔ اس نے نم آنکھوں سے ماسٹر شمس الدین کی طرف دیکھا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا:

ماسٹر جی... شاید یہ دستخط نہیں، آپ کے دل کا ایک ٹکڑا تھا جو آج ان کے حوالے ہو گیا۔"

ماسٹر شمس الدین نے مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ اسلم کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

نہیں اسلم... دل کے ٹکڑے کاغذ پر دستخط کرنے سے کسی کے نہیں ہوتے۔ کتاب اگر سچے دل سے لکھی گئی ہو تو وہ اپنے مصنف کے ساتھ رہتی ہے، چاہے اس کی ہزاروں جلدیں بازار میں کیوں نہ بک جائیں۔"

منور علی نے مسودہ احتیاط سے اپنے بیگ میں رکھا اور خوش دلی سے بولا:

ماسٹر صاحب! آپ دیکھیں گے، چند ہی مہینوں میں یہ کتاب پورے ملک میں چھا جائے گی۔ لوگ آپ کا نام زبان زدِ عام کریں گے۔"

ماسٹر شمس الدین نے دھیرے سے کہا:

مجھے نام کی فکر کبھی نہیں رہی، منور علی۔ میری خواہش صرف اتنی تھی کہ کوئی ایک قاری ایسا مل جائے جو میرے لفظوں کے پیچھے چھپا درد بھی پڑھ سکے۔"

منور علی نے اس جملے کا کوئی جواب نہ دیا۔ شاید اس کے پاس اس سوال کا جواب تھا ہی نہیں۔

چند لمحوں بعد وہ اور شہریار کتب خانے سے باہر نکل گئے۔

دروازہ آہستہ سے بند ہوا تو پورے کتب خانے پر ایک عجیب سی ویرانی چھا گئی۔ ایسا لگا جیسے کتابوں سے بھری الماریوں نے بھی اس جدائی کو محسوس کر لیا ہو۔ کھڑکی سے آنے والی شام کی زرد روشنی شیلفوں پر بچھی گرد کو اور نمایاں کر رہی تھی۔ پرانی گھڑی کی ٹک ٹک پہلے سے زیادہ اداس محسوس ہو رہی تھی۔

ماسٹر شمس الدین نے آہستہ سے کتب خانے پر نظر دوڑائی۔ ہر الماری، ہر کتاب اور ہر میز جیسے ان کی برسوں کی رفاقت کا خاموش نوحہ پڑھ رہی تھی۔

انہوں نے دھیرے سے کہا:

اسلم... آج مجھے پہلی بار محسوس ہوا ہے کہ کتاب سے زیادہ تنہا شاید اس کا مصنف ہوتا ہے۔"

یہ سن کر اسلم کی آنکھیں پھر بھر آئیں، مگر اس کے پاس تسلی کا کوئی ایسا لفظ نہ تھا جو اس لمحے ماسٹر شمس الدین کے دل کا بوجھ ہلکا کر سکتا۔

چند ہی مہینے گزرے تھے کہ شہریار کی جارحانہ ڈیجیٹل مہم اور منور علی کی منصوبہ بند مارکیٹنگ نے اس کتاب کو غیر معمولی شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ ملک کے بڑے شہروں سے لے کر چھوٹے قصبوں تک ہر طرف اسی کتاب کا چرچا تھا۔ سوشل میڈیا کے ہر پلیٹ فارم پر اس کے اقتباسات، ویڈیوز اور اشتہارات گردش کر رہے تھے۔ کتاب کے نئے ایڈیشن کا چمکدار سرورق دور ہی سے نگاہوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا تھا، جس پر بڑے سنہرے حروف میں لکھا تھا:

ایک کتاب، ہزاروں دیوانے"

بڑے بڑے شاپنگ مالز، جدید کتاب فروش مراکز اور نمائشوں میں نوجوانوں کی طویل قطاریں لگی رہتی تھیں۔ لوگ کتاب خریدتے، اس کے سرورق کے ساتھ سیلفیاں لیتے، ویڈیوز بناتے اور سوشل میڈیا پر لکھتے:

آخرکار یہ کتاب بھی پڑھ لی!"

یہ سال کی بہترین کتاب ہے!"

ضرور خریدیں!"

لائکس، شیئرز اور تبصروں کی بارش ہو رہی تھی۔

مگر اس شور وغوغا کے پیچھے ایک خاموش حقیقت دم توڑ رہی تھی۔

ہزاروں قارئین میں شاید ہی کوئی ایسا تھا جو کتاب کے صفحات میں چھپے ہوئے اس درد، اس تنہائی اور اس طویل ریاضت کو محسوس کر پاتا جو ماسٹر شمس الدین نے چالیس برس تک اپنے دل میں سموئے رکھی تھی۔ اکثر لوگ کتاب پڑھنے سے زیادہ اس کی نمائش میں دلچسپی رکھتے تھے۔ کتاب ایک فیشن بن چکی تھی، احساس نہیں۔

ادھر"الحیات کتب خانہ" پہلے سے زیادہ خاموش اور سنسان ہو چکا تھا۔ جن الماریوں پر کبھی علم کی رونق ہوا کرتی تھی، وہاں اب خاموشی نے مستقل بسیرا کر لیا تھا۔ ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے آنے والی ٹھنڈی ہوا پرانے صفحات کو آہستہ آہستہ ہلاتی تو ایسا لگتا جیسے کتابیں خود اپنے مصنف کا نوحہ پڑھ رہی ہوں۔

(جاری)

تلنگانہ کے سابق رکن اسمبلی اور بی آر ایس رہنما پیڈی سدرشن ریڈی کا انتقال

حیدرآباد، (یواین آئی) تلنگانہ کے ضلع نرسم پیٹ کے سابق رکن اسمبلی اور بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کے سینئر رہنما پیڈی سدرشن ریڈی کا جمعہ کی علی الصبح سکندرآباد کے یشودا اسپتال میں دورانِ علاج انتقال ہوگیا۔ وہ 52 برس کے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ اسپتال حکام کے مطابق شدید پلمونری ایمبولزم اور پھیپھڑوں کے انفیکشن کے باعث انہوں نے رات 12 بج کر 51 منٹ پر آخری سانس لی۔ انہیں 26 جولائی کو ہنم کونڈہ میں دل کا دورہ پڑنے کے بعد اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔

پیڈی سدرشن ریڈی 6 اگست 1974 کو اُس وقت کے ورنگل ضلع کے نلا بیلی گاؤں میں ایک کسان خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ تلنگانہ تحریک کے اہم رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے اور 2001 میں تلنگانہ راشٹر سمیتی (موجودہ بی آر ایس) میں شامل ہوئے۔ اسی سال وہ نلا بیلی ضلع پریشد علاقائی حلقے کے رکن منتخب ہوئے۔ بعدازاں انہوں نے پارٹی میں کئی اہم تنظیمی ذمہ داریاں سنبھالیں اور 2015 میں تلنگانہ ریاستی شہری رسد کارپوریشن کے چیئرمین مقرر ہوئے۔

زمین سے جڑی اختراع ملک کی ضروریات کے عین مطابق

ملک بھر میں جدت طراز مقامی مسائل کے ایسے حل تیار کر رہے ہیں، جن کی اہمیت قومی سطح پر بھی ہے، راشٹرپتی بھون میں صدر جمہوریہ مرمو کا خطاب

نئی دہلی، (یو این آئی) صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو نے زمین سے جڑی اختراعات کو ملک کی ضروریات کے لیے زیادہ مناسب بتاتے ہوئے کہا ہے کہ ان میں مقامی تجربہ، سائنسی سوچ اور انفرادی تخلیقی صلاحیت کے ساتھ سماجی ذمہ داری کی بھی شمولیت ہوتی ہے۔ راشٹرپتی بھون سکریٹریٹ نے جمعہ کو بتایا کہ محترمہ مرمو نے جمعہ کو راشٹرپتی بھون کلچرل سینٹر میں اٹل انوویشن مشن کے زمینی سطح کے جدت طرازوں کے ایک گروپ سے ملاقات کی۔ صدرِ جمہوریہ نے مشن کی جانب سے لگائی گئی نمائش کا معائنہ کیا، ان کی ایجادات کو دیکھا اور ان سے بات چیت کی۔ محترمہ مرمو نے اس موقع پر کہا کہ ہندوستان وسیع ساخت اور جدت طرازی کے جذبے کا استعمال کرتے ہوئے زمینی سطح کی جدت طرازی میں دنیا کی سب سے بڑی طاقت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا، زمینی سطح کی جدت طرازی ہماری ضروریات کے تئیں زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس میں مقامی تجربہ، سائنسی سوچ اور انفرادی تخلیقی صلاحیت کے ساتھ سماجی ذمہ داری کی بھی شمولیت ہوتی ہے۔" انہوں نے کہا کہ یہ اچھی بات ہے کہ ملک بھر میں جدت طراز مقامی مسائل کے ایسے حل تیار کر رہے ہیں، جن کی اہمیت قومی سطح پر بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نمائش میں زمینی سطح کے جدت طراز بیکار مواد سے دولت کمانے، توانائی کو محفوظ کرنے، خواتین اور معذور افراد کے لیے سہولیات بڑھانے، ماحولیات کا تحفظ کرنے، زراعت اور آرٹ کی حفاظت جیسے شعبوں میں اپنا تعاون دے رہے ہیں۔

صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ معاشرے میں تبدیلی صرف خیالات سے نہیں آتی ہے۔ ان خیالات کو آگے بڑھانے کے لیے ایسے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے، جو صلاحیتوں کی رہنمائی کرے اور انہیں مناسب پلیٹ فارم اور وسائل فراہم کرائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی اچھی بات ہے کہ اٹل کمیونٹی انوویشن سینٹرز زمینی سطح کے جدت طرازوں کو رہنمائی، تکنیکی امداد نیز جدید خیالات کو دیرپا کاروبار میں بدلنے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ وکست بھارت کا خواب تبھی شرمندۂ تعبیر ہوگا جب ہر شہری مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے نئی سوچ کے ساتھ کام کرے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی قابلِ تعریف ہے کہ مختلف ادارے اور اہل وطن ایک مشترکہ مقصد کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور جدت طرازی کی ثقافت مضبوط ہو رہی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایسی کوششوں کا فائدہ معاشرے کے وسیع طبقے تک پہنچے گا۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ متعدد جدت طرازوں نے محدود وسائل، غیر یقینی صورتحال اور بار بار آنے والے چیلنجوں کے باوجود اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ انہوں نے کسی فرد، خاندان یا برادری کی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے جدت طرازی کے تئیں ان کے پختہ یقین کی تعریف کی۔ انہوں نے ان سے کہا کہ وہ اپنی جدت طرازی میں مسلسل سدھار لاتے رہیں نیز تحقیقاتی اداروں، صنعتی دنیا اور دیگر جدت طرازوں کے ساتھ تعاون بڑھائیں اور اپنی ایجادات کو وسیع سطح تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

سائے نے دارالحکومت میں مودی سے ملاقات کی

ریاست میں مجوزہ 10.50 ہزار کروڑ روپے کے گیس پر مبنی یوریا کارخانے کے لیے امداد کی اپیل کی

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیراعلیٰ وشنو دیو سائے نے جمعہ کو پارلیمنٹ ہاؤس میں وزیراعظم نریندر مودی سے ملاقات کر کے چھتیس گڑھ کی ترقی، بستر کی کایا پلٹنے اور ریاست کے اہم بنیادی ڈھانچے نیز صنعتی منصوبوں کے سلسلے میں تفصیلی گفتگو کی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق وزیراعلیٰ سائے نے وزیراعظم مودی کو چھتیس گڑھ میں ہونے والی تبدیلیوں اور خصوصاً بستر کی ترقی کے وسیع منصوبے سے آگاہ کیا۔ انہوں نے ریاست میں تین بڑے منصوبوں کے لیے مرکزی حکومت کے تعاون کی اپیل کی۔ مجوزہ گیس پر مبنی یوریا کارخانے، رائے پور یا بستر میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف آیوروید کے قیام اور بستر خطے کے باقی بچے گاؤں تک بجلی پہنچانے کے تین اہم منصوبوں کے لیے مرکزی حکومت سے تعاون کی درخواست کی۔ مسٹر سائے نے وزیراعظم سے راج نانڈ گاؤں میں مجوزہ تقریباً 10,500 کروڑ روپے کے گیس پر مبنی یوریا پروجیکٹ کو جلد منظوری دینے کی اپیل کی۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ اس سے ریاست میں صنعتی سرمایہ کاری، براہِ راست اور بالواسطہ روزگار نیز معاون معاشی سرگرمیوں کو بھی نئی رفتار ملے گی۔ وزیراعلیٰ نے بستر سمیت حساس علاقوں کے ایسے 461 دیہات کا معاملہ بھی وزیراعظم کے سامنے رکھا، جہاں ماضی میں سیکورٹی اور جغرافیائی وجوہات کی بنا پر پاور گرڈ پہنچانا ممکن نہیں ہو سکا تھا اور فی الوقت آف گرڈ کے ذریعے سے بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ مسٹر سائے نے مسٹر مودی سے رائے پور یا بستر میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف آیوروید (اے آئی آئی اے) کے قیام کی تجویز پر ہمدردانہ فیصلہ کرنے کی بھی درخواست کی۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ چھتیس گڑھ، بالخصوص بستر اور دیگر قبائلی علاقوں میں ادویاتی پودوں اور روایتی طبی علم کی بھرپور میراث موجود ہے۔ قومی سطح کے آیوروید انسٹی ٹیوٹ کے قیام سے علاج، تحقیق، تعلیم اور دواؤں میں استعمال ہونے والے پودوں پر مبنی مقامی معیشت کے لیے نئے امکانات پیدا ہوں گے۔ وزیراعلیٰ نے وزیراعظم کے سامنے 'بستر ویژن' کی تفصیلی معلومات رکھتے ہوئے بتایا کہ 'نیڈ نیلا نار 2.0' اور 'بست منے' کے ذریعے بستر ڈویژن کے 5,542 دیہات میں حکومتی اسکیموں اور خدمات کا وسیع پیمانے پر نفاذ کیا جا رہا ہے جس سے تقریباً 39 لاکھ افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ بستر میں تعلیم کے شعبے میں آنے والی تبدیلی کی معلومات دیتے ہوئے انہوں نے پی ایم کو بتایا کہ ماضی میں نکسل متاثرہ علاقوں میں سالہا سال سے بند پڑے 421 اسکولوں کو دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔

طلبہ احتجاج: یوتھ کانگریس کا سوال

'20 جولائی کو اس کے دفتر کے باہر پتھروں سے بھرا ٹرک کیسے پہنچا؟'

تنظیم نے اسے سنگین سکیورٹی چوک قرار دیتے ہوئے عدالتی تحقیقات اور سی سی ٹی وی فوٹیج محفوظ رکھنے کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: انڈین یوتھ کانگریس (آئی وائی سی) نے 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ کے دوران اپنے دفتر کے باہر پتھروں سے بھرے ایک ٹرک کی موجودگی پر سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے اس معاملے کی آزادانہ عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ نہ صرف ایک بڑی سکیورٹی چوک ہے بلکہ اس کے پیچھے کسی سازش کے امکانات کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ آئی وائی سی کے قومی صدر ادے بھانو چب نے جمعہ کو پریس کانفرنس میں کہا کہ 20 جولائی کو جب پارلیمنٹ کا گھیراؤ کیا جا رہا تھا، اسی دوران پتھروں سے بھرا ایک ڈمپر پہلے جنتر منتر کے علاقے میں دیکھا گیا اور بعد میں انڈین یوتھ کانگریس اور این ایس یو آئی کے دفاتر کے باہر پہنچ گیا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ سخت سکیورٹی، بیریکیڈنگ اور ہائی الرٹ کے باوجود یہ ٹرک وہاں تک کیسے پہنچا اور کس کے حکم پر کھڑا کیا گیا۔ ادے بھانو چب نے کہا کہ اگر یہ ٹرک جان بوجھ کر وہاں رکھا گیا تھا تو اس کی نیت کیا تھی؟ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ کہیں ایسا منصوبہ تو نہیں تھا کہ احتجاج کے دوران ان پتھروں کا استعمال ہو اور اس کے بعد مظاہرین کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ ٹرک 20 جولائی سے 25 جولائی تک اسی مقام پر موجود رہا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ دہلی ہائی کورٹ میں سرکاری وکیل نے اس ٹرک کو مظاہرین سے جوڑا، جبکہ 28 جولائی کو دہلی پولیس نے سوشل میڈیا پر کہا کہ یہ ٹرک ایک حادثے کے بعد ضبط کیا گیا تھا۔ چب کے مطابق دونوں موقف ایک دوسرے سے متضاد ہیں، اس لیے پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ضروری ہیں۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ ٹرک کی نقل و حرکت سے متعلق تمام سی سی ٹی وی فوٹیج محفوظ کی جائیں، ذمہ داری طے کی جائے اور اس واقعے کے اصل ذمہ داروں کو سامنے لایا جائے۔ یوتھ کانگریس کے رہنما شانتنو سنگھ نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے 20 جولائی کی سہ پہر تقریباً 3:45 بجے اس ٹرک کو آئی وائی سی دفتر کے باہر دیکھا تھا، جہاں اس وقت سینکڑوں طلبہ موجود تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ مارچ کے دوران پولیس کی لاٹھی چارج کے باوجود طلبہ پرامن تھے، لیکن انہوں نے کچھ ایسے افراد کو بھی ٹرک پر چڑھتے دیکھا جنہیں پولیس نے نہیں روکا۔ ان کے مطابق اگر دہلی پولیس نے پہلے ہی دعویٰ کیا تھا کہ ٹرک کو بھلسوا میں خالی کر دیا گیا تھا تو پھر وہ دوبارہ پارلیمنٹ اسٹریٹ اور یوتھ کانگریس دفتر کے باہر کیسے پہنچ گیا۔ سماجی کارکن گرمہر کور نے بھی اس معاملے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر یہ ٹرک پہلے ہی پولیس تحویل میں تھا تو پھر پارلیمنٹ کے قریب اسے پتھروں اور دیگر اشیا کے ساتھ بغیر نگرانی کے کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے کہا کہ اگر شرپسند عناصر ان اشیا کا استعمال کرتے تو سنگین تشدد بھڑک سکتا تھا۔ آئی وائی سی کے قانونی شعبے کی قومی کنوینر چیتون گودارا نے کہا کہ یہ صرف ایک ٹرک کا معاملہ نہیں بلکہ قانون کی حکمرانی، جوابدہی اور سچائی کا مسئلہ ہے۔ ان کے مطابق اگر دہلی پولیس نے بعد میں ٹرک کو اپنا قرار دیا تو یہ واضح ہونا چاہیے کہ ہائی کورٹ میں اس سے مختلف مؤقف کیوں اختیار کیا گیا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی شفاف تحقیقات کرائی جائیں تاکہ حقیقت سامنے آسکے۔

پھر ہوا پیپر لیک! اڈیشہ میڈیکل پی جی امتحان کا سوالنامہ واٹس ایپ پر آنے کی خبر سے نئی ہلچل

کانگریس نے کہا کہ ایک طرف نریندر مودی 'ریل بازی' میں مصروف ہیں اور دوسری طرف پیپر لیک مافیا 'ڈبل انجن' حکومت کے سسٹم میں سینڈھ ماری کر رہے ہیں

بھونیشور (ایجنسی) نیٹ پیپر لیک اور امتحانات میں بے ضابطگی معاملہ پر مودی حکومت پہلے ہی کٹہرے میں کھڑی ہے، اب اڈیشہ میں پیپر لیک کے ایک نئے معاملہ نے ایک نئی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ کانگریس نے تازہ پیپر لیک کی خبر سامنے آنے کے بعد مودی حکومت کو نہ صرف نشانے پر لیا ہے، بلکہ یہ بھی کہا کہ پورا سسٹم سویا ہوا ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ شیئر کی ہے، جس میں ہندی نیوز پورٹل 'خبر گاؤں' کی ایک خبر کا اسکرین شاٹ شیئر کیا گیا ہے۔ اس میں اسکرین شاٹ میں لکھا گیا ہے 'اڈیشہ میڈیکل پی جی امتحان کا پیپر لیک'۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ''امتحان کے دوران واٹس ایپ پر وائرل ہوا سوالنامہ'' اس اسکرین شاٹ کے ساتھ کانگریس نے لکھا ہے ''ایک اور پیپر لیک۔ خبر ہے کہ اڈیشہ میڈیکل پی جی امتحان کا پیپر لیک ہوگیا۔

ایم ڈی/ایم ایس کورس (2023-26 بیچ) میں جنرل سرجری تھیوری کا امتحان تھا، جس کا سوالنامہ واٹس ایپ پر سرکولیٹ ہوگیا۔'' اس میں مزید لکھا گیا ہے کہ ''جب ایک پرائیویٹ میڈیکل اسٹوڈنٹ تک یہ سوالنامہ پہنچا، تب جا کر کالج انتظامیہ کو پتہ چلا۔ اس سے قبل پورا سسٹم سویا ہوا تھا۔''

اس سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے وزیراعظم نریندر مودی پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''ایک طرف نریندر مودی صرف 'ریل بازی' کرنے مُں مصروف ہیں اور دوسری طف پیپر لیک مافیا 'ڈبل انجن' حکومت کے سسٹم میں سینڈھ ماری کر رہے ہیں۔ شرمناک۔'' اڈیشہ میں پیش آئے اس پیپر لیک واقعہ کے بعد مرکز کی مودی حکومت کے ساتھ ساتھ اڈیشہ کی بی جے پی حکومت بھی کٹہرے میں کھڑی ہوگئی ہے۔ حالانکہ بتایا جا رہا ہے کہ انتظامیہ نے اس پیپر لیک معاملہ کی تحقیقات فوری طور پر شروع کر دی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اڈیشہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز (او یو ایچ ایس) نے پیپر لیک معاملہ کی جانچ شروع کر دی ہے۔ یونیورسٹی نے اسے سنگین سکیورٹی خامی مانتے ہوئے سبھی میڈیکل کالجوں کو محتاط رہنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد او یو ایچ ایس کے وائس چانسلر پروفیسر مانس رنجن ساہو نے میڈیکل کالجز کے پرنسپل کے ساتھ آن لائن میٹنگ کی، جس میں باقی امتحانات کے لیے سکیورٹی انتظامات مزید سخت کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کالج انتظامیہ کو امتحان مراکز پر نگرانی بڑھانے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق اڈیشہ میں پیپر لیک کا واقعہ 27 جولائی کو اس وقت پیش آیا جب جنرل سرجری تھیوری کا امتحان چل رہا تھا۔ امتحان شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہی سوالنامہ کی تصویریں سوشل میڈیا اور واٹس ایپ گروپ میں دکھائی دینے لگیں۔ اس سے طلبا اور اساتذہ کے درمیان فکر بڑھ گئی ہے۔ کچھ طلبا کا کہنا ہے کہ سوالنامہ کی تصویر ایک واٹس ایپ گروپ کے ذریعہ شیئر کی گئی۔ کچھ طلبا نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ امتحان کے دوران سوالوں کے جواب موبائل نمبروں سے بھیجے جا رہے تھے۔ حالانکہ ان الزامات کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

عمر عبداللہ اور پایل کے طلاق کو سپریم کورٹ کی ملی منظوری، دونوں 17 سالوں سے تھے علیحدہ

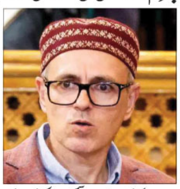

سری نگر (ایجنسی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور کئی سالوں سے علیحدہ رہ رہی ان کی اہلیہ پایل عبداللہ کا 17 سال پرانا ازدواجی رشتہ باضابطہ طور پر ختم ہونے جا رہا ہے۔ دونوں فریقوں کی جانب سے باہمی رضامندی سے طلاق لینے اور ایک دوسرے کے خلاف درج تمام زیر التوا قانونی مقدمات واپس لینے کی اطلاع دیے جانے کے بعد سپریم کورٹ نے اس معاملے کو نمٹانے کی بات کہی ہے۔ سپریم کورٹ میں جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آلوک آرادھے کی بنچ کے سامنے سماعت کے دوران دونوں فریقوں کی نمائندگی کر رہے سینئر وکیل کپل سبل نے بنچ کو بتایا کہ میاں بیوی نے اپنے باہمی اختلافات کو مکمل طور پر حل کر لیا ہے۔ سینئر وکیل کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ ''دونوں نے آزادی کو اپنا لیا ہے۔ دونوں نے باہمی رضامندی سے شادی ختم کرنے کے لیے آئین کے آرٹیکل 142 کا استعمال کرتے ہوئے 22 جولائی کو درخواست دائر کی ہے۔'' اس پر جسٹس نرسمہا نے کہا کہ عدالت اب سمجھوتے کی شرائط کے مطابق مناسب حکم جاری کر کے اس معاملے کو نمٹا دے گی۔ قابل ذکر ہے کہ عمر عبداللہ اور پایل کی ملاقات دہلی کے اوبرائے ہوٹل میں کام کرنے کے دوران ہوئی تھی، جس کے بعد 1994 میں دونوں کی شادی ہوئی۔ اس شادی سے ان کے 2 بیٹے، ظہیر اور ضمیر ہیں۔ تاہم، 2009 سے ہی دونوں الگ رہنے لگے تھے اور 2011 میں عمر عبداللہ نے عوامی طور پر 17 سال پرانے اس ازدواجی رشتے سے علیحدگی کا اعلان کر دیا تھا۔ عمر عبداللہ نے سب سے پہلے فیملی کورٹ میں طلاق کی درخواست دائر کی تھی۔ لیکن 2016 میں فیملی کورٹ نے الزامات کو مبہم قرار دیتے ہوئے درخواست خارج کر دی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ دسمبر 2023 میں دہلی ہائی کورٹ نے بھی فیملی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا اور عمر عبداللہ کو پایل کو 1.5 لاکھ روپے ماہانہ نان نفقہ اور بیٹے کی تعلیم کے لیے 60,000 روپے ماہانہ ادا کرنے کی ہدایت دی تھی۔ ہائی کورٹ کے اس حکم کو عمر عبداللہ نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ سپریم کورٹ کی جانب سے معاملے کو ثالثی کے لیے بھیجے جانے کے بعد دونوں فریقوں نے تمام قانونی لڑائیوں کو ختم کر کے باہمی رضامندی سے باوقار طریقے سے علیحدگی اختیار کرنے کا راستہ منتخب کیا ہے۔ اب 32 سال قبل ہوئی یہ شادی ایک طرح سے مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ 15 سال دونوں ساتھ رہے، اور پھر 2011 میں عوامی طور پر علیحدگی کا اعلان ہوا جب ازدواجی زندگی کے 17 سال ہو چکے تھے۔

آرمی چیف نے فوجی گاڑیوں کے لیے سخت موسمی حالات میں استعمال ہونے والے خصوصی ڈیزل کا آغاز کیا

نئی دہلی، (یو این آئی) آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ نے جمعہ کے روز یہاں فوج کی جنگی اور رسد بردار گاڑیوں کے لیے ملک میں تیار کیے گئے سخت موسمی حالات میں مؤثر رہنے والے خصوصی گریڈ ڈیزل ایکس ڈبلیو جی کا آغاز کیا۔ وزارت دفاع نے بتایا کہ فوج اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے مشترکہ تعاون سے تیار کیا گیا یہ خصوصی ایندھن سخت موسمی حالات میں جنگی اور رسد بردار گاڑیوں کی نقل و حرکت، حفاظت اور آپریشنل صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔ اس ٹیکنالوجی کو انتہائی بلند اور شدید سرد علاقوں میں وسیع شہری استعمال کے لیے بھی بروئے کار لایا جا سکتا ہے اور یہ آتم نربھر بھارت (خودکفیل بھارت) کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ وزارت کے مطابق روایتی ڈیزل انتہائی کم درجہ حرارت میں گاڑھا ہو کر فیول فلٹر کو بند کر دیتا ہے، جس سے بلند اور برف پوش علاقوں میں گاڑیوں کی آمد و رفت متاثر ہوتی ہے۔ ایکس ڈبلیو جی ڈیزل اس مسئلے کا مؤثر حل فراہم کرتا ہے اور منفی 42 ڈگری سینٹی گریڈ تک کے درجہ حرارت میں بھی مؤثر طریقے سے کام کرتا ہے۔ چونکہ یہ بی ایس-6 معیار اور آئی ایس-2025:1460 کے مطابق تیار کیا گیا ہے، اس لیے اسے فوج کی موجودہ گاڑیوں میں انجن میں کسی قسم کی تبدیلی یا دوبارہ معیاری جانچ کے بغیر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ نے ایکس ڈبلیو جی ڈیزل کو ایک انقلابی دیسی اختراع قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ انتہائی سخت موسمی حالات میں فوج کی نقل و حرکت، آپریشنل تیاری اور مشن کی کامیابی کو مزید مضبوط بنائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس ایندھن کی بدولت وہ اضافی اقدامات ختم ہو جائیں گے جو پہلے شدید سردیوں میں گاڑیوں کو چلانے کے لیے ضروری ہوتے تھے، جس سے فوجیوں کی حفاظت اور حوصلے میں بھی اضافہ ہوگا۔ آرمی چیف نے صرف ایک سال کے اندر اس خصوصی ایندھن کی تیاری پر فوج کی ٹیم اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کی تعریف کی اور یقین ظاہر کیا کہ یہ اشتراک مستقبل میں مختلف فوجی ضروریات کے مطابق مزید خصوصی ایندھن تیار کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ فوجی استعمال کے علاوہ یہ ٹیکنالوجی انتہائی بلند اور شدید سرد علاقوں میں رہنے والے عام شہریوں کے لیے بھی فائدہ مند ہوگی، کیونکہ اس سے سخت موسمی حالات میں استعمال ہونے والی گاڑیوں اور آلات کی کارکردگی، بھروسامندی اور حفاظت میں نمایاں بہتری آئے گی۔

پلے بیک گلوکارہ جمنا رانی کا انتقال

چنئی، (یو این آئی) برصغیر کی ممتاز پلے بیک گلوکارہ جمنا رانی کا بنگلورو میں انتقال ہو گیا۔ وہ 88 برس کی تھیں۔ ان کی آخری رسومات جمعہ کو ادا کر دی گئیں۔ ان کے انتقال کے ساتھ ہی ہندوستانی فلمی دنیا وہ سحر انگیز اور مدھر آواز ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئی، جس نے کئی نسلوں کے سامعین کو اپنے سحر میں جکڑے رکھا۔ جمنا رانی کا انتقال موسیقی اور فلمی صنعت کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا جا رہا ہے۔ اپنی شہد جیسی شیریں اور سریلی آواز کے ذریعے انہوں نے لاکھوں دلوں کو مسحور کیا اور ہندوستانی فلمی موسیقی کے سنہری دور میں اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ 1938 میں آندھرا پردیش میں پیدا ہونے والی جمنا رانی نے کم عمری ہی میں اپنی والدہ کی رہنمائی میں موسیقی کی تعلیم حاصل کی۔ ان کی والدہ خود ایک ماہر وائلن نواز تھیں۔ جمنا رانی کی فطری موسیقی صلاحیتیں بچپن ہی میں نمایاں ہو گئی تھیں اور صرف چار برس کی عمر میں ہی وہ اپنی خوش الحانی کے باعث داد و تحسین حاصل کرنے لگی تھیں۔ ان کا فلمی سفر 1946 میں چتور ناگیا کی موسیقی سے مزین تیلگو فلم ''تیا گیا'' سے شروع ہوا۔ انہوں نے تمل سنیما میں 1952 کی فلم 'ولیاپتی' سے قدم رکھا، جس میں ٹی ایم ساؤندرراجن کے ساتھ گایا گیا ان کا نغمہ بے حد مقبول ہوا۔ بعدازاں فلم 'کلیانی' کا مشہور گیت ''سکسیس سکسیس'' انہیں شہرت کی نئی بلندیوں تک لے گیا اور وہ جنوبی ہند کی مقبول ترین پلے بیک گلوکاراؤں میں شمار ہونے لگیں۔

بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب میں بی جے پی تاریخی اور غیر معمولی اکثریت سے کامیابی حاصل کرے گی: اجے آلوک

پٹنہ، (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی ترجمان اجے آلوک نے جمعہ کو دعویٰ کیا کہ بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب میں بی جے پی تاریخی اور غیر معمولی اکثریت سے کامیابی حاصل کرنے جا رہی ہے۔ اجے آلوک نے بی جے پی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بانکی پور کے عوام نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ ان کا اعتماد بی جے پی اور وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت پر قائم ہے۔ انہوں نے بانکی پور کے عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ووٹنگ کے دوران عوام کا جوش و خروش اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ بی جے پی کی عوامی حمایت پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہوئی ہے۔ بی جے پی کے ترجمان نے الزام عائد کیا کہ پورے انتخابی عمل کے دوران راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) اور جن سوراج کے درمیان ایک ''خاموش مفاہمت'' دیکھنے کو ملی۔ ان کا کہنا تھا کہ کئی پولنگ مراکز پر آر جے ڈی کے کارکن اپنے حامیوں کو دوسرے امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالنے کی ترغیب دیتے نظر آئے، جس سے دونوں جماعتوں کی اندرونی حکمت عملی بے نقاب ہو گئی۔ اجے آلوک نے پرشانت کشور کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ ''انتہائی چالاک اور مکار'' ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جو شخص پہلے مسلسل آر جے ڈی اور تیجسوی یادو پر حملے کرتا تھا، اس نے پورے انتخاب کے دوران ایک بار بھی آر جے ڈی کے خلاف کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ان کے مطابق اس سے واضح ہوتا ہے کہ بی جے پی کو شکست دینے کے مقصد سے اپوزیشن جماعتوں کے درمیان پس پردہ سمجھوتہ کیا گیا تھا۔ بی جے پی کے قومی ترجمان نے مزید کہا کہ انتخاب ختم ہونے کے چند ہی منٹ بعد فرضی سروے اور ایگزٹ پول کے ذریعے عوام میں الجھن پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

رکن پارلیمنٹ پپو یادو کا پارلیمنٹ کے احاطے میں علامتی سیاسی ڈرامہ

پجاری کی شکل میں چندہ کا ڈبہ لے کر بھاگتے نظر آئے، اپوزیشن کے ساتھی اراکین اسمبلی نے بھکتوں کا کردار ادا کیا

نئی دہلی: پارلیمنٹ کمپلیکس جمعہ کو احتجاج کے لیے ایک منفرد اسٹیج میں تبدیل ہو گیا، اپوزیشن کے اراکین پارلیمنٹ نے مرکزی حکومت کو متعدد مسائل پر گھیرنے کے لیے اسٹریٹ ڈرامے کا سہارا لیا، جس میں رام مندر سے فنڈز کا مبینہ غبن مرکزی توجہ کا مرکز تھا۔ اپوزیشن نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے بھی جوابدہی کا مطالبہ کیا اور ان سے پارلیمنٹ کی جاری کارروائی میں شامل ہونے اور احتجاجی طلباء کے خلاف پولیس کی حالیہ کارروائی پر جواب دینے کو کہا۔ چندا چور گدی چھوڑ، جواب تم کو دینا ہوگا اور امیت شاہ پارلیمنٹ میں آؤ جیسے نعرے پارلیمنٹ کے احاطے میں گونج رہے تھے۔ پورنیا کے رکن پارلیمنٹ پپو یادو بھگوا لباس میں ملبوس سامنے آئے، جس میں مندر کے پجاری کی تصویر تھی جو عقیدت مندوں سے چندہ جمع کر رہے تھے۔ انہوں نے ایودھیا سے بھگوان رام کی تصویر تھام رکھی تھی۔ یہ علامتی مظاہرہ ایک اسٹریٹ پلے کی طرح کیا گیا۔ اپوزیشن کے ساتھی اراکین اسمبلی نے بھکتوں کا کردار ادا کیا اور چندہ جمع کرنے والے ڈبے میں چندہ جمع کرنے کے لیے آگے آئے۔ تاہم، ایک ڈرامائی موڑ اس وقت آیا جب پجاری نے رقم کو ڈبے میں رکھنے کے بجائے خفیہ طور پر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اس پر ایس پی کے ایک رکن پارلیمنٹ نے بھکت کا کردار ادا کرتے ہوئے چندہ چوری کے لئے پجاری کی سرزنش کی۔ حزب اختلاف کے اراکین پارلیمنٹ نے جمعہ کو پارلیمنٹ احاطے میں مرکزی حکومت کے خلاف انوکھا احتجاج کیا، جس میں رام مندر کے فنڈز کے مبینہ غبن سمیت کئی مسائل پر جوابدہی کا مطالبہ کیا۔ اس دوران پجاری (پپو یادو) نے کسی بھی غلط کام سے انکار کرتے ہوئے، اصرار کیا کہ کوئی چندہ چوری نہیں ہوئی ہے۔ اس کے بعد انہوں ناراض بھکتوں کے جارحانہ ہجوم کے ذریعے ڈرامائی انداز میں راہ فرار اختیار کیا، طنز اور علامت نگاری کے ذریعے اپوزیشن کے الزامات کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ قائد حزب اختلاف راہول گاندھی پہلے بھگوان رام کی تصویر کے سامنے جھکتے اور پھر چندہ خانے میں چندہ ڈالتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اس دوران دیگر اراکین پارلیمنٹ نے نعرے لگائے۔ سماج وادی پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ، دیگر پارٹیوں کے لیڈروں کے ساتھ، چندہ باکس میں چندہ دیتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ بعد میں، پپو یادو چندہ باکس لے کر بھاگتے ہوئے نظر آتے ہیں، جب کہ کچھ رہنما علامتی طور پر ان چندہ والے ڈبے کو چھینتے نظر آتے ہیں۔

اودھ نامہ
لکھنؤ، ہفتہ یکم/اگست، ۲۰۲۶

جوہر یونیورسٹی تنازعہ: دھرنا ختم، پولیس پر الزام

رامپور: 31 جولائی (پی این ایس) مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کو لے کر ایک نیا تنازعہ سامنے آیا ہے۔ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو گرانے کے احکامات جاری کیے جانے کے بعد طلباء نے کئی دنوں تک دھرنا دیا تھا۔ ڈویژنل کمشنر کی جانب سے اگلے نوٹس تک انہدام پر روک لگانے کے حکم کے بعد طلباء نے بالآخر اپنا احتجاج ختم کردیا۔ تاہم احتجاج ختم ہونے کے باوجود یونیورسٹی کی طرف جانے والے مرکزی راستوں پر پولیس کی تعیناتی بدستور جاری ہے۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ متعدد مقامات پر رکاوٹیں کھڑی کردی گئی ہیں، اور کچھ علاقوں میں ٹریکٹر ٹرالیوں کو پارک کر کے سڑکیں بند کر دی گئی ہیں، جس سے یونیورسٹی آنے اور جانے والوں کو پریشانی کا سامنا ہے۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ جہاں رکاوٹیں ناکافی سمجھی جاتی تھیں وہیں ٹریکٹر ٹرالیاں سڑک پر کھڑی کردی گئی ہیں تاکہ رسائی کو روکا جاسکے۔ اس انتظام کی وجہ سے لوگوں کو آنے جانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یونیورسٹی میں نئے داخلوں کا عمل جاری ہے، اور خدشات کا اظہار کیا جارہا ہے کہ اس صورتحال سے طلباء اور ان کے والدین کو درپیش مشکلات میں اضافہ ہورہا ہے۔ رامپور بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر ستنام سنگھ مٹو نے بھی اپنے اعتراضات کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے سوال کیا کہ، اگر رسائی کی سڑکیں بند رہیں تو داخلہ کے خواہشمند طلبہ یونیورسٹی تک کیسے پہنچیں گے۔

سیاسی، سماجی ناانصافی کے خلاف عدلیہ کا چاق وچوبند رہنا ضروری

سہارنپور (احمد رضا) دردناک پہلو تو یہ ہے کہ جب اسرائیل فوج غزہ میں معصوم بچوں اور بچیوں کا قتل عام کرتی ہے تو ہندو شدت پسند مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں جب جب نیپال میں مسلم آبادی پر حملے ہوتے ہیں ہندو شدت پسند تنظیموں کے لوگ خوشیاں مناتے ہیں پچھلے چار روز سے مسلسل کانوڑ کے نام پر غازی آباد باغپت، کیرانہ، مظفرنگر اور دہلی ہردوار۔ روڈ پر مسلم افراد پر پتھراؤ اور لاٹھی ڈنڈوں سے حملے کئے جارہے ہیں پولیس اور سرکاری مشینری تماشائی بنی ہوئی ہے! یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ مسلم آبادی سے نفرت اور حسد کے نتیجہ میں ملک بھر میں بھاجپا کے زیر اقتدار ریاستوں میں سن 2014 سے آج تک ہزاروں مساجد مدارس اور مزارات کے ساتھ ساتھ لاکھوں مسلم افراد کے گھروں پر بلڈوزر چلا کر تباہ اور برباد کر دیا گیا پورا ملک مسلم آبادی کے خلاف ہونے والے اس ظلم وتشدد کو کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے عدالتیں بھی آئین کے مطابق مسلم آبادی کو راحت پہنچانے میں قاصر ہیں کوئی بھی آئین سے چلنے والا ملک سیاسی اور سماجی انصاف و اصلاح کے بغیر مکمل طور سے جمہوری نظم ونسق والا ملک کہلانے کا حق دار نہیں ہوسکتا اگر جمہوری ملک میں آئین کا نظم ونسق بہتر ہے تو ملک ترقی کرے گا اگر نیت میں کھوٹ ہوگا یعنی کہ اگر سرکاری مشینری یا صاحب اقتدار سیاستِ داں بھٹک جائیں تو عدالتیں انکی نکیل کسنے کیلئے آزاد اور خود مختار ہونی چاہئے ایسے ہی اگر سماج میں بگاڑ آنے لگے بڑی مچھلیاں چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو نگل نے لگیں ظلم اور جبر کے خلاف کھڑے ہونے والے عوام کا عدالتی نظام پر مکمل اعتماد ہونا چاہئے اور طاقتور حکومت اور تنظیم کے خلاف عدالتی نظام کو صاف شفاف اور بیخوف ہونا چاہئے فیصلے آئین وقوانین کے تحت عوام کے سامنے ہی ہونے ضروری ہیں تبھی عام کو محسوس ہوگا کہ وہ محفوظ ہیں جب تک ملک کے عوام یہ اطمینان نہ کرلیں کہ وہ محفوظ ہیں تب تک سرکار کے بارے میں رائے زنی کرنا اچھا نہیں لوگوں کو بہ آسانی انصاف میسر ہونا چاہئے دوغلی سوچ اور دوغلی رائے زنی اکثر عوام کے سامنے شک وشبہات پیدا کردیتی ہے اگر الیکشن کمیشن کا فیصلہ عوام کے حق وحقوق کے خلاف ہے تو الیکشن کمیشن کے خلاف کھلی عدالت میں سنوائی ہونی چاہئے ایسے ہی ہر طاقتور تنظیم یا فرد کے خلاف سنوائی بیخوف اور ایمانداری کے ساتھ ہونی چاہئے ذرا سا بگاڑ ملک اور قوم کی تباہی اور بربادی کے لئے، بہت مضر بن جا تا ہے! ہندوستان کا آئین پوری دنیا میں بھی اقوام اور مذاہب کو ایک تصور کرنے والا بڑا با اعتماد اور مہذب سوچ بوجھ والا سیکولر دستاویز ہے سیکولرازم کا مطلب مذہبی دشمنی نہیں بلکہ ریاست اور اس کے تمام ستونوں کی مذہبی غیر جانب دارانہ روش ہے آئین تمام شہریوں کو مساوی حیثیت دیتا ہے، مذہب، ذات، نسل اونچ نیچ یا شناخت کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیاز کو ہمارا پاک آئین سرے سے خارج کرتا ہے اور انصاف کو ہی ہر عقیدے سے بالاتر رکھتا ہے یہی خوبی ہے آئین ہندوستان کی! ایک جج جب حلف اٹھاتا ہے تو وہ کسی مذہبی روایت، فلسفے یا فکری مکتب کا محافظ بننے کا وعدہ نہیں کرتا، بلکہ آئین کے تحفظ اور قانون کی بالادستی کا عہد کرتا ہے۔ یہی عہد عدالتی منصب کی اصل روح اور اخلاقی بنیاد ہے یہ بھی ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ جج سماج ہی سے آتے ہیں۔ ان کی ذاتی شناخت، مذہبی پس منظر اور فکری وابستگیاں ہوسکتی ہیں، مگر جج کی کرسی ایک ایسی جگہ ہے جہاں ذاتی شناخت کو شعوری طور پر پسِ پشت ڈالنا پڑتا ہے۔ یہی عدالتی اخلاقیات کا بنیادی اصول ہے۔ اسی لیے دنیا بھر کی جمہوریتوں میں یہ اصول تسلیم شدہ ہے کہ انصاف صرف ہونا کافی نہیں، بلکہ ایسا نظر آنا بھی چاہیے کہ ہر فریق بلاخوف وتردد اس پر یقین کر سکے جب کوئی جج اپنے مذہبی عقیدے کو عوامی فرائض کا رہنما قرار دیتا ہے تو فطری طور پر چند ناگزیر سوالات جنم لیتے ہیں۔ کیا اس کے بعد تمام شہری خود کو یکساں محفوظ محسوس کریں گے؟ کیا اقلیتوں کو یہ اعتماد رہے گا کہ ان کے مقدمات صرف قانون، شواہد اور آئینی اصولوں کی بنیاد پر سنے جائیں گے؟ کیا ایک مسلم، عیسائی یا دلت فریق یہ یقین کر پائے گا کہ اس کے ساتھ مذہبی شناخت کی بنیاد پر لاشعوری امتیاز نہیں برتا جائیگا؟ آپ از خد نتیجہ اخذ کریں کہ اگر کسی مقدمے میں مذہبی شناخت بالواسطہ طور پر شامل ہو تو کیا فیصلہ واقعی غیر جانب دار رہے گا یہ سوالات بدنیتی پر مبنی نہیں بلکہ عدالتی نظام پر عوامی اعتماد کیلئے ناگزیر ہیں آج ملک میں صاحب اقتدار جماعت کے حق میں فیصلہ سنائے جانے لگے ہیں ملک کا ستر فیصد سے زائد عوام ناامیدی، خوف ودہشت کا شکار بنایا گیا ہے قابل احترام عدالتی نظام کو آئین ہند کے تحفظ کی بنیاد پر اپنے عوام کے تحفظ اور انصاف کے لئے مثبت حکمتِ عملی اپنانی چاہئے یہی وقت کا تقاضہ ہے!

سرسی کی پیر جی منزل میں قدیم عشرہ مجالس کا سلسلہ جاری

18 صفر کو برآمد ہوگا امام علی رضا علیہ السلام کا تاریخی تابوت

سرسی: تاریخی قصبہ سرسی میں واقع پیر جی منزل میں قدیم عشرہ مجالس کا سلسلہ نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ جاری ہے جہاں شہیدانِ کربلا اور اسیران کربلا کے مصائب کو یاد کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی مجلس میں غدیر الحسن اور ان کے ہم نواؤں نے امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں دردناک مرثیہ پیش کیا۔ بعد ازاں مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شمیم صاحب نے مصائبِ کربلا بیان کیے، جسے سن کر مومنین کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ مجالس کے اسی تسلسل میں، دوسری مجلس کے دوران سرسی کے معروف شاعر سید ظہیر انور صاحب نے تحت اللفظ میں مرثیہ خوانی کی۔ جبکہ 13 صفر کی مجلس میں مولانا قاضی محمد ناظم نے مذہبِ اسلام اور انسانیت ※ کے موضوع پر تفصیلی اور روح پرور خطاب کرتے ہوئے فکر انگیز نکات پر روشنی ڈالی۔ مجالس کا یہ قدیم اور روایتی سلسلہ چہلم تک بلاناغہ جاری رہے گا۔ اس سلسلے کی ایک اہم کڑی کے طور پر قدیمی روایت کے مطابق آنے والے 18 صفر (بروز اتوار) کو پیر جی منزل سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا شبیہِ تابوت برآمد ہوگا، جو سرسی کی ایک انتہائی قدیم اور تاریخی روایت کا حصہ ہے۔ روزانہ شب میں منعقد ہونے والی ان مجالس میں مولانا قنبر، مولانا حیدر عباس، محمود جان، نبی ہادی، نواب قائم علی، نواب مراد علی، ارم سرسوی، محمد قاسم شاہ جی اور انور تسلیم حیدر سمیت کثیر تعداد میں عقیدت مند شرکت کررہے ہیں۔

عبدالکلام نے جغرافیہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، خاندان اور خیرخواہوں میں خوشی

امبیڈکر نگر: عبدالکلام ولد محمد اختر ساکن نوری گلی، بسکھاری کو 2025 میں ویر بہادر سنگھ پوروانچل یونیورسٹی جونپور نے جغرافیہ میں وِدیا وردھی (پی ایچ ڈی) کی ڈگری سے نوازا ہے۔ اس نے اپنی تحقیق ڈاکٹر وریندر دوبے، اسسٹنٹ پروفیسر، شری درگا جی پی جی کالج، چندیشور (اعظم گڑھ) کی قابل رہنمائی میں مکمل کی۔ ڈاکٹر اونیش پٹیل نے مقالہ لکھنے میں خصوصی مدد فراہم کی۔ ڈاکٹر آنند پرکاش سنگھ نے پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلے کے لیے اہم تعاون فراہم کیا۔ سید بدرالدین اشرف، حافظ سلیم صاحب اور جاوید احمد صدیقی سمیت کئی لوگوں نے عبدالکلام کو اس کامیابی پر مبارکباد دی اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ والد محمد اختر نے کہا، ”ہمارے بیٹے نے محنت، لگن اور ایمانداری سے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ پورے خاندان کو اس کی کامیابی پر فخر ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ تعلیم اور معاشرے میں نئی بلندیاں حاصل کرتا رہے گا۔“ ماں نے جذباتی انداز میں کہا، ”ہمارے بیٹے کی کامیابی ہماری سب سے بڑی خوشی ہے۔ اس کی محنت رنگ لائی ہے۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ زندگی میں ترقی کرتا رہے اور اپنے خاندان، معاشرے اور ملک کی شان میں اضافہ کرے۔

بغیر کسی تفریق کے انسانیت کی خدمت میں مصروف ڈاکٹر اجمل خان، عوام میں مقبول معالج

سنت کبیر نگر: 31 جولائی طب کے شعبے میں جہاں مریض ہمدردی، توجہ اور بہتر علاج کی امید رکھتے ہیں، وہیں ڈاکٹر اجمل خان اپنی سادگی، خوش اخلاقی اور خدمتِ خلق کے جذبے کے باعث عوام میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر اجمل خان نے بی آر ڈی میڈیکل کالج، گورکھپور سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ وہ اس سے قبل کیلی اسپتال، بستی میں بطور معالج اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں، جہاں انہوں نے اپنی طبی مہارت اور مریضوں سے حسنِ سلوک کے ذریعے ایک اچھی شناخت قائم کی۔ اس وقت ڈاکٹر اجمل خان کی ”عبان ہیلتھ کلینک“ کے نام سے ضلع سنت کبیر نگر کے سیمریاوا بلاک کے سامنے پردھان کمپلیکس میں قائم ہے، آپ یہاں تقریبا 8 سالوں سے خدمات انجام دے رہے ہیں، یہاں روزانہ بڑی تعداد میں مریض علاج کے لیے پہنچتے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق ڈاکٹر صاحب امیر وغریب، چھوٹے بڑے، ہر مریض کا یکساں توجہ، شفقت اور خلوص کے ساتھ جانچ کرتے ہیں اور علاج کے دوران مریض کی مالی حیثیت کے بجائے اس کی تکلیف کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں سے علاج کرا رہے محمد ندیم اختر نے بتایا کہ ڈاکٹر اجمل خان نہ صرف ایک قابل اور تجربہ کار معالج ہیں بلکہ ایک مخلص، بلنسار اور خوش مزاج انسان بھی ہیں، جو انتہائی مصروف اوقات میں بھی مریضوں کی بات تحمل سے سنتے ہیں اور انہیں مناسب طبی مشورہ فراہم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی خدمات کو عوام کی جانب سے مسلسل سراہا جارہا ہے۔ علاقے کی عوام نے امید ظاہر کی کہ ڈاکٹر اجمل خان آئندہ بھی اسی اخلاص، دیانت داری اور انسان دوستی کے جذبے کے ساتھ دکھی انسانیت کی خدمت جاری رکھیں گے اور ان کی یہ خدمات دوسرے معالجین کے لیے بھی ایک قابلِ تقلید مثال ثابت ہوں گی۔

دیوبند کے 10 کراٹے کھلاڑیوں کو ریاستی سطح کے مقابلے کے لیے منتخب

دیوبند، 31/ جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) سہارنپور میں منعقدہ ڈویژنل سطح کے اسکول کراٹے چیمپئن شپ میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں کا خیر مقدم کیا گیا۔ مذکورہ مقابلے میں دیوبند کے 10 کھلاڑیوں کو ریاستی سطح کے مقابلے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ جمعہ کے روز دیوبند کی بسنت اکیڈمی پہنچنے والے کھلاڑیوں کا استقبال کرتے ہوئے کوچ بسنت اپادھیائے نے کہا کہ اکیڈمی کے کھلاڑیوں نے چیمپئن شپ میں پورے اعتماد اور جوش کے ساتھ کھیل کر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ کھلاڑیوں کی یہ کامیابی ان کی مسلسل مشق، نظم وضبط اور لگن کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی بہترین کارکردگی کے باعث اکیڈمی کے 10 کھلاڑی آئندہ ریاستی سطح کی کراٹے چیمپئن شپ میں شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہا کیڈمی میں اس بات کو یقینی بنانے کی ہرممکن کوشش کی جائے گی کہ کھلاڑی مستقبل میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر دیوبند کا نام روشن کرنے کا کام کریں۔ اس دوران کھلاڑیوں کو اعزازی اسناد اور تحائف سے نوازا گیا اور ان کے روشن مستقبل کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔

منشی پریم چند کی تخلیقات کے بہت سے پہلو اب عیاں ہورہے ہیں: پروفیسر اسلم جمشید پوری

معروف فکشن نگار پریم چند کی یوم پیدائش کے موقع پر یک روزہ قومی سیمینار اور ڈرامہ کا شاندار انعقاد

میرٹھ: 31/ جولائی 2026ء چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کے اٹل سبھا گار میں معروف فکشن نگار منشی پریم چند کی یوم پیدائش اور معروف رنگ کرمی آنجہانی سریندر شرما کی یاد میں 31/ جولائی 2026 کو یونیورسٹی کے اٹل سبھا گار میں شعبہ اردو، سی سی ایس یونیورسٹی، وی کمٹ سوسائٹی اور میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن کے اشتراک سے یک روزہ قومی پریم چند سیمینار اور مزاحیہ ڈرامہ ”گورکھ دھندا“ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ شام چار بجے سے یک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد ہوا جس کی صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے مہمانِ خصوصی کے بطور وی کمٹ سوسائٹی کی بانی رانما ہورنے شرکت کی اور مقررین کے بطور پروفیسر گیتا تیاگی [صدر شعبہء ہندی، میرٹھ کالج]، پروفیسر للتا یادو [شعبہء ہندی، این اے ایس کالج، میرٹھ]، ڈاکٹر ریکھا اوستھی [سابق صدر شعبہء ہندی، امبیڈکر ڈگری کالج، میرٹھ] اور ڈاکٹر عفت ذکیہ [صدر شعبہء اردو، اسماعیل نیشنل مہیلا پی جی کالج، میرٹھ] نے شرکت فرمائی۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر آصف علی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دیے۔ اس موقع پر ڈاکٹر عفت ذکیہ نے بعنوان ”پریم چند کا ڈرامہ کربلا ایک جائزہ“ مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پریم چند نے جہاں واقعے کی حقیقت، اسلامی تاریخ کربلا کے پس منظر کو بیان کیا وہیں ڈرامہ نگاری کے فنی تقاضوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ ڈرامے کے فنی لوازم میں کہیں جھول نظر نہیں آتا۔ پروگرام میں پروفیسر اسلم جمشید پوری، پروفیسر للتا یادو، پروفیسر کویتا تیاگی اور ڈاکٹر ریکھا اوستھی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کا لب لباب یہ تھا کہ منشی پریم چند صرف ہندی یا اردو کے ادیب نہیں بلکہ پوری دنیا کے ادیب ہیں۔ منشی پریم چند نے ایسے وقت میں لکھنا شروع کیا جب بہت کم سہولیات میسر تھیں۔ منشی پریم چند کی تخلیقات میں ہمیں سماج کا وہ ماحول نظر آتا ہے جو اس دور کے کسی دیگر ادیب کے یہاں نظر نہیں آتا۔ غریبی کی مار، ناسازگار ماحول، کسی بھی تحریک سے آزادی اور آزادانہ رویے کے ساتھ کسی افسانے یا ناول کو تخلیق کرنا بڑا مشکل کام تھا۔ لیکن اس مشکل کام کو پریم چند نے بڑی خوبصورتی سے انجام دیا۔ ہندی اردو کے حوالے سے منشی پریم چند کو ہمیشہ ادبی محفلوں میں یاد رکھا جائے گا۔ ان کی تخلیقات زیادہ تر گاؤں دیہات کے پس منظر میں ہیں۔ لیکن شہری باشندوں کو بھی انہوں نے اپنے دیہی پس منظر میں لکھے گئے ناولوں اور افسانوں سے خاصا متاثر کیا ہے۔ کسی بھی ادیب یا فن کار کے جذبات اور زندگی کے متعلق اس کے نظریات ہی اس کا بڑا سرمایہ ہوتا ہے اور اسی سرمایے سے وہ موتی چن کر اپنے فن کو آراستہ کرتا ہے۔ ایسے فن کاروں میں منشی پریم چند سر فہرست نظر آتے ہیں۔ ان کے فن پر بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ جن کے ذریعے منشی پریم چند کو ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔ منشی پریم چند کی تخلیقات کے بہت سے پہلو اب عیاں ہورہے ہیں۔ پریم چند کے مختلف افسانے اور ناول آج بھی اپنی اہمیت رکھتے ہیں۔ پریم چند نے اردو فکشن کو گاؤں گاؤں میں پھیلانے کی کوشش کی۔ پریم چند اردو، ہندی دونوں کے مشترکہ قلم کار ہیں۔ اردو، ہندی والے پریم چند کو اپنا بتاتے ہیں۔ اردو اور ہندی کو فروغ دلانے میں پریم چند کا بڑا کردار ہے۔ پریم چند کی تخلیقات میں جذبہء حب الوطنی، جاں نثاری کی لہریں ان کے فن پاروں میں موجود ہیں۔ پریم چند کے زمانے میں بھی پریم چند کی پیروی کی گئی اور عہد حاضر میں بھی پریم چند کی معنویت برقرار ہے۔ شام سات بجے سے میرٹھ کے معروف رنگ کرمی آنجہانی سریندر شرما کو ڈرامہ کے ذریعے خراج عقیدت پیش کیا۔ معروف ڈرامہ نگار جے وردھن کا تحریر کردہ مزاحیہ ڈرامہ ”گورکھ دھندا“ اسٹیج کیا گیا اور اس موقع پر مصنف جے وردھن موجود رہے۔ میرٹھ کینٹ کے سی ای او ذاکر حسین نے فیتہ کاٹ کر پروگرام کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں سابق وزیر حکومت اتر پردیش پربھودیال بالمیکی، راجیش یادو اور سید ریحان الدین کے ذریعے شمع روشن کی گئی۔ ڈرامے میں دکھایا گیا کہ پیسوں کے لالچ میں دلی پراپرٹی کا مالک سجن [ہیمنت گوئیل] اپنے منیجر گلو [راشد یوسف] اور رنگ کرمی دوست نٹور [فیضان یاسین] کے ساتھ مل کر لوگوں کو بے وقوف بنا کر 11 ماہ کرائے کا ایگریمنٹ کرتے ہیں اور گیارہ ماہ بعد ان سے مکان خالی کرا کر پھر سے کمیشن لینے کے لیے انہی کرایہ کو دوسرا مکان دلاتے ہیں۔ ان کا یہ گورکھ دھندہ بہت اچھا چل رہا ہوتا ہے لیکن کہانی میں ٹوسٹ تب آجاتا ہے جب گیتا [روپالی گپتا] نام کی لڑکی کو سجن اپنے شناسا گپتا جی [انل شرما] کا مکان کرائے پر دے دیتا ہے جو سجن کو اپنے مکان کی چابی چھ ماہ کے لیے سونپ کر ملک سے باہر چلے گئے ہیں کہ ان کا پڑوسی مکان کی دیکھ بھال کرے گا۔ لیکن سجن گیتا کو مکان دے کر پیسے کمانے لگتا ہے۔

انوپ شہر کے گاؤں بگسرا کے گرام پردھان کی مشتبہ حالات میں موت

صبح پانچ بجے مندر گئے تھے پردھان سورن سنگھ، راستے میں اچانک پیش آیا حادثہ

بلندشہر 31 رجولائی (پریس ریلیز) ضلع کے انوپ شہر علاقے کے گاؤں بگسرا کے موجودہ گرام پردھان سورن سنگھ (66) کی جمعہ کی صبح مشتبہ حالات میں موت ہوگئی۔ ان کی لاش گھر سے تقریباً دوسو میٹر کے فاصلے پر سڑک کنارے پڑی ملی، جس کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر تفتیش شروع کردی ہے۔ اطلاع کے مطابق سورن سنگھ روزانہ کی طرح صبح تقریباً پانچ بجے مندر جانے کے لیے گھر سے نکلے تھے۔ راستے میں اچانک گر پڑے اور ان کی موت ہوگئی۔ صبح مندر جانے والے راہگیروں نے سڑک کنارے لاش دیکھی تو اہل خانہ اور پولیس کو اطلاع دی، جس کے بعد گھر میں کہرام مچ گیا۔ متوفی کے بیٹے پروین کمار نے بتایا کہ ان کے والد ہر روز صبح مندر جاتے تھے اور جمعہ کی صبح بھی معمول کے مطابق گھر سے نکلے تھے، لیکن گھر سے صرف 200 میٹر کے فاصلے پر راستے میں گر گئے۔ فی الحال موت کی وجہ واضح نہیں ہو سکی ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ایس پی دیہات انتر کش جین اور سی او انوپ شہر بھرت سونکر بھاری پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے، جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور اہل خانہ سے معلومات حاصل کیں۔ احتیاطی طور پر گاؤں میں اضافی پولیس فورس بھی تعینات کردی گئی ہے۔ سی او بھرت سونکر نے بتایا کہ ابتدائی جانچ میں متوفی کے جسم پر کسی قسم کے چوٹ کے نشان نہیں ملے ہیں، البتہ چہرے پر معمولی زخم کے نشانات پائے گئے ہیں۔ اہل خانہ نے بھی کسی شخص پر شک یا الزام عائد نہیں کیا ہے۔ پولیس نے ضروری قانونی کارروائی کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ موصول ہونے کے بعد ہی واضح ہوسکے گی۔

بلندشہر ضلع سے حج 2027 کے لیے 481 عازمین کا انتخاب: نور محمد قریشی

منتخب عازمین کو پہلی قسط 1,52,300 روپے 10 اگست تک جمع کرنے کی ہدایت

بلندشہر 31 رجولائی (پریس ریلیز) بلندشہر ضلع سے 481 عازمین حج کو حج 2027 کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے ضلع حج ٹریننگ اینڈ ویکسی نیشن سنٹر کے انچارج ومنیجر مدرسہ قاسمیہ عربیہ اسلامیہ حاجی نور محمد قریشی نے بتایا کہ بلندشہر ضلع سے 481 عازمین اور پورے اتر پردیش سے 22,510 عازمین کو حج 2027 کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ قریشی کے مطابق اتر پردیش کے لیے مختص تقریباً 27,000 حج سیٹوں کے کوٹے سے کم درخواست ہونے کی وجہ سے تمام عازمین حج کا انتخاب کرلیا گیا ہے۔ حج 2027 کے لیے منتخب ہونے والے عازمین کو 1,52,300 (ایک لاکھ باون ہزار تین سو روپے) کی پہلی قسط اسٹیٹ بینک آف انڈیا یا یونین بینک آف انڈیا کے کھاتے میں 10 اگست 2026 تک حج کمیٹی کی تجویز کردہ پے سلپ پر جمع کرنی ہوگی۔ بینک میں رقم جمع کرتے وقت عازمین کو پے سلپ پر بینک ریفرنس نمبر لکھنا ہوگا۔ بینک ریفرنس نمبر ایس ایم ایس کے ذریعے ہر کور ہیڈ کے موبائل نمبر پر بھیج دیا گیا ہے۔ قریشی نے بتایا کہ پہلی قسط کی رقم حج کمیٹی کی ویب سائٹ، حج سہولت ایپ، کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ، نیٹ بینکنگ، یو پی آئی کے ذریعے آن لائن بھی 24 گھنٹے جمع کی جا سکتی ہے۔ قریشی نے کہا کہ بینک پے سلپ حج کمیٹی کی ویب سائٹ پر لاگ ان کر کے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے یا ضلعی حج سہولت مرکز مدرسہ قاسمیہ عربیہ اسلامیہ اوپر کوٹ بلند شہر سے مفت میں حاصل کی جاسکتی ہے۔ مزید معلومات کے لیے ضلع کی حج ہیلپ لائن نمبر 9412503151، 9219123333 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

لڑکی کی عصمت دری کرنے والا ملزم نوجوان گرفتار: جیل رسید

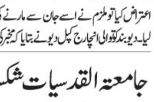

دیوبند، 31/ جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) شادی کا فریب دیکر ایک لڑکی کی عصمت دری کرنے والے ملزم نوجوان کو پولیس نے گرفتار کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا ہے۔ شام چار بجے کے قریب پولیس نے اس معاملہ کا خلاصہ کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ 17 جولائی کو متاثرہ لڑکی نے کوتوالی دیوبند میں تحریر دیکر بتایا تھا کہ تبریز نام کے ایک نوجوان نے شادی کا فریب دیکر اس سے جسمانی تعلقات قائم کئے تھے جب وہ حاملہ ہوگئی تو تبریز نے اس سے شادی کرنے سے انکار کردیا جب اس نے اس پر اعتراض کیا تو ملزم نے اسے جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔ تحریر کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے تبریز کو جامعہ طبیہ میڈیکل کالج کے نزدیک سے گرفتار کر لیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج کپل دیو نے بتایا کہ مخبر کی اطلاع پر ملزم کو گرفتار کر پوچھ گچھ کے بعد عدالت میں پیش کردیا جہاں سے عدالت کے حکم پر اس کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔

جامعۃ القدسیات شکسا سمیتی دیوبند کے زیر اہتمام فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

دیوبند، 31/ جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) سماجی تنظیم جامعۃ القدسیات شکسا سمیتی دیوبند کے زیر اہتمام بھارتیہ کسان یونین (چودھری) کے بانی وسرپرست چودھری گلبہار کی رہائش گاہ ایک فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ میں 270 مریضوں کی آنکھوں اور خون کی جانچ کر کے انہیں مفت دوائیں تقسیم کی گئیں ساتھ ہی چشمے اور آئی ڈراپس بھی دی گئیں، کیمپ کا افتتاح تنظیم کے جنرل سکریٹری قاری عامر عثمانی اور ڈاکٹر حسنی قریشی نے مشترکہ طور پر فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر قاری عامر عثمانی نے کہا کہ عوامی خدمت سب سے بڑی خدمت ہے۔ انہوں نے مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ہر کسی کی بیماریوں کے بارے میں لوگوں کو عام زبان میں معلومات کے اقدامات کو اچھی طرح سمجھانے کی ضرورت ہے، بیماریوں کو ختم کرنے کے لئے تمام لوگوں کو مل کر مشترکہ طور پر کوشش کرنی ہوگی، ہمیں امید ہے کہ پہلے مرحلہ میں ہی سب بیدار ہوجائیں گے۔ اس دوران ڈاکٹر نوید گوڑ، ڈاکٹر اسماء ملک، چودھری گل شنو اور مقیم عباسی وغیرہ موجود تھے۔

اے ایم یو کے استاذ کو ہمالین ایکسیلنس ایوارڈ سے نوازا گیا

علی گڑھ، 31 جولائی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ ہندی کے ڈاکٹر پنکج پراشر کو ادب، بالخصوص ہندی اور اردو ادبی مطالعات کے شعبوں میں ان کی نمایاں اور مسلسل خدمات کے اعتراف میں ہمالین ایکسیلنس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ انہیں یہ اعزاز جموں وکشمیر کے راجوری میں ساہتیہ اکادمی اور ہمالین ڈگری کالج کے مشترکہ زیرِ اہتمام منعقدہ دوروزہ قومی سمینار رامانند ساگر: شخصیت اور خدمات کے موقع پر پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر پنکج پراشر نے افتتاحی اجلاس میں کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے رامانند ساگر کی ادبی، ثقافتی اور تہذیبی خدمات پر مبنی ایک عالمانہ مقالہ پیش کیا۔ ان کے تجزیے کو علمی حلقوں، محققین اور طلبہ نے اس کی گہرائی، جدت اور بین الشعبہ جاتی نقطہ نظر کے باعث بے حد سراہا۔ اختتامی اجلاس میں ڈاکٹر پنکج پراشر کو ادب کے میدان میں ان کی گرانقدر خدمات اور ہندی و اردو مطالعات کے فروغ کے لیے انجام دی گئی علمی کاوشوں کے اعتراف میں ہمالین ایکسیلنس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز ان کی علمی فضیلت، ادبی تحقیق اور ہندی و اردو کی دومتمول ادبی روایتوں کے درمیان فکری مکالمے کو فروغ دینے کے عزم کا اعتراف ہے۔ ڈاکٹر پنکج پراشر کی یہ کامیابی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی بڑھتی ہوئی علمی وادبی کامیابیوں میں ایک اور اہم اضافہ ہے اور یہ شعبہ ہندی کی قومی سطح پر تحقیق، ادبی مطالعات اور فکری سرگرمیوں کے فروغ میں مسلسل خدمات کی بھی عکاس ہے۔

ہندو مسلم دوستوں کا فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا پیغام 251 لیٹر کی کانوڑ کے ساتھ سفر

میرٹھ: 31 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع میرٹھ کا 21 سالہ مسلم نوجوان شاکر اپنے ہندو دوست منٹو کے ساتھ سالانہ کانوڑ یاترا میں شریک ہے۔ دونوں دوست ہریدوار سے گنگا جل لے کر 251 لیٹر کی کانوڑ کے ساتھ پیدل سفر کر رہے ہیں۔ جو کہ ملک کی گنگا جمنی تہذیبکی زندہ علامت ہے۔ آج کیا حول میں جو ہر کوئی نفرت کی کھیتی کرتا نظر آرہا ہے ایسی تصاویر ملک کی اصل کہانی بیان کرتی ہیں۔ ایسے مناظر ملک بھر میں نظر آئیں گے جبکہ انہیں سامنے لانے کی ضرورت ہوتی ہے فلاودہ قصبے کے ہولی چوک کے رہنے والے شاکر نے کہا، ”ہم اپنی اس یاترا کے ذریعے لوگوں سے سماجی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے کی اپیل کر رہے ہیں۔“ شاکر گزشتہ سال بھی کانوڑ یاترا میں شریک ہوا تھا، جب اس نے ہریدوار سے 101 لیٹر کی کانوڑ اٹھائی تھی اور شوراتری کے موقع پر مقامی شیو مندروں میں گنگا جل چڑھایا تھا۔ اس سال شاکر اور اس کا دوست منٹو 251 لیٹر کی کانوڑ لے کر سفر کر رہے ہیں۔ دونوں کا کہنا ہے کہ ان کی دوستی مذہب اور ذات کی تفریق سے بالاتر ہے اور انسانیت سب سے بڑا مذہب ہے۔ مقامی لوگوں نے دونوں دوستوں کی دوستی کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ مثال ظاہر کرتی ہے کہ مذہبی اختلافات کے باوجود اعتماد، تعاون اور انسانیت معاشرے کو متحد کر سکتے ہیں کانوڑ یاترا (کاوڑ یاترا) شیو کے عقیدت مندوں کی سالانہ مذہبی یاترا ہے، جس میں کنوریے (کاوڑیا) اتراکھنڈ کے ہریدوار، گومکھ اور گنگوتری جیسے ہندو زیارت گاہوں سے دریائے گنگا کا مقدس پانی حاصل کرتے ہیں۔ یہ یاترا ماہ سون کے مہینے شرون (جولائی تا اگست) کے دوران منعقد ہوتی ہے۔ دہلی میں جمعرات کو سالانہ کنور یاترا کے پہلے روز سڑکوں پر بھاری پولیس تعیناتی اور ٹریفک پابندیوں کے اعلانات دیکھنے میں آئے۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ 13 روزہ یاترا کو خوش اسلوبی سے مکمل کرانے کے لیے شہر بھر میں 1,500 سے زائد پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں، سی سی ٹی وی کے ذریعے نگرانی بڑھا دی گئی ہے اور بین ریاستی سطح پر بھی بہتر تال میل یقینی بنایا گیا ہے۔

ہر گھر ترنگا مہم میں 5 کروڑ گھروں پر قومی پرچم لہرانے کا ہدف

14 اور 15 اگست کو سنیما گھروں میں قومی ترانہ اور قومی نغمہ لازمی، یوم آزادی اور یوم تقسیم کی تقریبات شایانِ شان انداز میں منانے کی ہدایت

لکھنؤ: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کے عوام سے ہر گھر ترنگا مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کرتے ہوئے اس سال 5 کروڑ گھروں پر قومی پرچم لہرانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر گھر ترنگا صرف ایک مہم نہیں بلکہ حب الوطنی، قومی پرچم کے احترام اور ملک کی شاندار تاریخ سے عوام کو جوڑنے کی قومی تحریک ہے، جسے عوامی شراکت کے ذریعے ایک عوامی مہم کی شکل دی جانی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ جائزہ اجلاس میں ہدایت دی کہ 14 اور 15 اگست کو ریاست کے تمام سنیما گھروں میں قومی نغمہ اور قومی ترانے کی لازمی نمائش کو یقینی بنایا جائے۔

اجلاس میں بتایا گیا کہ سال 2022 میں ریاست کے 4.10 کروڑ سے زائد، 2023 اور 2024 میں 4.50 کروڑ سے زائد، جبکہ 2025 میں 4.76 کروڑ گھروں پر ترنگا لہرایا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے قومی پرچم کی بروقت تیاری، دستیابی اور تقسیم کو یقینی بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے سیلف ہیلپ گروپس، کھادی و دیہی صنعتوں، ایم ایس ایم ای یونٹس اور مقامی پیداواری مراکز کو بھی اس مہم سے جوڑنے پر زور دیا۔

انہوں نے کہا کہ ریاست بھر میں ترنگا ریلی، ترنگا موسیقی پروگرام، نمائشیں، رنگولی، روشنی کی سجاوٹ اور سیلفی ود ترنگا جیسے پروگرام منعقد کیے جائیں گے، جبکہ سرکاری عمارتوں، ریلوے اسٹیشنوں، بس اڈوں، ہوائی اڈوں، بازاروں اور عوامی مقامات کو ترنگا تھیم سے آراستہ کیا جائے گا۔ اسکولوں اور کالجوں میں مجاہدین آزادی پر مبنی نمائشیں، وندے ماترم، مصوری کے مقابلے اور حب الوطنی سے متعلق سرگرمیاں بھی منعقد ہوں گی۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ 9 اگست کو کاکوری ٹرین ایکشن ڈے، 15 اگست کو یوم آزادی اور 14 اگست کو تقسیم ہند سانحہ یادگاری دن کی تقریبات پورے وقار اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منعقد کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کو تقسیم ہند کی المناک تاریخ، لاکھوں افراد کی ہجرت اور قومی یکجہتی کی اہمیت سے روشناس کرانے کے لیے خصوصی نمائشوں، مباحثوں، شمع بردار مارچ اور دیگر پروگراموں کا انعقاد کیا جائے۔ اجلاس میں این سی سی، این ایس ایس، سماجی تنظیموں، تجارتی انجمنوں اور عوامی نمائندوں کی بھرپور شمولیت کو بھی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔

وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش ریاستی زرعی پیداوار مارکیٹ کونسل کے بورڈ آف ڈائریکٹرس کی 172 ویں میٹنگ کی صدارت کی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ کسانوں کے ہونہار بچوں کے لیے چلائی جانے والی وزیر اعلیٰ کسان اسکالرشپ اسکیم کا دائرہ وسیع کیا جانا چاہیے تاکہ زیادہ اہل طلباء اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ریاست کی منڈیوں کو جدید اور جدید بنایا جانا چاہیے، انھیں جدید سہولیات سے آراستہ کیا جانا چاہیے تاکہ کسانوں کو ایک بہتر، شفاف اور آسان مارکیٹنگ سسٹم تک رسائی حاصل ہو سکے۔ بازاروں میں پینے کے پانی، صفائی ستھرائی اور روشنی سمیت تمام بنیادی سہولیات کو مضبوط بنانے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ وزیر اعلیٰ آج اپنی سرکاری رہائش گاہ پر اتر پردیش ریاستی زرعی پیداوار مارکیٹ کونسل کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی 172 ویں میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے۔ میٹنگ میں کسانوں کی فلاح و بہبود، زرعی مارکیٹنگ اور بازار کے نظام سے متعلق کئی اہم تجاویز کو منظوری دی گئی، جس میں سال 2026-27 کے لیے 3025.49 کروڑ کا بجٹ بھی شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پی پی پی ماڈل پر زرعی پیداوار کے پروسیسنگ یونٹس کے قیام کی مارکیٹوں میں حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس سلسلے میں، قوانین کو مزید عملی اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار بنایا جانا چاہیے، تاکہ کسانوں کو ان کی پیداوار کی بہتر قیمت، ویلیو ایڈیشن اور دیہی علاقوں میں روزگار کے نئے مواقع مل سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی ہدایت دی کہ ای-نام (نیشنل ایگریکلچرل مارکیٹ) پلیٹ فارم پر مزید منڈیاں دستیاب کرائی جائیں، زیادہ سے زیادہ کسانوں کو نیشنل نیچرل فارمنگ مشن سے منسلک کیا جائے اور ہر ضلع میں آرگینک مصنوعات کی تصدیق کے انتظامات کیے جائیں۔ اجلاس میں مالی سال 2025-26 کے نظر ثانی شدہ آمدنی اور اخراجات کے تخمینے اور سال 2026-27 کے بجٹ کی منظوری دی گئی۔ سال 2026-27 کے لیے، 2228.59 کروڑ کی تخمینی وصولیاں اور 3025.49 کروڑ کے اخراجات کے انتظامات کو منظوری دی گئی۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ ریاست کی منڈی کمیٹیوں کی آمدنی سال 2024-25 میں 1991.33 کروڑ روپے سے بڑھ کر سال 2025-26 میں 2305.80 کروڑ روپے ہو گئی ہے، اس طرح اس میں 15.79 فیصد کا نمایاں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ منڈی سائٹس کی تعمیر و توسیع، رابطہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت، دیہی ہاٹ، کسانوں کی منڈی، گاؤ شیلٹر، ہاسٹل کی تعمیر، منڈی کمیٹیوں کے لیے زمین کی خریداری اور دیگر ترقیاتی کاموں کے لیے بجٹ میں خاطر خواہ انتظامات کیے گئے ہیں۔ پہلے سے منظور شدہ تعمیراتی کاموں کو تیز کرنے کے لیے 1212.02 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے چیف منسٹر فارمر ایکسیڈنٹ اسسٹنس اسکیم اور چیف منسٹر فارم بارن فائر ایکسیڈنٹ اسسٹنس اسکیم کی مدت یکم جولائی 2025 سے 30 جون 2030 تک بڑھانے کی تجویز کی منظوری دی۔ سال 2026-2026 کے بجٹ میں 30 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ یہ اسکیم کسانوں کے خاندانوں کو مل سکے اور کھیتوں اور گوداموں میں حادثات یا آگ جیسے حالات میں مالی امداد یہ دونوں اسکیم وقت پر جاری رہیں۔

یو پی کے دیہی علاقوں میں مکان تعمیر کے لیے نیا ضابطہ

3 منزلہ عمارت سے پہلے نقشہ منظور کرانا لازمی

لکھنؤ۔ اتر پردیش میں اب صرف شہروں ہی نہیں بلکہ دیہی علاقوں میں بھی مکان تعمیر کرنے کے قواعد مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ نئی ہدایات کے مطابق دیہی علاقوں میں 300 مربع میٹر رقبے پر 3 منزلہ مکان یا اس سے بڑی عمارت تعمیر کرنے سے پہلے ضلع پنچایت سے نقشہ منظور کرانا لازمی ہوگا۔ اس سلسلے میں ضلع پنچایتوں نے اتر پردیش عمارت تعمیر و ترقی ذیلی ضوابط-2025 نافذ کر دیے ہیں۔ اب تک نقشہ منظور کرانے کی شرط بنیادی طور پر ترقیاتی اداروں، میونسپل کارپوریشنوں اور ٹاؤن ایریا میں نافذ تھی، لیکن نئی پالیسی کے بعد اس کا دائرہ دیہی علاقوں تک بھی بڑھا دیا گیا ہے۔

نئے ضوابط کے مطابق ضلع پنچایت کے دائرہ اختیار میں آنے والے علاقوں میں رہائشی، تعلیمی، تجارتی عمارتوں اور کسی بھی قسم کی پلاٹنگ کے لیے متعلقہ نقشے کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ تاہم حکومت نے عام شہریوں کو کچھ راحت بھی دی ہے۔ اگر کوئی شخص 300 مربع میٹر تک کے پلاٹ پر صرف دو منزلہ مکان تعمیر کرتا ہے تو اسے نقشہ منظور کرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ شرط صرف 300 مربع میٹر سے زیادہ رقبے یا تین منزلہ اور اس سے بلند عمارتوں پر لاگو ہوگی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان نئے ضوابط کا مقصد عمارتوں کی تعمیر کے عمل کو زیادہ شفاف، منظم اور آسان بنانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی غیر قانونی تعمیرات اور بدعنوانی پر قابو پانے، منصوبہ بند ترقی کو فروغ دینے اور رئیل اسٹیٹ کے شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی بھی اس پالیسی کے اہم مقاصد میں شامل ہیں۔

ریاستی حکومت نے حال ہی میں اتر پردیش ترقیاتی ادارہ عمارت تعمیر و ترقی ذیلی ضوابط-2025 کو منظوری دی تھی، جس کے بعد ترقیاتی اداروں سے باہر واقع دیہی اور نیم شہری علاقوں کے لیے بھی یکساں نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ضلع پنچایت کے حکام نے واضح کیا ہے کہ ایسی کالونیوں یا پلاٹنگ میں تعمیر کی اجازت نہیں دی جائے گی جن کا لے آؤٹ منظور شدہ نہ ہو۔ اگر کوئی شخص غیر منظور شدہ کالونی میں مکان تعمیر کرنا چاہے تو اس کا نقشہ پاس نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایسے پلاٹوں پر تعمیر کیے جانے والے مکانات کے لیے بینکوں سے ہاؤسنگ لون حاصل کرنا بھی ممکن نہیں ہوگا۔ بجلی کا نیا کنکشن دینے میں بھی دشواری پیش آئے گی، کیونکہ متعلقہ منظوری نہ ہونے کی صورت میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی محدود رہے گی۔ حکام نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ مکان کی تعمیر شروع کرنے سے پہلے زمین کی قانونی حیثیت، کالونی کے منظور شدہ لے آؤٹ اور ضلع پنچایت سے درکار منظوری کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لیں، تاکہ بعد میں قانونی یا مالی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سیتاپور میں معمر شخص نے گولی مار کر خودکشی کر لی

سیتاپور، (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سیتاپور کے سدھنا تھانہ علاقے میں ایک معمر شخص نے مبینہ طور پر دیسی پستول سے خود کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ تھانہ انچارج منپال سنگھ نے جمعہ کو بتایا کہ کاکوری کے رہنے والے 75 سالہ جتیندر سنگھ نے جمعرات کی دیر رات اپنے گھر میں دیسی پستول سے خود کو گولی مار لی، جس کے نتیجے میں ان کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی سدھنا تھانہ پولیس اور فارنسک ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور جائے وقوعہ سے شواہد جمع کیے۔ پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دی ہے۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق متوفی گزشتہ کچھ عرصے سے ذہنی طور پر علیل بتائے جا رہے تھے۔ پولیس واقعے کے تمام پہلوؤں سے تحقیقات کر رہی ہے اور قانونی کارروائی جاری ہے۔

پریم چند کی تخلیقات آج بھی ہماری رہنمائی کا ذریعہ ہیں: پروفیسر شاہد رضوی

لکھنؤ/ بودھ گیا (یو این آئی) منشی پریم چند نے اپنے افسانوں اور ناولوں کے ذریعے ہندوستانی سماج کے مسائل، دیہی زندگی، معاشرتی ناانصافی، طبقاتی کشمکش، انسانی اقدار اور اخلاقی شعور کو نہایت حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا۔ ان کی تحریریں آج بھی اپنی معنویت برقرار رکھے ہوئے ہیں اور ہمارے لیے رہنمائی کا اہم ذریعہ ہیں۔ یہ باتیں مگدھ یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اردو ڈاکٹر شاہد رضوی نے صدارتی کلمات ادا کرتے ہوئے کہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ان کے افکار موجودہ دور میں بھی اسی قدر اہم ہیں جتنے ان کے عہد میں تھے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو ڈاکٹر عبدالحی نے پریم چند کے افسانوں کی روشنی میں ان کی حب الوطنی اور جذبہ ایثار پر اظہار خیال کیا اور اس بات پر زور دیا کہ پریم چند کا ادب صرف ادبی سرمایہ نہیں بلکہ سماجی شعور، قومی یکجہتی، انسانی ہمدردی اور انصاف پسندی کا مؤثر پیغام بھی ہے۔ شعبہ کی استاد ڈاکٹر ترنم جہاں نے کہا کہ پریم چند کی تخلیقات ہمیں معاشرے میں مثالی شہری بننے کا پیغام دیتی ہیں۔ ایک اچھا سماج محبت و اخوت کی بنیاد پر ہی قائم کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر سمی اقبال نے پریم چند کے افسانوں میں مشترکہ تہذیب پر گفتگو کی اور کہا کہ آج ہمیں تمام تفریق سے اوپر اٹھ کر سماج میں اتحاد و اتفاق کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر ضیاء اللہ نے طلبا کو پریم چند کی تخلیقات پڑھنے پر زور دیا اور کہا کہ پریم چند ہر عہد کے لیے رول ماڈل ہیں اور ان کی تخلیقات کی اہمیت ہمیشہ برقرار رہے گی۔ اس موقع پر ڈاکٹر شکیلہ نگار نے اپنے پرمغز خطاب میں کہا کہ پریم چند ایک عظیم افسانہ نگار کے ساتھ ساتھ ہی ایک عظیم انسان بھی تھے۔

اس ادبی پروگرام کے دوران ڈاکٹر شکیلہ نگار اور ڈاکٹر سمی اقبال کے زیر نگرانی شعبہ اردو کے طلبا کا تیار کردہ دیواری پرچہ (وال میگزین) کاوش کے پانچویں شمارے کا اجرا بھی کیا گیا جو پریم چند کی حیات و خدمات پر مبنی ہے۔ "کاوش" کے تازہ شمارے میں مختلف موضوعات پر مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں پریم چند: احوال و کوائف، پریم چند کی ادبی خدمات، پریم چند کی ناول نگاری، پریم چند کی افسانہ نگاری، پریم چند کا پہلا افسانوی مجموعہ سوز وطن، پریم چند کا ناول گئودان، پریم چند کے نسوانی کردار، پریم چند کے افسانوں میں دیہی زندگی جیسے تمام پہلوؤں کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایم اے سمسٹر تھرڈ کے طلبا نور افشاں، لئیقہ فاطمہ، نرگس پروین، رخسانہ پروین، شائنہ پروین، شائقہ ناز، کنیز فاطمہ، نرگس خاتون، زیبا پروین، شگفتہ پروین، مسکان پروین وغیرہ نے وال میگزین کے لیے مضامین لکھے ہیں۔ اس پروگرام میں طلبا نے بھی پریم چند کے حوالے سے اپنے مقالے پیش کیے۔ پریم چند کے یوم پیدائش 31 جولائی کی مناسبت سے منعقدہ اس پروگرام کی نظامت شعبہ اردو کی ریسرچ اسکالر نارش ہاشمی نے کی۔

ہند میڈیکل کالج میں داخل مریض نے تیسری منزل سے چھلانگ لگا کر جان دی

لکھنؤ/ بارہ بنکی، 31 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے بارہ بنکی ضلع میں جمعہ کی صبح ایک نجی میڈیکل کالج میں داخل مریض نے تیسری منزل سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔ پولیس ذرائع کے مطابق، سٹی کوتوالی علاقے کے سفید آباد میں واقع ہند میڈیکل کالج میں داخل ٹکیت نگر تھانہ علاقے کے بگوس پور گاؤں کے رہنے والے رام سمن (40) نے اسپتال کی تیسری منزل سے چھلانگ لگا دی، جس سے ان کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ متوفی کو 27 جولائی کو پھیپھڑوں سے متعلق بیماری کے علاج کے لیے میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا تھا۔ واقعے کے وقت ان کی بیوی اور برادر نسبتی بھی اسپتال میں موجود تھے۔ رشتہ داروں نے پولیس کو بتایا کہ رام سمن کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ اطلاع ملنے پر پہنچی پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور معاملے کی جانچ شروع کر دی۔

وپی کے "باغی" ایم ایل ایز

بی جے پی میں 78، ایس پی میں 29، اور کانگریس کا بھی چونکانے والا آنکڑا

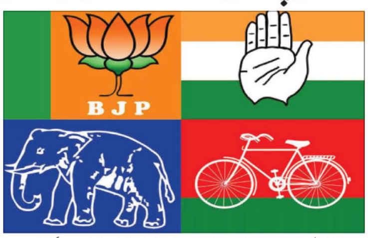

لکھنو۔(پی این ایس) اتر پردیش کی سیاست میں انحراف کوئی نئی بات نہیں ہے، لیکن تازہ ترین اعداد و شمار چونکا دینے والی تصویر پیش کرتے ہیں۔ اسمبلی میں موجودہ 399 ایم ایل ایز میں سے 122 نے اپنے سیاسی کیریئر میں کم از کم ایک بار پارٹیاں بدلی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ریاست میں تقریباً ہر تیسرے ایم ایل اے نے اپنی موجودہ پارٹی میں پارٹیاں بدل لی ہیں۔ سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے پاس سب سے زیادہ ڈیفیکٹر ہیں۔ اہم اپوزیشن پارٹی سماج وادی پارٹی (ایس پی) بھی پیچھے نہیں ہے۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے، ان اعداد و شمار نے ایک بار پھر سیاسی موقع پرستی اور نظریہ کے بارے میں بحث کو ہوا دی ہے۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق، بی جے پی کے پاس سب سے زیادہ ڈیفیکٹر ایم ایل اے ہیں۔

بی جے پی: 78 ایم ایل اے، سماج وادی پارٹی: 29 ایم ایل اے، کانگریس کے موجودہ ایم ایل ایز میں سے تقریباً نصف دیگر پارٹیوں سے آئے ہیں۔ نشاد پارٹی: تقریباً 80٪ ایم ایل ایز منحرف ہو گئے۔ سبھاسپا (او پی راج بھر): تقریباً 50٪ ایم ایل ایز دوسری پارٹیوں سے آئے تھے۔ راشٹریہ لوک دل (RLD): تقریباً 33٪ ایم ایل ایز باہر کے پس منظر سے ہیں۔ اپنا دل (ایس): تقریباً 31٪ ایم ایل ایز پہلے کسی دوسری پارٹی میں تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف بڑی پارٹیاں بلکہ چھوٹے اتحادیوں میں بھی منحرف ہونے والوں کا بڑا حصہ ہے۔ انحراف کا اثر صرف قانون ساز اسمبلی تک محدود نہیں ہے۔ اتر پردیش سے منتخب ہونے والے لوک سبھا ممبران کی ایک بڑی تعداد میں ایسے لیڈر بھی شامل ہیں جو پہلے دوسری پارٹیوں میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق: سماج وادی پارٹی کے 19 ممبران پارلیمنٹ انحراف کی سیاست میں ملوث رہے ہیں۔

بی جے پی کے 15 ممبران اسمبلی بھی دیگر پارٹیوں سے پارٹی میں شامل ہوئے۔

دارا سنگھ چوہان یوپی میں باغی ایم ایل اے کی فہرست میں سرفہرست ہیں۔ انہوں نے اپنے سیاسی کیریئر کے دوران پانچ بار پارٹیاں بدلیں، بی ایس پی، بی جے پی اور ایس پی میں خدمات انجام دینے کے بعد بی جے پی میں واپس آئے۔ وہ فی الحال یوگی حکومت میں وزیر ہیں۔ اسی طرح، نند گوپال نندی، راکیش سچن، اور ایس پی سنگھ بگھیل جیسے کئی سرکردہ لیڈر بھی مختلف پارٹیوں سے اپنی موجودہ سیاسی منزلوں پر منتقل ہو چکے ہیں۔

سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق اس کے پیچھے کئی وجوہات ہیں۔ اقتدار کے قریب رہ کر سیاسی اثر و رسوخ کو برقرار رکھنا۔ الیکشن سے پہلے ٹکٹ نہ ملنے کا خوف۔ علاقائی اور ذات پات کی مساوات کی بنیاد پر نئی پارٹی کا انتخاب۔ جیتنے کی صلاحیت کو ترجیح دینا۔ 2027 کے انتخابات سے قبل ہنگامہ آرائی بڑھ سکتی ہے:

سیاسی حلقوں میں یہ بات چل رہی ہے کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے 35 سے 40 فیصد موجودہ ایم ایل اے اپنے ٹکٹ سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو، ریاست ایک بار پھر بڑے پیمانے پر انحراف کا مشاہدہ کر سکتی ہے۔ انتخابی مہم اور انتخابات کے بعد سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ آیا اتر پردیش کی سیاست میں نظریہ مسلسل کم ہو رہا ہے، یا کیا الیکشن جیتنا سیاست دانوں کی اولین ترجیح بن گیا ہے۔ اس سوال کا جواب ریاست کے عوام آئندہ اسمبلی انتخابات میں دیں گے۔

ایس ایس سی امتحان میں فرضی واڑہ کرنے والا ملزم الور سے گرفتار

لکھنو: 31 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے اسٹاف سلیکشن کمیشن (ایس ایس سی) آن لائن امتحان میں ہائی ٹیک طریقہ سے نقل کرانے والے گروہ کے ایک مطلوب ملزم لوکیش کو راجستھان کے الور سے گرفتار کیا ہے۔ ملزم کو 30 جولائی 2026 کو شام 30:5 بجے کے قریب پکڑا گیا۔ یہ کارروائی ایس ایس سی کی سی اے پی ایف، ایس ایس ایف کانسٹیبل (جنرل ڈیوٹی) اور آسام رائفلس رائفل مین امتحان 2026 میں دھاندلی کے معاملہ میں کی گئی ہے۔ گھر سے ملے ہائی ٹیک آلات: STF نے ملزم کے گھر سے 92 ترمیم شدہ TFT اسکرینیں، VGA45 کارڈز، VGA to20 HDMI کارڈز، Raspberry Pis14، میموری کارڈز، کیبلز، لیپ ٹاپس اور دیگر الیکٹرانک سامان برآمد کیا۔ جانچ میں سامنے آیا کہ ملزم انھیں آلات کے ذریعہ امتحان میں نقل کرانے کی تکنیک فراہم کراتا تھا۔ ایسے کرتا تھا امتحان میں فرضی واڑہ: ایس ٹی ایف کے مطابق اس معاملے میں گینگ لیڈر پردیپ چوہان اور ہیکر امت رانا سمیت کئی ملزمان کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے۔

دیہاتوں اور غریبوں کی ترقی میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے: نائب وزیر اعلیٰ

دیہی ترقیاتی اسکیموں پر عملدرآمد تیز کیا جائے، زمین پر کام نظر آنا چاہیے: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے محکمہ دیہی ترقیات کے سینئر افسران کو ہدایت دی ہے کہ محکمہ کے تمام کام کے منصوبوں پر ٹھوس، موثر اور فوری کارروائی کی جائے۔ اسکیموں پر عملدرآمد تیز کیا جائے۔ کام زمین پر نظر آنا چاہئے۔ اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ دیہاتوں اور غریبوں کی ترقی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ دیہاتوں میں پانی کی نکاسی کے پختہ انتظامات کئے جائیں۔ دیہات کی گلیاں دیہاتیوں کے لیے شاہراہیں ہیں، انہیں منظم اور اچھی حالت میں رکھا جائے، دیہاتوں میں بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کو وسعت دی جائے۔ جناب کیشو پرساد موریہ جمعہ کو اپنے کیمپ آفس 7 کالیداس میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں محکمہ دیہی ترقی کے کاموں کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ایک ہفتہ کے اندر ولیج ایمپلائمنٹ سرونٹ کا اعزازیہ تقسیم کیا جائے۔ شجرکاری کے جاری کام کے تحت لگائے گئے پودوں کے تحفظ کے لیے بھی ضروری کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ 'ہر گھر ترنگا' پروگرام کے تحت امرت سروور پر پرچم کشائی کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ پردھان منتری آواس یوجنا گرامین کے تحت، اہل استفادہ کنندگان کے لیے مکانات کی منظوری کو جلد از جلد یقینی بنایا جانا چاہیے۔ SIRD کے ذریعے سیلف ہیلپ گروپس کی زیادہ سے زیادہ خواتین کی تربیت کو یقینی بنایا جائے۔ گرام پنچایتوں میں سیلف ہیلپ گروپوں کی خواتین کے لیے خواتین کاروباری مراکز کے قیام کے لیے زمین دستیاب کرائی جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ زیر التواء ادائیگیوں کو بجٹ کے مطابق قواعد و ضوابط کے مطابق ترجیحی بنیادوں پر عمل میں لایا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ دیہی ترقی کے اداروں میں تربیت مقررہ تربیتی کیلنڈر کے مطابق پوری صلاحیت کے مطابق دی جائے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے ہدایت دی کہ ایک منظم طریقے سے ٹھوس اور موثر حکمت عملی تیار کرتے ہوئے گرام چوپالوں کو موثر طریقے سے منظم کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے علیحدہ رہنما خطوط جاری کیے جائیں اور موصول ہونے والے مقدمات کو بروقت حل کیا جائے۔ چوپالوں کے روسٹر کی ایک کاپی عوامی نمائندوں کو ہر حال میں دی جانی چاہیے۔ سمادھان دیوس کی طرز پر گرام چوپالوں کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔

نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کام زمین پر نظر آنا چاہیے، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کو نئے گروپس بنانے کے عمل کو تیز کرنا چاہئے اور غیر فعال گروپوں کو فوری طور پر فعال کرنے کے لئے موثر کارروائی کو یقینی بنانا چاہیے، اور مہیلا شکتی یوجنا کے تحت کام کو مزید تیز کرنا چاہئے۔ کیشو پرساد موریہ نے ریاست کے 03 کروڑ خاندانوں کو سیلف ہیلپ گروپوں کے ذریعے کور کرنے کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے گروپوں کی تشکیل کو تیز کرنے اور غیر فعال گروپوں کو فعال کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ وکاسیت بھارت- جی رام جی اور پردھان منتری A-0 ٪ سے منسلک تمام اہل خاندانوں کو جوڑ کر سیچوریشن مہم میں مطلوبہ رفتار لائی جانی چاہیے۔ اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایات دی گئیں کہ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن میں کام کرنے والے تکنیکی معاون ادارے معاہدے کی شرائط کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو مؤثر طریقے سے ادا کریں۔ ان ٹیکنیکل سپورٹ اداروں کے کام کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے 6 اگست 2026 کے بعد ایک تفصیلی جائزہ اجلاس دوبارہ منعقد کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت سیلف ہیلپ گروپس کے ممبران کو آیوشمان کارڈ کے ساتھ احاطہ کرنے کے لئے مرحلہ وار ایکشن پلان تیار کیا جانا چاہئے اور متعلقہ محکموں کے ساتھ ہم آہنگی قائم کر کے بروقت عمل آوری کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔

17 دنوں میں ہی کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے کو دوسری بار مرمت کی ضرورت پڑ گئی

کانگریس-سماجوادی پارٹی حملہ آور، لکھنؤ سے تقریباً 22 کلومیٹر پہلے کیا گیا ہے، جہاں ٹیمیں سڑک پر کام کرتی نظر آئیں

لکھنؤ۔(ایجنسی) کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے کو شروع ہوئے ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں، اور جگہ جگہ ٹوٹ پھوٹ کی خبریں سامنے آنے لگی ہیں۔ کچھ دنوں پہلے ہی اس ایکسپریس وے پر ایک جگہ مرمت کا کام انجام دیا گیا تھا، اور اب 17 دنوں کے اندر ایک بار پھر مرمت کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ 4,200 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے اس ایکسپریس وے کا 2 ہفتے پہلے ہی افتتاح ہوا تھا۔ جمعرات کو کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے پر مرمت کا ایک اور دور چلا، جس میں سڑک کے خراب حصے کو کاٹ کر دوبارہ بنایا گیا۔ متاثرہ حصہ پر مرمت کا کام کرنے کے لیے کئی افسران اور سڑک بنانے والی مشینیں تعینات کی گئیں۔ خراب حصے کو ہٹا دیا گیا اور سڑک کی سطح کو دوبارہ بنایا گیا تاکہ اس پر گاڑیاں آسانی سے چل سکیں۔ مرمت کا یہ کام کانپور سے لکھنؤ جانے والی لین پر، لکھنؤ سے تقریباً 22 کلومیٹر پہلے کیا گیا ہے، جہاں ٹیمیں سڑک پر کام کرتی نظر آئیں۔ اس ایکسپریس وے کے افتتاح کے بعد سے ہی کچھ مقامات پر سڑک کی سطح خراب ہونے اور پھسلن کی شکایات ملی ہیں، جس کے بعد اصلاحی اقدامات کیے گئے۔ اس معاملے پر اپوزیشن پارٹیاں کانگریس اور سماجوادی پارٹی بی جے پی حکومت پر حملہ آور بھی نظر آ رہی ہیں۔

بہرحال، تازہ مرمتی کام پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) نے کہا کہ احتیاطی مرمت باقاعدہ آپریشن اور میٹیننس (او اینڈ ایم) سرگرمیوں کا حصہ ہے۔ این ایچ اے آئی نے بتایا کہ ایکسپریس وے 15 سال کی 'ڈیفیکٹ لائیبلیٹی پیریڈ' (ڈی ایل پی) کے تحت آتا ہے۔ اس مدت کے دوران مرمت اور اصلاح کا کام کرنے کی ذمہ داری کانٹریکٹر کی ہوتی ہے۔ تازہ مرمت کا کام متاثرہ حصے کو درست کرنے اور ایکسپریس وے پر گاڑیوں کی آمدورفت کو ہموار بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ گزشتہ ہفتہ بھی 63 کلومیٹر طویل اور 200,4 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے کانپور-لکھنؤ ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے کی مرکزی سڑک کا ایک حصہ بارش کے باعث دھنس گیا تھا۔ یہ واقعہ اناؤ ضلع کے اچل گنج تھانہ علاقے میں کوراری کے قریب کلومیٹر نمبر 64-63 پر پیش آیا تھا۔ تعمیراتی کام پی این سی کمپنی نے کیا تھا اور اسے این ایچ اے آئی کے حوالہ کیا گیا تھا۔ افتتاح کے محض 13 دن بعد ہی سڑک کے خراب ہونے سے تعمیراتی معیار پر سوال اٹھنے لگے۔ اس کے بعد این ایچ اے آئی نے فوری طور پر مشینیں اور افسران تعینات کر کے سڑک کی کٹائی اور دوبارہ تعمیر کرائی اور ٹریفک بحال کر دیا۔ سڑک دھنسنے کے واقعہ کی ویڈیو سماجوادی پارٹی کے ایک کارکن نے سوشل میڈیا پر وائرل کر دی تھی۔ اس کے بعد سماجوادی پارٹی اور کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' کے اپنے اپنے آفیشیل ہینڈلس کے ذریعہ ویڈیو اور تصاویر شیئر کرتے ہوئے حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ 13 جولائی کو بڑے زور و شور سے اس ایکسپریس وے کا افتتاح کیا گیا تھا اور اس کا موازنہ جرمنی کی سڑکوں سے کیا گیا تھا۔